سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ

فَیضَانِ مَدِینَہ

نومبر 2023ء / جمادی الاُولیٰ 1445ھ

(دعوتِ اسلامی)

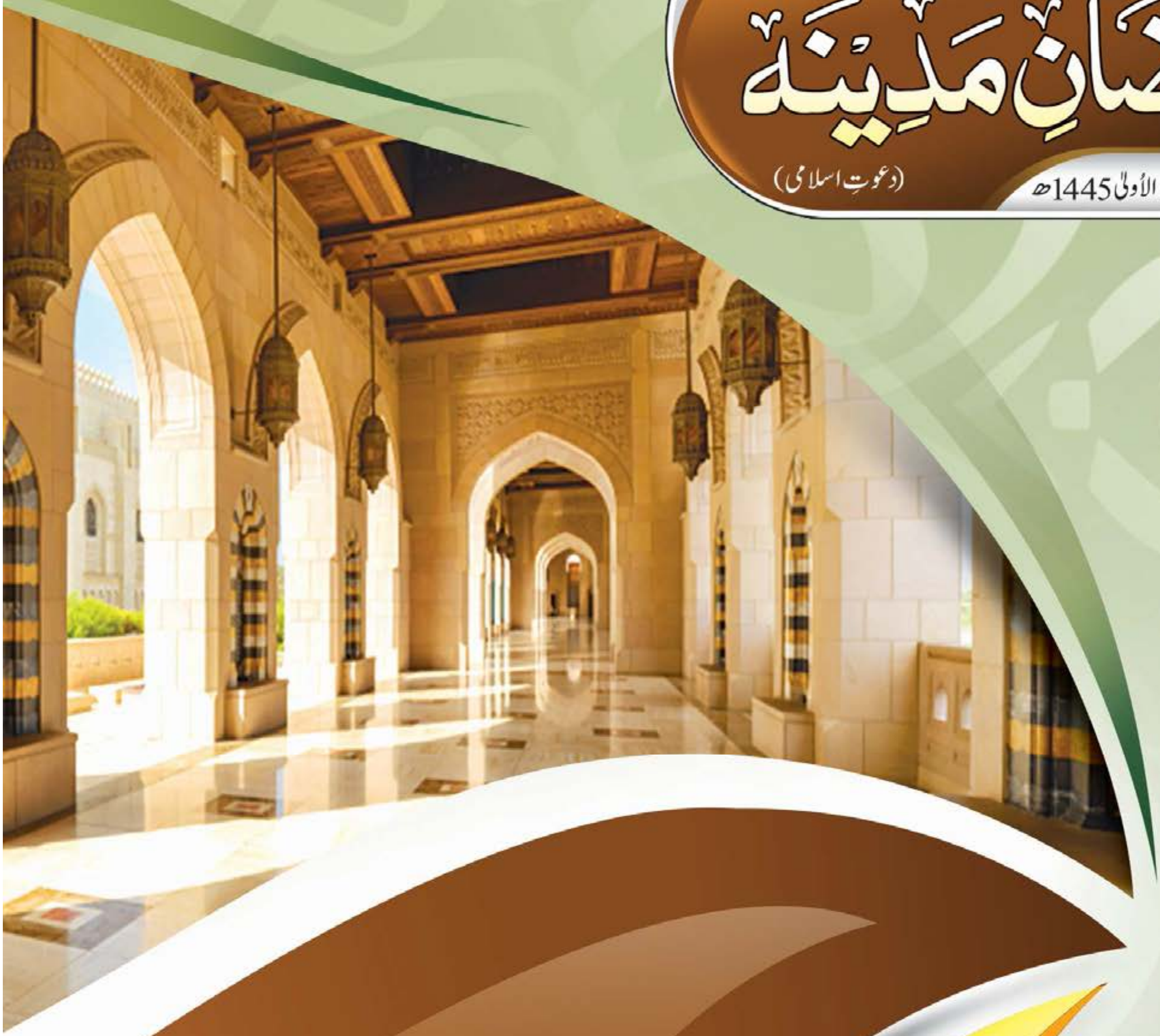

- قرآن اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شان 4
- رشتوں کو پہچانئے 12
- مسجد، نمازی اور اہلِ محلہ 29
- خریدار کے ساتھ ناانصافی 31
- یمن کی اسلامی تاریخ 42

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ

ظاہر و باطن ایک رکھنا بہت بڑی سعادت مندی ہے۔

پریشانیوں اور تنگیوں سے نجات

حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے استغفار کو اپنے اوپر لازم کرلیا اللہ پاک اس کی ہر پریشانی دُور فرمائے گا اور ہر تنگی سے اسے راحت عطا فرمائے گا اور اسے ایسی جگہ سے رِزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے گُمان بھی نہ ہو گا۔ (ابن ماجہ، 4/257، حدیث:3819)

بازار میں نقصان نہ ہو بلکہ فائدہ ہو

بازار جائیں تو یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْصَفْقَۃً خَاسِرَۃً

اِس دُعا کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم بازار میں خوب نفع ہو گا اور کوئی گھاٹا نہیں ہو گا اس دُعا کو حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پڑھا ہے۔

(مستدرک للحاکم، 2/232، حدیث:2021- جنّتی زیور، ص580)

99 بیماریوں کے لئے دوا

حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ“ کہا تو یہ (اس کے لئے) ننانوے بیماریوں کی دوا ہے ان میں سب سے ہلکی بیماری رنج والَم ہے۔

(الترغیب والترہیب، 2/285، حدیث:2448)

بے اولاد جوڑے متوجہ ہوں!

یَا اَوَّلُ 41 بار روزانہ پڑھئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم صاحبِ اولاد ہو جائیں گے۔ (مدّت:40دن) (زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی، ص22)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ

ماہنامہ

فَیضانِ مَدِینَہ

(دعوتِ اسلامی)

نومبر 2023ء / جمادی الاُولیٰ 1445ھ

جلد: 7 شمارہ: 11

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر	یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سراج الاُمّہ، کاشف الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

آراء و تجاویز کے لئے

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

- قیمت: رنگین شمارہ: 200 روپے ــ سادہ شمارہ: 100 روپے
- ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات: رنگین شمارہ: 3500 روپے ــ سادہ شمارہ: 2200 روپے
- ممبر شپ کارڈ (Membership Card): رنگین شمارہ: 2400 روپے ــ سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3000 روپے ــ سادہ شمارہ: 1700 سو روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قراٰن و حدیث	قرآن اور صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شان (قسط:01)	شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری	4
	بھلائیوں کی چابی	مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی	6
مدنی مذاکرے کے سوال جواب	وصیت میں کسی کو چہرہ دیکھنے سے منع کرنا کیسا؟ مع دیگر سوالات	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری	8
دارالافتاء اہلِ سنّت	ستر ماؤں سے زیادہ محبت / کنچے کھیلنا کیسا؟	مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مدنی	10
مضامین	رشتوں کو پہچانئے	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری	12
	اللہ سے ملاقات کا شوق	مولانا حسین انور عطّاری مدنی	14
	رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صحابہ کے ساتھ انداز	مولانا شہروز علی عطّاری مدنی	15
	مذہبی حساسیت اور بے حسی (دوسری اور آخری قسط)	شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری	17
	جنّت واجب کروانے والی نیکیاں (قسط:01)	مولانا محمد نواز عطّاری مدنی	20
	9 حقیقتیں (قسط:03)	مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی	21
	بزرگانِ دین کے مبارک فرامین	مولانا ابو ریّان عطّاری مدنی	24
	سُنی سنائی باتیں پھیلانے کا نقصان	مولانا محمد اُحد رضا عطّاری مدنی	25
	دیہات والوں کے سوالات اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جوابات (قسط:01)	مولانا عدنان چشتی عطّاری مدنی	27
	مسجد، نمازی اور اہلِ محلہ (قسط:02)	مولانا ابو النور راشد علی عطّاری مدنی	29
تاجروں کے لئے	خریدار کے ساتھ ناانصافی	مولانا سید عمران اختر عطّاری مدنی	31
بزرگانِ دین کی سیرت	حضرت یونس علیہ السّلام (قسط:02)	مولانا ابو عبید عطّاری مدنی	33
	رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آباء و اجداد (قسط:03)	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی	35
	حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ	مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی	37
	حضرت عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما	مولانا اویس یامین عطّاری مدنی	39
	اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی	40
متفرق	یمن کی اسلامی تاریخ (قسط:02)	مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مدنی	42
	تعزیت و عیادت	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری	44
صحت و تندرستی	رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غذائیں (انار)	مولانا حامد سراج عطّاری مدنی	46
	کمر درد	حکیم رضوان فردوس عطّاری	48
قارئین کے صفحات	آپ کے تأثرات		49
	خوابوں کی تعبیریں	مولانا محمد اسد عطّاری مدنی	50
	نئے لکھاری	محمد شعیب عطّاری / دانش تیمور عطّاری / محمد حسین	51
بچّوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	مسلمانوں کی عید	مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی	55
	تسبیحِ فاطمہ	مولانا حیدر علی مدنی	56
	مُردہ بچی زندہ کر دی	مولانا ابو شیبان عطّاری مدنی	57
اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	پڑوسی خواتین	اُمِّ میلاد عطّاریہ	60
	زخم کُریدنا چھوڑ دیں	بنتِ ندیم عطّاریہ	61
	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مدنی	62
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے!	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	مولانا عمر فیاض عطّاری مدنی	64

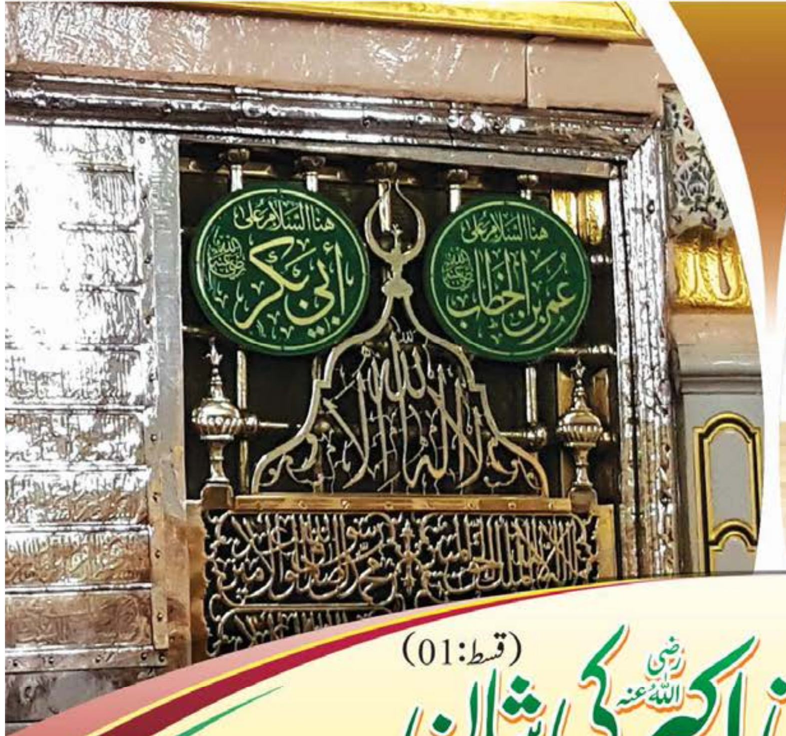

قرآن اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شان (قسط:01)

مفتی محمد قاسم عطاری*

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اُمّت کی افضل ترین ہستیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے آخری نبی محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صَحابِیَّت، نُصرت اور خدمت کے لیے منتخب فرمایا۔ اُن نفوسِ قدسیہ کی فضیلت ومدح قرآن مجید میں جابجا موجود ہے۔ کلامِ الٰہی صحابۂ کرام کے ایمانِ کامل اور حُسنِ عمل کی گواہی دیتا اور اُن کے لیے بخشش، جنّت اور رضائے خداوندی کا مژدہ سناتا ہے۔ اُن پاک ہستیوں پر یہ آیتِ مبارکہ مکمل طور پر صادق ہے۔ ﴿اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ(۴)﴾ ترجمہ: یہی سچے مسلمان ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجات اور مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔(پ9، الانفال:4)

جس مسلماں نے دیکھا اُنہیں اِک نظر
اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

صدیقِ اکبر کی پہلی شان، صدیقیت

اُن صحابۂ کرام میں سب سے بلند مرتبہ سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے، جو مرتبہِ صِدّیقیت میں اعلیٰ ترین درجے پر فائز ہیں۔ صِدق و صدیقیت کا وَصف خدا کو بہت محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو رضائے الٰہی کا طلب گار قرار دے کر اُن کے "صَادِقُ الایمان" ہونے کی گواہی دیتا ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ(۸)﴾ ترجمہ: ان فقیر مہاجروں کے لیے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے اس حال میں کہ اللہ کی طرف سے فضل اور رضا چاہتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی لوگ سچے ہیں۔(پ28، الحشر:8)

اِن صادقین سے ظاہری، باطنی، قلبی اور روحانی، قرب ومعیت رکھنا حکمِ خداوندی ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ(۱۱۹)﴾ ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔(پ11، التوبۃ:119) یہ مَعِیَّت و رفاقت اِس قدر اعلیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کے صلے میں جو بہترین انعام عطا فرمائے گا، اُس میں قیامت وجنت کی رفاقت بھی داخل ہے چنانچہ فرمایا: ﴿وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَۚ

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

وَحَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًا(۶۹)﴾ ترجمہ: اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔(پ5، النسآء:69)

قربِ الٰہی کے حامل اور رضائے الٰہی کے طالب، اِن مجسمِ صدق وصفا حضرات میں سب سے بلند شان، حضور پرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سب سے مقرب صحابی، سفر وحضر کے ساتھی، سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی ہے، جن کی شانِ صدیقیت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمائی: ﴿وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ(۳۳)﴾ ترجمہ: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جس نے ان کی تصدیق کی یہی پرہیزگار ہیں۔(پ24، الزمر:33) یعنی وہ (نبی، محمد مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) جس نے اُن کی تصدیق کی، یہی پرہیزگار ہیں۔ مرتبۂ صدیقیت پر فائز لوگ تصدیق میں جلدی کرتے اور اُن کے دل خدا اور سول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہر حکم پر مطمئن ہوتے ہیں۔ شبِ معراج اِسی تصدیق کا ظہور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے کفار کو جواب دینے سے ہوا۔

اَصْدَقُ الصَّادِقِیْں سَیِّدُ الْمُتَّقِیْں
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

صدیقِ اکبر کی دوسری شان، سبقت و اولیت

کتابِ الٰہی کے وارث، قربِ خداوندی کا شوق رکھنے والے، خدا کے خاص فضل کے سبب، نیکی کے ہر کام میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ(۳۲)﴾ ترجمہ: اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا، یہی بڑا فضل ہے۔(پ22، الفاطر:32) اعمالِ حسنہ میں پہل کرنے اور آگے بڑھنے والے اِن حضرات کے لئے خداوند کریم، دخولِ جنت میں سبقت لے جانے اور مقامِ قرب میں جگہ پانے کی بشارت دیتا ہے۔ چنانچہ فرمایا: ﴿وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَۚۙ(۱۰) اُولٰٓىٕكَ الْمُقَرَّبُوْنَۚ(۱۱) فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ(۱۲)﴾ ترجمہ: اور آگے بڑھ جانے والے تو آگے ہی بڑھ جانے والے ہیں۔ وہی قرب والے ہیں، نعمتوں کے باغوں میں ہیں۔(پ27، الواقعۃ:10تا12) ایسوں کے لیے جنت کا سچا وعدہ پہلے ہی سے ہے اور یہ جہنم سے ہمیشہ دُور رکھے جائیں گے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤىۙ اُولٰٓىٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ(۱۰۱)﴾ ترجمہ: بیشک جن کے لیے ہمارا بھلائی کا وعدہ پہلے سے ہوچکا ہے، وہ جہنم سے دور رکھے جائیں گے۔(پ17، الانبیآء:101)

نیکیوں میں پہل کرنے کی آیات یا یہ موضوع سامنے آتے ہی جو نام سب سے پہلے نگاہوں میں ٹھہرتا ہے، وہ سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے، جو اُس وقت ایمان لائے، جب کوئی مرد ایمان نہ لایا تھا، جو اُس وقت آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مشیر و مُونس و رازدار، غم خوار اور حمایتی تھے، جب کوئی دوسرا نہ تھا، جنھوں نے اُس وقت نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں اپنا مال پیش کیا جب دوسرے لوگ دامنِ ایمان سے وابستہ بھی نہ ہوئے تھے، جنھوں نے اس وقت مسلمان غلام خرید کر آزاد کیے، جس وقت اُن غلاموں کی عملی مدد کرنے والا کوئی نہ تھا، جنھیں سفر ہجرت کی معیت کے لیے نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سب پر ترجیح دی، جن سے زندگی بھر ہر اہم معاملے میں سرکارِ دوعالم نے سب سے پہلے مشاورت فرمائی، جنھوں نے غزوہ تبوک میں گھر کا سارا سامان پیش کرکے دریادلی میں سب پر برتری پائی، جنھیں نماز کی امامت کے لیے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تمام صحابۂ کرام پر سبقت دے کر مصلیٰ امامت پر کھڑا کیا، الغرض سابقین کی جماعت میں جو سب پر سابق اور اولین کی جماعت میں جو سب سے اول ہیں، وہ بلاشک وشبہ، افضلُ الخلق بعدَ الرُّسُل، سایۂ مصطفیٰ، مایۂ اِصطفیٰ، عزّ و نازِ خلافت، ثانیِ اثنین ہجرت، اوحدِ کاملیّت، سابقِ سیرِ قُربِ خدا، سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(جاری ہے)

بھلائیوں کی چابی

(The key to goodness)

مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ يُّحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّه یعنی جو نرمی سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا۔[1]

اللہ کے بندوں سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے اور ہمارا ربّ اپنے بندوں سے بہت محبت فرماتا ہے اِس لئے اللہ پاک نے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ذریعے اپنے بندوں سے نرمی کا برتاؤ کرنے کی تاکید فرمائی ہے، اُن تاکیدات میں سے ایک یہ حدیث پاک بھی ہے۔

اِس حدیثِ پاک کی شرح میں ہے: سختی کی ضد ”نرمی“ ہے، بھلائی حاصل کرنے کا ذریعہ نرمی ہے لہٰذا جس میں نرمی نہیں ہوتی وہ بھلائی سے محروم رہتا ہے۔[2]

احادیثِ مبارکہ میں نرمی کی فضیلت بیان کی گئی ہے، نرمی اختیار کرنے پر ابھارا بھی گیا ہے اور سختی کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ آیئے! نرمی کی اہمیت سمجھنے کے لئے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نرمی سے متعلق ارشادات پڑھتے ہیں:

نرمی کا اجر و ثواب رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا سے فرمایا: اے عائشہ! اللہ پاک نرمی فرمانے والا ہے، نرمی کو پسند فرماتا ہے، اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی یا کسی اور وجہ سے نہیں عطا فرماتا۔[3] یعنی اللہ کریم نرمی پر وہ ثواب عطا فرماتا ہے جو دوسری کسی چیز پر عطا نہیں فرماتا۔ ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اللہ کریم مخلوق پر نرمی کرنے کی وجہ سے جتنی آسانیاں عطا فرماتا ہے اور جتنی مرادیں پوری فرماتا ہے اِس کے مقابلے میں کسی دوسری چیز پر ایسی کرم نوازی نہیں فرماتا۔[4]

نرمی چیزوں کو خوب صورت بناتی ہے ایک موقع پر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا سے فرمایا: نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اُسے خوب صورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے نکل جاتی ہے اُسے بدصورت بنا دیتی ہے۔[5] آپ بھی اپنی زندگی کو بدصورتی سے بچانا چاہتے ہیں اور خوب صورت بنانا چاہتے ہیں تو نرمی اختیار کیجئے۔

اللہ کو ہر کام میں نرمی پسند ہے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک ایسا نرمی فرمانے والا ہے کہ ہر کام میں نرمی پسند فرماتا ہے۔[6]

نرمی کرنے والے حکمرانوں کے لئے دعائے مصطفےٰ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یوں دعا فرمائی: اے اللہ! جو میری اُمّت کے کسی کام کا والی ہو پھر وہ ان پر مشقت بن جائے تو اس

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

پر مشقت ڈال اور جو میری امت کی کسی چیز کا والی ہو پھر ان پر نرمی کرے تو تو اس پر نرمی کر۔[7] اللہ کریم نے آپ کو کوئی منصب دیا ہے تو نرمی کیجئے اور دعائے مصطفےٰ کی برکتیں حاصل کیجئے۔

گھر میں نرمی اللہ کا انعام ہے اللہ پاک جب کسی گھرانے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُن میں نرمی پیدا فرما دیتا ہے۔[8] یعنی گھر والے ایک دوسرے کے ساتھ نرمی سے پیش آتے ہیں۔[9] اللہ کریم ہمیں گھر میں بھی نرمی کی نعمت سے نوازے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نرمی کا انعام مل گیا ایک شخص کو انتقال کے بعد جنّت میں داخل کر دیا گیا۔ اس سے پوچھا گیا: تو کیا عمل کرتا تھا؟ تو اس نے یاد کیا یا اسے یاد دلایا گیا تو اس نے کہا: میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کیا کرتا تو تنگ دست کو مہلت دیتا اور درہم و دینار یا نقدی میں نرمی کیا کرتا تھا۔[10]

غصہ آنے کے باوجود نرمی کیجئے رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں جس میں ہوں گی اللہ اسے اپنی پناہ میں لے لے گا اور اسے اپنی رحمت سے ڈھانپ دے گا اور اسے اپنے محبوب بندوں میں شامل فرمائے گا: 1 وہ شخص جسے عطا کیا جائے تو شکر ادا کرے 2 جب کسی چیز پر قادر ہو تو معاف کر دے 3 جب غصہ آجائے تو نرمی کرے۔[11]

رسولُ اللہ کے نرمی والے انداز اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زندگی سے ہمیں نرمی کے کئی واقعات ملتے ہیں، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گھریلو برتاؤ کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رَسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی بھی کسی خادم یا عورت کو نہ مارا۔[12] ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ تو خود کسی خادم کو ڈانتے نہ دوسروں کو اس کی اجازت دیتے۔ ایک شخص نے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کی: "یارسولَ اللہ! آخر ہم اپنے خادموں کو کتنی مرتبہ معاف کریں؟" آپ خاموش رہے؛ اس نے دوبارہ پوچھا: آپ خاموش رہے، جب تیسری مرتبہ سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اس سے دن میں 70 مرتبہ درگزر کرو۔[13]

سیرتِ مصطفےٰ کے اِس پہلو کو سامنے رکھ کر ہمیں اپنے کردار کا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم میں اپنے ملازموں، خادموں، صفائی کرنے والوں اور غریبوں کی چھوٹی سی غلطی پر اُنہیں بے عزّت کرنے، جھاڑنے، ڈانٹنے اور مارنے کی بری عادت تو نہیں؟ اُنہیں کمزور اور چھوٹا سمجھ کر بات بات پر اُن کا مذاق تو نہیں اُڑاتے، طعنے تو نہیں دیتے، اُن کا دل تو نہیں دُکھاتے؟ اگر یہ یا اِن جیسی خرابیاں آپ میں ہیں تو اَلرٹ ہو جائیے کیوں کہ یہ تو دل کی خطرناک بیماری "تکبّر" کی علامات (Symptoms) ہیں جس کا علاج عاجزی وانکساری اپنانے کے ساتھ ساتھ نرمی اختیار کرنے میں ہے۔

دعوتِ اسلامی یہ ٹرینڈ عام کر رہی ہے کہ صفائی اور کھانا وغیرہ کی خدمت پر مقرر افراد کو خادم نہ کہا جائے بلکہ "خیر خواہ" بولا جائے تاکہ رزقِ حلال حاصل کرنے کے یہ ذرائع اختیار کرنے میں یہ بالکل نہ ہچکچائیں اور یہ کام لینے والوں کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جائے کہ یہ افراد ہمارے بھلائی چاہنے والے ہیں، یہ نہ ہوں تو ہمارے لئے بہت سی مشکلات کھڑی ہو جائیں۔ آپ بھی "خادم" کی جگہ "خیر خواہ" کہنے کی عادت بنائیے۔

آیئے! ہم عہد کریں کہ اپنے تمام کاموں میں نرمی اختیار کریں گے کیوں کہ

ہے فلاح وکامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

---

(1) ابو داؤد، 4/335، حدیث:4809 (2) حاشیہ سندھی علی ابن ماجہ، 4/197، تحت الحدیث:3687، شرح مسلم للنووی، جزء:8، 16/145 (3) مسلم، ص1072، حدیث:6601 (4) شرح مسلم للنووی، جزء:8، 16/145 (5) مسلم، ص1073، حدیث:6602، 6603 (6) بخاری، 4/379، حدیث:6927 (7) مسلم، ص783، حدیث:4722 (8) مسند احمد، 9/345 حدیث:24481 (9) فیض القدیر، 1/339، تحت الحدیث:393 (10) مسلم، ص649، حدیث:3995 (11) مستدرک، 1/332، حدیث:444 (12) ابو داؤد، 4/328، حدیث:4786 (13) ابو داؤد، 4/439، حدیث:5164۔

مَدَنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 7 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 سَردی سے بچنے کی دُعا کرنا

سُوال: کیا سردی سے بچنے کی دُعا کرسکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! دُعا بھی کرسکتے ہیں کہ اللہ کریم ہمیں اِس سردی کی ہَلاکت خیزی سے بچائے اور ہمیں اِس سے کوئی بڑا نقصان نہ پہنچے۔ ایک فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں یہ بھی ہے: جب سخت سردی ہوتی ہے تو بندہ کہتا ہے: "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" آج کتنی سخت سردی ہے! اے اللہ! مجھے جہنّم کی زَمْہَرِیر سے بچا۔ اللہ پاک جہنّم سے کہتا ہے: میرا بندہ مجھ سے تیری زَمْہَرِیر سے پناہ مانگ رہا ہے اور میں نے تیری زَمْہَرِیر سے اسے پناہ دی۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کی: جہنّم کی زَمْہَرِیر کیا ہے؟ فرمایا: وہ ایک گڑھا ہے جس میں کافِر کو پھینکا جائے گا تو سخت سردی سے اس کا جسم ٹکرے ٹکڑے ہو جائے گا۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السُّنی، ص136، حدیث:307-مدنی مذاکرہ، 10ربیع الآخر شریف 1441ھ)

2 اپنی وَصیّت میں کسی کو چہرہ دیکھنے سے منع کرنا کیسا؟

سوال: اگر کوئی یہ وَصیّت کر جائے کہ جب میں مَر جاؤں تو فلاں شخص میرا چہرہ نہ دیکھے کیا ایسی وَصیّت کرنا دُرُست ہے؟

جواب: اِس طرح کی وَصیّت کرنے میں غصے کا اِظہار ہے۔ بعض لوگ نادانی میں کہہ دیتے ہیں کہ میں تیرے جنازے میں نہیں آؤں گا یا یوں کہتے ہیں کہ جب میں مَر جاؤں تو میرا چہرہ دیکھنے مت آنا۔ ایسا کہنا دُرُست نہیں ہے البتہ چہرہ سب کو دیکھنا جائز ہے۔ اگر میّت کی کوئی غلطی ہو تب بھی مُعاف کر دینا چاہئے۔ ایک مَرتبہ میں کسی میّت میں گیا، سامنے میّت رکھی ہوئی تھی اور لوگ میّت کا چہرہ دیکھنے آرہے تھے کہ کسی کی آمد پر اچانک شور مَچ گیا کہ تم کیوں آئے ہو؟ تم باہر نکلو، تمہیں میّت کا چہرہ نہیں دیکھنے دیں گے۔ ظاہر ہے ایسا کرنا آنے والے کی سخت دل آزاری کا باعث ہوا ہو گا، اللہ کریم سب کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 26رمضان شریف 1441ھ)

3 ناگہانی آفات کے بعد نماز کی طرف رغبت

سُوال: ناگہانی آفات (مثلاً زلزلہ وغیرہ) کے بعد لوگ عُموماً نمازوں کی طرف راغِب ہوتے ہیں، لیکن بعد میں وُہی سُستی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، نمازوں کی مستقل عادت بنانے کے لئے کیا کیا جائے؟

جواب: لوگوں کو عارِضی طور پر جوش آجاتا ہے، لیکن چونکہ شیطان پیچھے لگا ہوتا اور نفس تنگ کر رہا ہوتا ہے، اِس لئے حالات سازگار ہوتے ہی دوبارہ گُناہوں پر دلیر ہو جاتے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے، حادِثہ ہو یا نہ ہو، اللہ پاک کو راضی

کرنے کے لئے ہمیں نماز پڑھنی ہی پڑھنی ہے۔ نہیں پڑھیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔ زلزلے آنا اور عمارتیں گر جانا یہ سب تکلیفیں کچھ بھی نہیں ہیں، جہنّم کا عذاب بہت خطرناک ہے۔ اللہ کریم ہم کو جہنّم کی آواز سُننے سے بھی محفوظ رکھے۔

(مدنی مذاکرہ، 29 محرم شریف 1441ھ)

4 اِحسان جتانا حکمِ قراٰن کی نافرمانی ہے

سُوال: مالی حالات خراب ہونے کی وجہ سے اگر کوئی ہماری مَدد کرے تو کیا ہمیں قبول کرنی چاہئے؟ کیونکہ بعض اَوقات لوگ مَدد کرکے جتاتے ہیں اور اِدھر اُدھر بتاتے ہیں۔

جواب: اگر قبول کئے بغیر گُزارا ہو رہا ہے تو پھر قبول نہ کیا جائے، کیونکہ ظاہر ہے کہ کسی کا اِحسان اُٹھانے میں یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ آدمی اُس کے سامنے جھکا رہے گا اور اُس کی غلط بات کی اِصلاح کرنے کی بھی ہمت نہیں کرے گا۔

جو لوگ دوسروں کی مَدد کرکے اُنہیں یا دیگر لوگوں کو سُناتے ہیں وہ بہت غلط کرتے ہیں اور قراٰنِ کریم کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔ (پ3، البقرۃ: 264)

کسی کا اِحسان کیوں اُٹھائیں، کسی کو حالات کیوں بتائیں
تُم ہی سے مانگیں گے تُم ہی دوگے، تمہارے در سے ہی لَو لگی ہے

(مدنی مذاکرہ، 10 ربیع الآخر شریف 1441ھ)

5 مسجد کے اِمام کو پیش امام کیوں کہتے ہیں؟

سُوال: مسجد کے اِمام کو پیش اِمام ہی کیوں کہتے ہیں؟

جواب: پیش اِمام کی طرح فارسی میں دیگر اَلفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں مثلاً پیش لفظ، عام طور پر یہ کتاب کے شروع میں لکھا ہوتا ہے، پیشِ نظر، پیش رَفت وغیرہ۔ پیش کے معنیٰ "آگے" کے ہیں تو چونکہ اِمام، پیش یعنی آگے ہوتا ہے پیچھے نہیں ہوتا اِس لئے غالباً اِمام کو پیش اِمام کہتے ہوں گے (اور اس کو "پیش نماز" بھی کہتے ہیں)۔ اِمام نماز پڑھاتے ہوئے مقتدیوں سے آگے ہی ہوتا ہے اور اگر مقتدی اِمام سے آگے ہو جائے تو اس کی نماز ہی نہ ہوگی اس لئے ضَروری ہے کہ جو جماعت سے نماز پڑھ رہا ہو وہ امام کے پیچھے رہے اور اِمام پیش یعنی آگے رہے۔

(مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الاول شریف 1441ھ)

6 غیر مسلم سے جھوٹ بولنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی مسلمان کسی غیر مسلم سے جُھوٹ بولے تب بھی گُناہ ملے گا؟

جواب: غیر مسلم سے بھی جُھوٹ بولنے کی اِجازت نہیں ہے۔ نہ جُھوٹ بول سکتے ہیں، نہ دھوکا دے سکتے ہیں، نہ گالیاں بَک سکتے ہیں اور نہ ہی انہیں ناحق مار پیٹ سکتے ہیں۔ ہمارا اِسلام اَمْن کا پیغام دیتا ہے اور ہمیں حُسنِ اَخلاق کی تعلیم دی گئی ہے۔ ہمیں جو بھی کرنا ہے شریعت کے اَحکام کے مطابق ہی کرنا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 10 ربیع الاول شریف 1441ھ)

7 بچّے کی پیدائش پر مٹھائی تقسیم کرنا

سُوال: کیا بچّے کی پیدائش پر مٹھائی وغیرہ تقسیم کرنے کی اجازت ہے؟

جواب: جی ہاں! بالکل جائز ہے۔ چونکہ خوشی ہوتی ہے تو اس لئے تقسیم کی جاتی ہے، اِس میں کوئی حرج نہیں۔ ہمارے یہاں شاید اس کا رواج بھی ہے۔ البتہ بعض اوقات مطالبہ کیا جاتا ہے کہ "مٹھائی کھلاؤ!" اس صورت میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر ایسی فرینڈ شپ اور ایک دوسرے کو کھلانے کا سلسلہ ہے تب تو یہ اور چیز ہے، لیکن ایسا ہے کہ اگر یہ نہیں کھلائے گا تو اگلا بدنام کرے گا اور کنجوس مکھی چوس وغیرہ بولے گا، تو اس لئے یہ اپنی عزّت بچانے اور اس کے شر (یعنی بُرائی) سے بچنے کی خاطر مٹھائی کِھلاتا ہے تو مانگنے والے کے حق میں رِشوت ہوگی اور کھلانے والا گناہ گار نہیں ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، 17/300 ملخصاً)

(مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الآخر شریف 1441ھ)

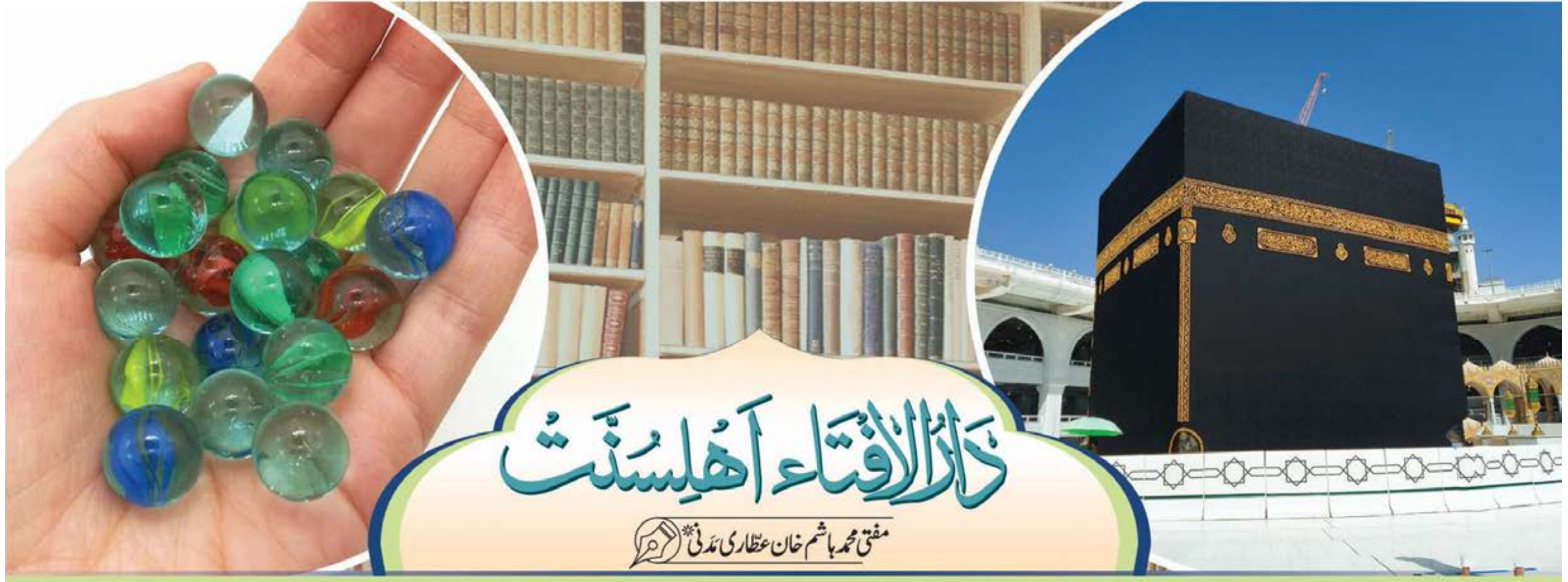

دارُالافتاء اَہلِسنّت

مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مَدَنی*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے دو منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 ستر ماؤں سے زیادہ محبت؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک جملہ زبان زدِ عام ہے کہ ”اللہ تعالیٰ ستر ماؤں سے بھی زیادہ اپنے بندے سے محبت فرماتا ہے“ سوال یہ ہے کہ

1 کیا یہ جملہ کسی حدیث پاک میں آیا ہے؟ یا لوگوں کی زبان پر یونہی مشہور ہوگیا ہے؟

2 اس جملے کو بغیر حدیث کہے بیان کرنا جائز ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

1 سوال میں بیان کردہ جملہ بہت تلاش کے باوجود کسی حدیث میں نہیں مل سکا، یہ بغیر کسی سند کے لوگوں کی زبانوں پر جاری ہوگیا ہے، لہٰذا جب تک کوئی مستند حوالہ نہ ملے اسے بطورِ حدیث بیان نہ کیا جائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارحم الراحمین ہے وہ اپنے بندوں پر فضل و کرم فرماتا ہے اس کی رحمت اور اپنے بندوں سے محبت کو بیان کرنے کے لیے اسی جملے کو بیان کرنا توضروری نہیں، بے شمار آیات واحادیث میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت اور اپنے بندوں سے محبت فرمانے کا ذکر ہے، چاہیے کہ وہ آیات واحادیث بیان کی جائیں۔

ایسی بہت سی احادیث کتبِ احادیث میں موجود ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت و مہربانی کو بیان کیا گیا ہے، ہمیں چاہیے کہ ان احادیث کو بیان کریں، اور جن روایات کو بیان کرنے سے علمائے کرام منع فرمائیں انہیں بیان کرنے سے باز رہیں۔

2 اس جملے کو بغیر حدیث کہے کثرتِ محبت کے طور پر بیان کرنے میں حرج نہیں کہ ستر (70) عددِ کثرت ہے، عام محاوروں میں یہ عدد کسی چیز کی زیادتی و کثرت کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اس طرح بیان کرتے ہوئے بھی اس کی وضاحت کر دینی چاہیے کہ یہ حدیث نہیں، کیونکہ عموماً لوگ اسے حدیث سمجھ لیتے ہیں اور پھر حدیث کہہ کر آگے بیان کرتے ہیں۔

فرہنگِ آصفیہ میں ہے: ”ستر: 70 عددِ کثرت۔ بہتیرے۔ سینکڑوں۔ بیسیوں“ (فرہنگِ آصفیہ، جلد2، صفحہ 32، مطبوعہ لاہور)

آن لائن اردو ڈکشنری ریختہ میں ستر (70) کا ایک معنی یہ بیان کیا گیا ہے: ”اظہارِ کثرت کے لیے، بہت سے، ہزاروں“

https://www.rekhtadictionary.com/meaning-of-sattar?lang=ur

اس معنی کے اعتبار سے اس جملے (اللہ تعالیٰ ستر ماؤں سے بھی زیادہ اپنے بندے سے محبت فرماتا ہے) کا معنی یہ بنے گا کہ اللہ

* شیخ الحدیث و مفتی دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

تبارک وتعالیٰ اپنے بندے سے بہت زیادہ محبت فرماتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

2 کنچے کھیلنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ گلی محلوں میں بچے اور نوجوان بانٹے کھیلتے ہیں جن کو کنچے بھی کہا جاتا ہے۔ بانٹے کھیلنے کی مختلف صورتیں ہیں جن میں سے دو صورتیں درج ذیل ہیں:

1 ایک بچہ اپنے ہاتھ کے اندر کچھ بانٹے لے کر دوسرے سے پوچھتا ہے کہ جفت ہے یا طاق؟ اگر دوسرا صحیح بتادے تو پوچھنے والا ہاتھ میں موجود سارے بانٹے دوسرے کو دے دیتا ہے، اور اگر غلط بتائے، تو دوسرے کو اتنی تعداد میں بانٹے دینے پڑتے ہیں۔

2 بانٹے کے ذریعے بچے نشانہ بناتے ہیں، اگر نشانہ صحیح لگ جائے تو وہ دوسرے سے طے شدہ بانٹے وصول کرتا ہے، اور دونوں صورتوں میں ایک وقت آتا ہے کہ ایک ہار کر خالی ہو جاتا ہے اور دوسرے کے پاس جیت کر بانٹے ڈبل ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ دونوں صورتیں قمار میں شامل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں بیان کردہ بانٹا کھیل کی دونوں صورتیں جوا اور ناجائز و حرام ہیں۔ تفصیل یہ ہے کہ:

قرآن مجید میں مَیْسِر کو حرام فرمایا گیا ہے اور مفسرین، محدثین، شارحینِ حدیث، فقہاء سب نے ہر قسم کا جُوا مَیْسِر میں شامل مانا ہے تو جُوا بنصِ قرآن ناجائز و حرام ٹھہرا۔ اور کھیلوں میں جوئے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ غالب ہونے والے کے لئے مغلوب ہونے والے شخص سے کچھ لینے کی شرط لگادی جائے اور اسی ناجائز و حرام جوئے میں انہی علمانے بچوں کا اخروٹ والا کھیل بھی شامل بتایا ہے۔ صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کے زمانے میں اور اب بھی بعض مقامات پر اخروٹ کا کھیل کھیلا جاتا ہے اور یہ بانٹوں کا کھیل اخروٹ کے کھیل کی طرح ہے۔ پہلے جب بانٹے نہیں ہوتے تھے تو اخروٹ کے ساتھ کھیلا جاتا تھا اور اب بانٹوں کے ساتھ، تو جو حکم اخروٹ کے کھیل کا ہے وہی بانٹوں کے کھیل کا حکم ہوگا لہٰذا جس طرح اخروٹ کا کھیل جوا اور ناجائز و حرام ہے ایسے ہی بانٹوں کا کھیل بھی جوا اور ناجائز و حرام ہے جبکہ غالب ہونے والے کے لئے مغلوب ہونے والے سے کچھ لینے کی شرط لگائی جائے اور سوال میں بیان کردہ دونوں صورتوں میں یہی خرابی ہے کہ غالب ہونے والے کے لئے مغلوب ہونے والے سے بانٹے لینے کی شرط لگائی جاتی ہے لہٰذا سوال میں مذکور بانٹا کھیل کی دونوں صورتیں جوا اور ناجائز و حرام ہیں۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ خود کو اور اپنی اولاد کو اس حرام کام سے بچائیں۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

اس جواب پر ایک شبہ یہ وارد کیا جاسکتا ہے کہ اخروٹ تو واضح طور پر مال ہے جبکہ بانٹوں کا مال ہونا واضح نہیں تو پھر اس کے لین دین کی شرط جوا کیسے بن جائے گا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح اخروٹ مال ہے ایسے ہی بانٹا بھی مال ہے کہ بانٹا شیشے سے بنتا ہے اور شیشہ واضح طور پر مال ہے اور بانٹوں کا لہو ولعب کے لئے ہونا اسے مال ہونے سے خارج نہ کردے گا ورنہ اخروٹ بھی مال نہ رہے اور فقہاء نے گائے، بیل، ہاتھی، گھوڑا، اور ان کے علاوہ دوسرے کھلونوں کے متعلق جو یہ لکھا ہے کہ اگر کوئی اسے توڑدے تو اس پر تاوان نہیں اس لئے کہ اس کی کوئی قیمت نہیں وہاں کھلونوں کی تخصیص فرمائی کہ وہ مٹی کے ہوں تو یہ حکم ہے اور اگر لکڑی یا کسی دھات کے ہوں تو ان کو توڑنے سے لکڑی اور دھات کا توڑنے والے پر تاوان لازم ہوگا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

رشتوں کو پہچانئے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران **مولانا محمد عمران عطاری**

ہم چھوٹے تھے تو ہمارے والد صاحب (مرحوم) عید کے موقع پر ہمیں یعنی میرے بڑے بھائی (مرحوم) کو اور مجھے اپنے رشتہ داروں کے گھر لے جایا کرتے تھے، شروع میں میرے والد صاحب کے پاس سائیکل ہوتی تھی تو وہ ہمیں رشتہ داروں کے ہاں سائیکل پر لے جاتے، پھر کچھ عرصہ بعد بائیک آگئی تو بائیک پر لے جاتے، اس کے بعد والد صاحب کے پاس گاڑی آگئی تو اس پر لے جانے لگے، یوں ہمیں اپنے رشتہ داروں کے ہاں لے کر جانے کا یہ سلسلہ کافی عرصہ تک جاری رہا یہاں تک کہ ہم بڑی عمر کے ہوگئے۔ اس سے جہاں ہمیں اپنے رشتہ داروں کی پہچان ہوا کرتی کہ فلاں رشتے میں ہمارے کیا لگتے ہیں، وہیں ساتھ ہی اس سے ہمارا یہ ذہن بھی بن رہا ہوتا کہ اہم مواقع پر رشتہ داروں کے ہاں جانا چاہئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے دینِ اسلام کی پیاری تعلیمات بھی یہی ہیں کہ اپنے رشتہ داروں کی پہچان رکھی جائے، چنانچہ اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: تَعَلَّمُوا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ، فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ، مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ، مَنْسَاَةٌ فِي الْاَثَرِ تم اپنا نسب اتنا سیکھو کہ جس سے تم رشتے داروں سے صلۂ رحمی کرسکو، کیونکہ رشتہ جوڑنا گھر والوں میں محبت، مال میں برکت (اور) عمر میں درازی (کا ذریعہ) ہے۔[1]

اس حدیثِ مبارکہ میں "اَنْسَاب" سے مراد آباء واجداد، پھوپھیاں، خالائیں اور دیگر قریبی رشتہ دار ہیں۔[2] حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ مبارکہ کے شروع کے الفاظ کا معنیٰ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: تَعَرَّفُوا اَقَارِبَكُمْ مِنْ ذَوِي الْاَرْحَامِ لِيُمْكِنَكُمْ صِلَةَ الرَّحِمِ یعنی تم اپنے ذی رحم رشتہ داروں کی پہچان رکھو تاکہ تمہارے لئے صلۂ رحمی کرنا ممکن ہو۔[3] مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اپنے دَدْھیال (یعنی دادا کے خاندان) نَنْھیال (یعنی نانا کے خاندان) کے رشتوں کو یاد رکھو اور یہ بھی دھیان میں رکھو کہ کس سے ہمارا کیا رشتہ ہے تاکہ بقدر رشتہ ان کے حق ادا کرتے رہو، اگر تم کو رشتہ داروں کی خبر ہی نہ ہوگی تو ان سے سلوک کیسے کروگے۔[4] صدرُ الشریعہ بدرُ الطریقہ حضرت مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: صِلۂ رِحم کے معنیٰ رِشتہ کو جوڑنا ہے یعنی رشتہ والوں کے ساتھ نیکی اور سلوک کرنا۔ ساری اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ صِلۂ رِحم واجب ہے اور قطعِ رِحم (یعنی رشتہ توڑنا) حرام ہے۔ صلۂ رحم کی مختلف صورتیں ہیں: ان کو ہدیہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری اِعانت درکار ہو تو اس کام میں ان کی مدد کرنا،

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

انھیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا ان سے بات چیت کرنا ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آنا۔ (آپ مزید فرماتے ہیں:) صِلَۂ رِحمی (رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک) اِسی کا نام نہیں کہ وہ سلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صِلَۂ رِحم (یعنی کامل دَرَجے کا رشتے داروں سے حسنِ سلوک) یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جدا ہونا چاہتا ہے، بےاِعتنائی (بے پروائی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حقوق کی مراعات (یعنی لحاظ و رعایت) کرو۔[5] بہر حال رشتوں کے مَراتِب کے اعتبار سے سب ہی رِشتے داروں کے ساتھ ہمیں اچھا سلوک کرنا چاہئے، رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ عمر میں درازی اور رِزق میں فراخی ہو اور بری موت دفع ہو وہ اللہ پاک سے ڈرتا رہے اور رِشتے داروں سے حسن سلوک کرے۔[6]

اللہ پاک کا شکر ہے کہ ہم ایک ایسے معاشرے اور ایسے وطن میں رہتے ہیں کہ جہاں رشتوں میں خوبصورتی اور محبت پائی جاتی ہے، جبکہ کثیر مَمالِک اس خوب صورت کلچر اور اس عظیم نعمت سے محروم ہیں۔ مگر بدقسمتی سے یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے بہت سارے لوگ جہاں دیگر بہت ساری چیزوں میں اپنی تہذیب و تمدن اور اسلامی اَقدار کو بھولتے جارہے ہیں وہیں رشتوں میں پیار اور محبت والا اہم معاملہ بھی اس کا شکار ہو چکا ہے، آج کی ینگ جنریشن کو جن چند رشتوں کی پہچان ہوتی ہے ان کے ساتھ بھی انہیں بات چیت کئے اور ان کے احوال معلوم کئے ہوئے بھی بسا اوقات مہینوں گزر جاتے ہیں، عام دنوں میں ان کے ہاں جانا تو دُور کی بات، اَہم مواقع مثلاً عیدین اور شادی غمی وغیرہ پر بھی کئی لوگ اپنے رشتہ داروں کے ہاں نہیں جاتے، خصوصاً جب رشتہ دار غربت اور محتاجی کی زندگی گزار رہے ہوں تو پھر ان کے ہاں جانے یا ان کو اپنے ہاں دعوت پر بلانے سے بھی لوگ کتراتے ہیں، یوں ہی مصروف زندگی کے نام پر یا پھر کسی اور وجہ سے آج لوگ اپنے رشتہ داروں کو بُھلا چکے ہیں، گِنے چُنے چند رشتوں کے علاوہ آج کئی لوگوں کو اپنے خاندان کے بہت سارے لوگوں کے بارے میں معلومات ہی نہیں ہوتی اور نہ ہی ان سے کوئی رابطہ واسطہ ہوتا ہے، جبکہ ہمارے معاشرے میں کئی لوگ تو ایسے بھی ہیں جو رشتوں کو جوڑنے کے بجائے چھوٹی چھوٹی باتوں پر رشتے توڑ کے بیٹھ جاتے ہیں، اور پھر نہ صرف خود اپنے رشتہ داروں سے بات چیت ختم کر دیتے ہیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی اور اپنے دیگر رشتہ داروں کو بھی کہہ دیتے ہیں کہ فلاں سے تم بھی تعلق ختم کر دو ورنہ ہم تم سے بھی تعلق ختم کر دیں گے! حالانکہ رشتہ جوڑنے کی چیز ہے نہ کہ توڑنے کی، 2 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ملاحظہ کیجئے (1) رشتہ عرشِ الٰہی سے لپٹ کر یہ کہتا ہے: جو مجھے ملائے گا، اللہ پاک اس کو ملائے گا اور جو مجھے کاٹے گا، اللہ پاک اسے کاٹے گا۔[7] (2) جس قوم میں قاطِعِ رحم (یعنی رشتہ کاٹنے والا) ہوتا ہے، اس پر رحمتِ الٰہی نہیں اُترتی۔[8]

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے رشتوں کی پہچان رکھئے اور اپنی اولاد کو بھی رشتوں کی پہچان کروایئے، رشتے توڑنے کے بجائے جوڑنے کی کوشش کیجئے، اللہ پاک ہمیں رشتوں کی پہچان رکھنے، رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ رشتوں کو جوڑ کر رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

یا الٰہی! رشتے داروں سے کروں حُسنِ سُلوک
قَطعِ رِحْمی سے بچوں اِس میں کروں نہ بھول چُوک

(1) ترمذی، 3/394، حدیث:1986 (2) مرقاۃ المفاتیح، 8/667، تحت الحدیث: 4934 (3) مرقاۃ المفاتیح، 8/667، تحت الحدیث:4934 (4) مراٰۃ المناجیح، 6/530 (5) بہار شریعت، جلد3 حصہ16، صفحہ558 تا560 ملتقطاً (6) مستدرک، 5/222، حدیث: 7362 (7) مسلم، ص1062، حدیث: 2555 (8) شعب الایمان، 6/223، حدیث:7962۔

اللہ سے ملاقات کا شوق

مولانا حسین انور عطاری مدنی*

دینِ اسلام ہمیں اس دنیا کے فانی ہونے اور موت کے بعد خالقِ حقیقی ربُّ العزّت کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ عقیدۂ آخرت اسلام کی روشن تعلیمات کا اہم حصہ ہے۔ یہ عقیدہ بندے کا اپنے رب سے تعلق مضبوط کرواتا اور دنیا کی فانی زندگی کی محبت سے بچاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مضبوط ایمان والے اللہ پاک سے محبت کے ساتھ ساتھ اُس سے ملاقات کا شوق بھی رکھتے ہیں اور جو اللہ پاک سے ملنا پسند کرتے ہیں تو اللہ پاک بھی اُن سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔

اللہ سے ملاقات کا شوق رکھنے کی فضیلت حضرت ابودَرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت کعبُ الاَحبار رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: مجھے تورات شریف کی کسی خاص آیت کے بارے میں بتاؤ تو انہوں نے بتایا کہ اللہ پاک تورات میں ارشاد فرماتا ہے: ”نیک بندے میری ملاقات کا بہت شوق رکھتے ہیں اور میں ان کی ملاقات کا بہت زیادہ مشتاق ہوں۔“ پھر فرمایا کہ تورات میں اسی آیت کے قریب یہ بھی ہے کہ ”جو میری جستجو کرے گا وہ مجھے پالے گا اور جس نے میرے علاوہ کی جستجو کی وہ مجھے نہیں پاسکے گا۔“(1)

شوق کسے کہتے ہیں؟ ابوعثمان کہتے ہیں: شوق، محبت ہی کا نتیجہ ہے تو جو اللہ پاک سے محبت کرتا ہے وہ اُس سے ملاقات کا شوق بھی رکھتا ہے۔(2) احیاء العلوم میں ہے: شوق اللہ پاک کی ایک آگ ہے جو اللہ کے ولیوں کے دلوں میں دہکتی ہے اور جو کچھ اُن کے دلوں میں وسوسے، خواہشات اور تمنائیں پیدا ہوتی ہیں اُن سب کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔(3) لہٰذا بندہ بس اللہ پاک سے لو لگائے اُسی کی طرف متوجہ رہتا ہے اور دنیا بلکہ کھانے پینے کی بھی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے نبی حضرت یونس علیہ السّلام نے عرض کی: اے اللہ پاک! تیری عزت و جلال کی قسم! اگر تیرے اور میرے درمیان آگ کا سمندر بھی ہوتا تو ضرور میں تجھ سے ملاقات کے شوق میں اُس میں غوطہ لگا دیتا۔(4)

اللہ پاک بھی ملاقات پسند فرماتا ہے اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَآءَهٗ ”جو بندہ اللہ پاک سے ملاقات کا شوق رکھتا ہے تو اللہ پاک بھی اُس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔“ مزید فرمایا: ”جب مؤمن کو موت آتی ہے اور اُسے اللہ پاک کی رضا اور تکریم کی خوش خبری دی جاتی ہے تو اُسے موت کے بعد پیش آنے والے معاملے سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں ہوتی پس وہ اللہ پاک سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ پاک بھی اُس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔“(5)

دیدارِ الٰہی کے لئے موت ضروری یاد رہے دنیاوی زندگی میں آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علاوہ کسی بھی شخص کو سر کی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار نہیں ہو سکتا بلکہ اللہ پاک کا دیدار مرنے کے بعد نصیب ہو گا، اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کوئی بھی اپنے رب کو اس وقت تک نہیں دیکھ سکتا جب تک اُسے موت نہ آجائے۔“(6)

بزرگانِ دین اللہ پاک کے عشق اور اُس سے ملاقات کی خواہش میں عبادات کرتے تھے، انہیں بس ایک ہی فکر ہوتی تھی کہ اللہ پاک راضی ہو جائے اور اپنا دیدار اور ملاقات نصیب کر دے۔

اللہ پاک ہمیں بھی اپنی ملاقات کا شوق عطا فرمائے، اپنے عشق میں رونے کی توفیق عطا فرمائے اور جنّت میں ہمیں اپنا دیدار نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) حلیۃ الاولیاء، 10/202، رقم: 14924 (2) تہذیب الاسرار لخرکوشی، ص71 (3) احیاء العلوم، 8/591 (4) تہذیب الاسرار للخرکوشی، ص69 (5) بخاری، 4/249، حدیث: 6507 (6) مسلم، ص1198، حدیث: 7356۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صحابہ رضی اللہُ عنہم کے ساتھ انداز

مولانا شہروز علی عطاری مدنی*

زندگی میں انسان کا طور طریقہ، رہن سہن اور ملنے جلنے کا انداز بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ جیسے شمع پروانوں کی توجہ کا مرکز رہتی ہے اسی طرح حُسنِ اخلاق، ملنساری، عاجزی و انکساری اور خیر خواہی کی خوشبو میں بسا انسان ہر دل کی دھڑکن بنا رہتا ہے۔ یہ معاملہ تو عام انسانوں کا ہے کہ حُسنِ اخلاق کی چاشنی لوگوں کے کانوں میں رس گھولتی رہتی ہے، اگر ہم بات کریں ان کی کہ جن کا ذہنِ اقدس چشمہ علم و حکمت ٹھہرا، جن کی زبان کُن کی کُنجی بنی، جن کی ہر بات وحیِ خدا ہوئی، جن کا مسکرانا ایسا کہ روتے ہوئے بھی ہنس پڑیں، جن کے اخلاق ایسے کہ خود ربِّ اکبر ان کو عظیم فرمائے۔ ان کا اپنے صحابہ کے ساتھ ہر انداز ہی نرالا ہر ادا ہی پیاری ہے۔

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابۂ کرام کے ساتھ کئی معاملات میں مشاورت فرماتے، سوالات کے جوابات دیتے، ان کے مختلف امور میں ان کی راہنمائی فرماتے، سامنے والے کی کیفیت کے مطابق کبھی پرسنل اصلاح فرماتے تو کبھی اجتماعی نصیحت فرماتے، سفر و حضر میں گُھل مل کر رہتے، بچّوں بڑوں سبھی کو خاص اہمیت دیتے، سامنے والے کی صلاحیت و قابلیت کی تعریف فرماتے، تعلیم و تربیت کا اہتمام فرماتے، سوالات اور دیگر کئی امور پر حوصلہ افزائی بھی فرماتے الغرض صحابہ کرام کی زندگی کا ہر باب اس حوالے سے روشن ہے کہ انہیں حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نرالے اور دِل موہ لینے والے انداز ملے۔ یہاں صرف تعلیم و تربیت، مشاورت، حوصلہ افزائی سے آراستہ محبت بھرے انداز کی چند جھلکیاں پیشِ خدمت ہیں:

تعلیم وتربیت رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اپنے صحابہ کی تعلیم و تربیت کرنے کا ایسا دل موہ لینے والا انداز رہا کہ بندہ اس پر قربان ہو جائے، آپ صرف زبانی کلامی تربیت نہیں کرتے تھے بلکہ عملی تربیت بھی فرماتے تھے جیسا کہ ایک ضرورت مند صحابی نے آپ سے کچھ مانگا جس پر آپ نے ان کی تربیت کرتے ہوئے ان کا گھریلو سامان دو درہم میں بیچ کر فرمایا: ایک درہم سے غلہ خرید کر اپنے گھر والوں کو دو اور ایک درہم کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ۔ جب وہ کلہاڑی لے کر آئے تو آپ نے اپنے ہاتھوں سے اس میں لکڑی کا دستہ لگایا اور فرمایا: جاؤ اور لکڑیاں کاٹ کر بیچو، پندرہ دن تک مجھے نظر نہ آنا۔ وہ صحابی چلے گئے، پندرہ دن میں انہوں نے پندرہ درہم کما لئے۔ انہوں نے اس سے غلہ اور کپڑا خریدا۔ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں دیکھ کر فرمایا: یہ کام تمہارے حق میں اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن اس حال میں آؤ کہ تمہارے چہرے پر دھبّا ہو۔(1)

کسی کو سمجھائیں تو ایسے سمجھائیں سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کبھی اس بات کی ضرورت محسوس فرماتے کہ غلطی پر براہِ راست تنبیہ کی جائے تو انتہائی نرمی اور محبت بھرے انداز میں سمجھاتے تاکہ سامنے والا حق بات قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جائے جیسا کہ حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا۔ دورانِ نماز کسی کو چھینک آئی تو میں نے "یَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہا۔ اس پر صحابہ مجھے آنکھوں سے اشارہ کرنے لگے۔ میں نے کہا: تمہاری ماں تم پر روئے، تم لوگ مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ (مجھے بولتا دیکھ کر) لوگ اپنے ہاتھوں کو رانوں پر مارنے لگے۔ میں یہ دیکھ رہا تھا کہ لوگ مجھے خاموش کروا رہے ہیں حالانکہ میں تو (اپنے خیال میں) خاموش ہوں۔ جب رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھے سمجھایا اور کیسے سمجھایا وہ خود فرماتے ہیں: میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں، میں نے اتنا اچھا

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ
شعبہ فیضان حدیث، المدینۃ العلمیہ، کراچی

سمجھانے والا نہ پہلے کبھی دیکھا اور نہ بعد میں، خدا کی قسم! انہوں نے نہ مجھے ڈانٹا، نہ مارا اور نہ ہی برا بھلا کہا بلکہ فرمایا: نماز میں کلام مناسب نہیں، یہ تو صرف تسبیح، تکبیر، اور تلاوتِ قراٰن (کا نام) ہے۔ [2]

صحابۂ کرام سے مشاورت مشورہ لینا آدمی کی خوبی کی علامت ہے جب کہ مشورے کے بغیر کام کو انجام دینا حماقت کی دلیل ہے۔ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم بلا شبہ سب سے بڑھ کر عقل و خرد کے مالک تھے اس کے باوجود آپ اہم کاموں میں صحابہ کرام سے مشورہ طلب کرتے اور اگر ان کا مشورہ مفید ہوتا تو قبول کرتے بلکہ کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ آپ نے اپنی رائے پر صحابہ کرام کے مشوروں کو ترجیح دی ہے جیسا کہ غزوہ بدر میں جب لشکر اسلام کے پڑاؤ ڈالنے کی بات آئی تو آپ نے بدر کے چشمے کے قریب ترین چشمے پر قیام کیا۔ اس پر حضرت حُباب بن مُنذر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا اللہ پاک کے حکم سے اس مقام پر نزول کیا یا محض جنگی حکمتِ عملی کے پیشِ نظر کیوں کہ جنگ کے دوران آگے پیچھے ہٹنے کی گنجائش نہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں یہ میری رائے ہے اور اسے جنگی حکمتِ عملی کے طور پر منتخب کیا۔ اس پر حضرت حُباب بن مُنذر رضی اللہ عنہ نے مشورۃً عرض کی: یارسولَ اللہ! یہ جگہ مناسب نہیں، آپ آگے تشریف لے چلیں اور قریش کے سب سے قریبی چشمہ پر پڑاؤ ڈالیں، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ہم بقیہ چشمے پر حوض بنا کر پانی بھر لیں گے، اس طرح ہم حسب خواہش پانی پیتے رہیں گے اور انہیں پانی میسر نہ ہوگا۔ اس مشورے کو سن کر رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: لَقَدْ اَشَرْتَ بِالرَّاْيِ تم نے بہت اچھا مشورہ دیا۔ چنانچہ آپ نے اس مشورے کے مطابق آدھی رات کو دشمن کے قریب ترین چشمہ کے پاس پہنچ کر پڑاؤ ڈال دیا۔ [3]

خندق کھودنے کا مشورہ جب قبائل عرب کے تمام کافروں کے اس گٹھ جوڑ اور خوفناک حملہ کی خبریں مدینہ پہنچیں تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اپنے اصحاب کو جمع فرما کر مشورہ فرمایا کہ اس حملہ کا مقابلہ کس طرح کیا جائے؟ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے یہ رائے دی کہ جنگِ اُحد کی طرح شہر سے باہر نکل کر اتنی بڑی فوج کے حملہ کو میدانی لڑائی میں روکنا مصلحت کے خلاف ہے لہٰذا مناسب یہ ہے کہ شہر کے اندر رہ کر اس حملہ کا دفاع کیا جائے اور شہر کے گرد جس طرف سے کفار کی چڑھائی کا خطرہ ہے ایک خندق کھود لی جائے تاکہ کفار کی پوری فوج بیک وقت حملہ آور نہ ہو سکے، مدینہ کے تین طرف چونکہ مکانات کی تنگ گلیاں اور کھجوروں کے جھنڈ تھے اس لئے ان تینوں جانب سے حملہ کا امکان نہیں تھا مدینہ کا صرف ایک رُخ کھلا ہوا تھا اس لئے یہ طے کیا گیا کہ اسی طرف پانچ گز گہری خندق کھودی جائے، چنانچہ 8 ذوالقعدہ 5ھ کو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم تین ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر خندق کھودنے میں مصروف ہوگئے۔ [4]

حوصلہ افزائی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم مختلف مقامات میں اپنے صحابہ کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی بھی فرمایا کرتے تھے جیسا کہ غزوۂ احد میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی تیر چلانے کی مہارت کو دیکھتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی ان لفظوں سے فرمائی: اِرْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي اے سعد! تیر پھینکو میرے ماں باپ تم پر قربان۔ [5]

یہ وہ مبارک کلمات ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ جملے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے حضرت سعد کے علاوہ کسی اور کو نہیں کہے۔ [6]

حضرت حسن کی حوصلہ افزائی ایک مرتبہ حسنین کریمین حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے سامنے کُشتی لڑ رہے تھے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے: حسن! حسین کو پکڑلو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ حسن کی مدد فرما رہے ہیں حالانکہ یہ بڑے ہیں؟ سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: دوسری طرف جبریل امین ہیں جو ایسے ہی حُسین کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ [7]

یہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی زندگی کے گلشن کے چند مہکتے پھول ہیں جنہیں یہاں مختصراً بیان کیا گیا ہے، اللہ پاک ان کی خوشبو سے ہمیں اپنی زندگی مہکانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

---

(1) ابو داؤد، 2/169، حدیث: 1641، ابن ماجہ، 3/36، حدیث: 2198 مختصراً (2) مسلم، ص215، حدیث: 1199 (3) السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، 1/620 مختصراً (4) شرح الزرقانی علی المواہب، 3/19 ملتقطاً (5) بخاری، 3/37، حدیث: 4057 مختصراً (6) بخاری، 2/283، حدیث: 2905 (7) سیر اعلام النبلاء، 4/392۔

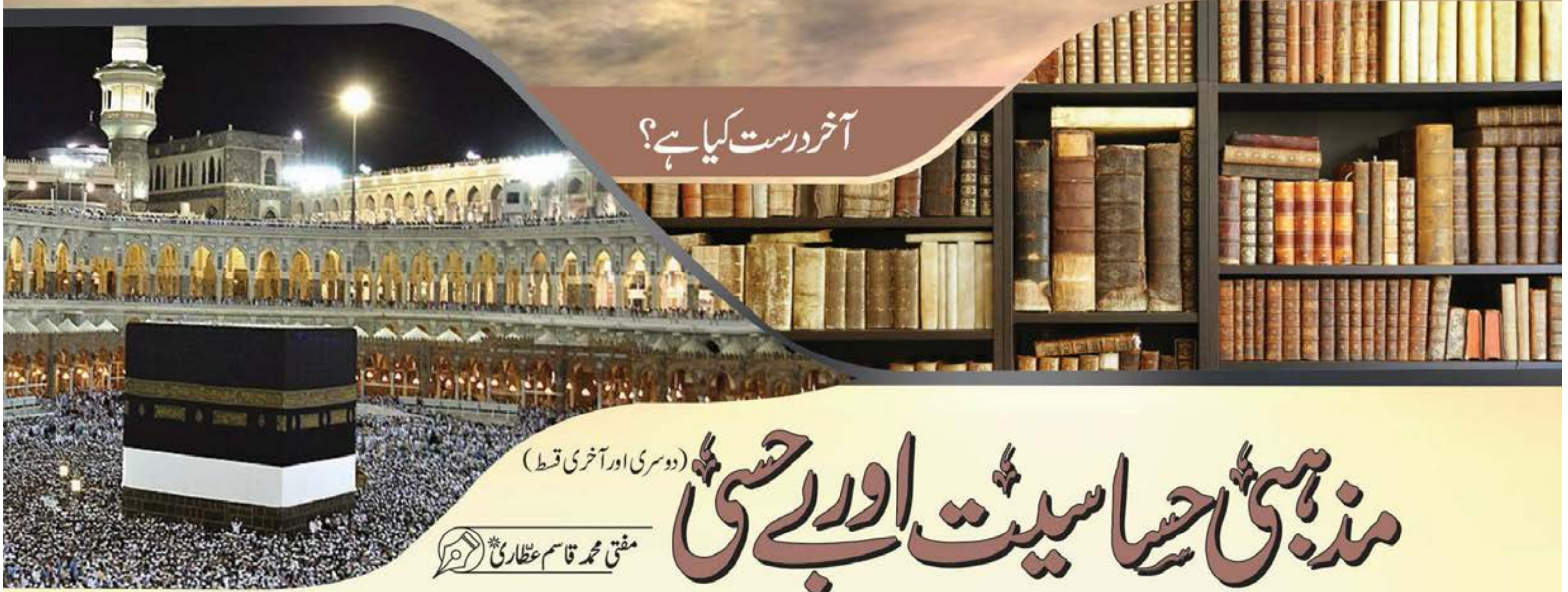

مذہبی حساسیت اور بے حسی

(دوسری اور آخری قسط)

مفتی محمد قاسم عطاری*

کافروں سے محبت منع ہے تو کتابیہ یعنی عیسائی یا یہودی عورتوں سے نکاح کی اجازت کیوں ہے؟

یہ بات تسلیم ہے کہ قرآن مجید میں اہلِ کتاب عورتوں سے نکاح چند شرائط کے ساتھ جائز قرار دیا گیا ہے اور بیوی کے معاملے کو تو نہ بھی دیکھیں کہ وہ تو آدمی اختیار ہی سے شادی کرتا ہے، ہم اُس سے آگے کی بات بھی بتادیتے ہیں کہ "ماں باپ، بہن بھائی" تو بندے کے اختیاری نہیں ہوتے کہ آدمی چاہے تو کسی کو ماں باپ، بہن بھائی بنائے اور چاہے تو نہ بنائے۔ وہ تو جو بن گئے، سو بن گئے اور یہاں بھی اوپر کا سوال موجود ہے کہ جیسے بیوی سے آدمی کو طبعی محبت ہوتی ہے، ایسے ہی ماں باپ، بہن بھائیوں سے بھی ہوتی ہے اور ہم کہہ رہے ہیں کہ ہر طرح کے غیر مسلم سے دوستی ممنوع ہے تو دونوں چیزوں میں تطبیق کیا ہے؟

جواب یہ ہے کہ اہلِ کتاب عورتوں سے نکاح کی اجازت اور کافر ماں باپ وغیرہ سے رشتے داری اور تعلق کے باوجود کافروں سے محبت و دوستی کی ممانعت ہے۔ اس حکم کو سمجھنے کے لیے چند آیات اور ان کے مفاہیم مطالعہ فرمائیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَۚ-وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(۵۷)﴾ ترجمہ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ان میں سے وہ لوگ جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بنالیا ہے، انہیں اور کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اگر ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو۔ (پ6، المآئدۃ:57)

اس آیت میں آیاتِ الٰہیہ کو مذاق اور کھیل بنانے والے ہر قسم کے کافر سے دوستی کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اب اگلی آیت پڑھئے جس میں خاص رشتے داروں کی تصریح کے ساتھ انہیں دوست بنانے سے منع کیا گیا، چنانچہ فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِؕ-وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ(۲۳)﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔ (پ10، التوبۃ:23) تیسری آیت پڑھئے کہ جس میں فرمایا کہ مومن ایسے ہوں گے ہی نہیں کہ اللہ و رسول کے دشمنوں سے دوستی کریں، چنانچہ فرمایا گیا: ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْؕ﴾ ترجمہ: تم ایسے لوگوں

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہوں۔ (پ28، المجادلۃ:22)

اِن آیات سے یہ تو واضح ہوگیا کہ کافروں سے دوستی اور محبت کا رشتہ شریعت نے سختی سے منع کر دیا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ کتابیہ غیر مسلمہ بیوی ہوگی، تو اُس سے محبت بھی ہوگی یا کسی غیر مسلم خاندان میں سے کوئی سعادت مند شخص اسلام قبول کرلے اور اس کے ماں باپ یا بہن بھائی غیر مسلم ہی رہیں تو بہر حال اُن سے فطری طبعی رشتے کی وجہ سے محبت ضرور ہوگی۔ بعض لوگوں کو یہاں تَرَدُّد ہوتا ہے کہ ان دونوں کو ساتھ کیسے چلایا جاسکتا ہے۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ انسان کو اپنے ماں باپ، اولاد اور اپنی بیوی سے جو محبت ہوتی ہے وہ طبعی، غیر اختیاری ہے، یعنی وہ محبت بندے کے اختیار میں نہیں، لہٰذا وہ ممانعت میں داخل بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اُسی کام کا حکم دیتا ہے، جو آدمی کے اختیار میں ہو، جیسا کہ قرآن پاک میں فرمایا: ﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ﴾ ترجمہ: اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔ (پ3، البقرۃ:286) اب یہاں دو باتیں ہیں، ایک تو یہ کہ غیر مسلم ماں باپ سے طبعی محبت کے باوجود یہ کہاں لازم آیا کہ دنیا جہان کے سارے غیر مسلموں سے دوستی، یاری، سب جائز ہوگئی۔ اگر اجازت بنتی بھی ہو تو صرف ان رشتوں میں بنے گی جو غیر اختیاری ہیں، نہ کہ اختیاری تعلقات میں دوستیوں کی اجازت ہوگی۔ دوسری بات یہ ہے کہ خود غیر مسلم بیوی، ماں، باپ وغیرہ سے طبعی غیر اختیاری رخصت کے باوجود حکمِ شریعت یہ ہے کہ ان رشتوں میں بھی یہ تصور رکھیں کہ یہ لوگ اسلام کے تارک ہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جھوٹا کہتے، ان کا انکار کرتے اور ان کے مخالف و دشمن ہیں اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کافروں کے دشمن ہیں۔ ان حقائق کو تصور کرکے یہ ذہن رکھیں کہ ان رشتے داروں سے دوستی کرنا بھی حرام ہے اور جہاں تک ان کے ساتھ طبعی محبت ہے، اسے بھی حتی الامکان دبانے کی کوشش کریں، یہاں تک کہ ہوسکے تو اس طبعی محبت کو بھی ختم کردیں، کیونکہ طبعی محبت کا آجانا تو اختیار میں نہیں، لیکن ختم کرنا تو اپنے اختیار میں ہے، تو جان بوجھ کر ایسی طبعی محبت کو بھی اپنے دل میں رہنے دینا، اختیارِ موالات ہے اور یہ حرام قطعی ہے۔ (خلاصہ از فتاویٰ رضویہ، 14/465)

کیا غیر مسلموں کے قومی و مذہبی تہواروں میں مسلمانوں کی شرکت سے اسلام کو خطرہ لاحق ہوجاتا ہے؟

اسلام خالصۃً دینِ حق ہے اور کفر باطل ہے، جب حق کے ساتھ باطل کی ملاوٹ ہوگی تو کیا حق کو کسی قسم کا کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا؟ اب اگر اسلامی ملک کے تعلیمی اداروں میں غیر مسلموں کے قومی و مذہبی تہوار زور و شور سے منائے جائیں اور مسلمان طلبہ وطالبات اس میں دیدہ دلیری کے ساتھ شرکت کریں تو یہ اسلام کے غیر مسلموں سے تعلقات کے بنیادی حکم کے خلاف ہے اور حکمِ اسلام کے مطابق کفر و کافر سے جس طرح کی ناپسندیدگی اور دوری مسلمان کی سوچ میں ہونی چاہیے، وہ ہرگز باقی نہیں رہے گی اور یہ مسلمان کے ایمان کے لئے خطرناک ہے اور اس خطرے کے وقوع پر واضح دلیل یہ ہے کہ جو مسلمان، غیر مسلموں کے ساتھ اس طرح کے تعلقات رکھتے ہیں، آہستہ آہستہ ان کے دلوں سے اسلامی شعائر کی عظمت، اسلامی احکام کی وقعت اور کفر و علاماتِ کفر سے نفرت ختم ہوجاتی ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے۔

ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ دینِ اسلام کو پوری طرح اپنائے۔ صرف کلمہ اور چند اعمال پر اکتفاء کرلینا اور کفر و شرک کے خلاف دل میں احساس کا مردہ ہوجانا مسلمان کا وطیرہ نہیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ بہت واضح ہے، فرمایا: اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔(پ2، البقرۃ:208) لہٰذا اسلام سے محبت اور کفر سے شدید ترین ناپسندیدگی، اسلام کے مرکزی احکام میں سے ہے بلکہ اسلام و کفر کے درمیان حدِ فاصل جیسی حیثیت رکھتی ہے، اس لئے اسے یوں ٹھنڈا ٹھار نہیں چھوڑا جاسکتا بلکہ غیروں کے تہوار منانے والوں کے لئے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حدیث نہایت عبرت آمیز ہے: جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے، تو وہ انہیں میں سے ہے۔ (ابو داؤد، 4/62، حدیث:4031) اور کسی کافر قوم کے دینی شعار، علامت، تہوار کو اپنانے، منانے کے متعلق امت کے فقہاء کرام نے فرمایا ہے کہ جو شخص کفار کے کسی فعل کو اچھا سمجھے، تو بالتحقیق اُس نے کفر کیا۔ (غمز عیون البصائر فی شرح الاشباہ والنظائر، 2/88)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام اللہ کا دین ہے، اِس کی حفاظت خدا کے ذمہ ہے، ہمیں اِس کی فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

جواب یہ ہے کہ بیشک اسلام اللہ کا دین ہے، لیکن کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ اب اُمَّتِ مسلمہ اپنے فریضے سے سبکدوش ہوجائے؟ کیا ”اسلام پھیلانے، کفر و شرک سے روکنے، نیکی کی دعوت دینے، برائی سے منع کرنے“ کو چھوڑ دے؟ ذرا یہ بتایئے کہ دین اسلام کی حفاظت کا ذمہ اللہ ہی کے سپرد ہے، تو پھر اس نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءِ کرام علیہمُ السّلام کیوں مبعوث فرمائے؟ حضرت موسیٰ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کو فرعون کے مقابلہ کے لیے کیوں بھیجا؟ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کفار سے مقابلے کا حکم کیوں دیا؟ صحابہ کرام رضی اللہُ عنہم اور اولیاءِ عظام نے اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں سے دور رہ کر اشاعت و حفاظتِ اسلام کے لیے کیوں سفر کئے؟

بلکہ اس سے آگے کی بات پڑھئے کہ جب دین اللہ کا ہے اور اُس کی حفاظت کا ذمہ اللہ ہی پر ہے۔ تو ذرا یہ بھی بتایئے کہ کیا رزق کا ذمہ اللہ پر نہیں؟ خود اس نے قرآن مجید فرمایا ہے: ﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾ ترجمہ: اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔ (پ12، ھود:6) تو کیا اِس آیت کو پڑھ کر کوئی اپنے گھر بیٹھ کر روزی کا انتظار کرتا ہے یا باہر نکل کر رزق کو تلاش کرتا ہے؟ اگر باہر جاکر محنت مزدوری کرکے رِزق حاصل کرتا ہے، تو اُس سے یہ سوال ہے کہ کیا آپ کو رب پر بھروسا نہیں، جب اُس نے خود قرآن میں رزق کا ذمہ لیا ہے، تو باہر نکل کر اتنی محنت و مشقت کرنے کی کیا ضرورت پیش آگئی؟ دراصل معاملہ یہ ہے کہ لوگوں نے دین کو بہت ہلکا سمجھ لیا ہے، اپنی ذات کے معاملہ میں تو بہت حَسَّاس ہیں، مگر دین کی فکر نہیں۔ اسی لیے جب دین کی بات آتی ہے تو کہتے ہیں کہ بھائی! دین تو اللہ کا ہے، اللہ خود ہی اُس کی حفاظت کرے گا۔ دراصل یہ اپنے نصیب کی بات ہے، واقعی اللہ جس سے چاہتا ہے، اُسی سے دین کی خدمات لیتا ہے۔

اسلام، قرآن، نبوت، رسالت، سنت، ولایت، معاشرت اور دیگر کثیر معاشرتی و دینی عنوانات پر مفتیِ دعوتِ اسلامی کے علم و فکر سے بھرپور اصلاحی و تحقیقی بیانات سننے کے لیے مدنی چینل کا مقبولِ عام سلسلہ ”اندھیرے سے اجالے تک“ دیکھئے۔ اس کے لیے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ وزٹ کیجئے یا اس کیو آر کوڈ کو اسکین کیجئے۔

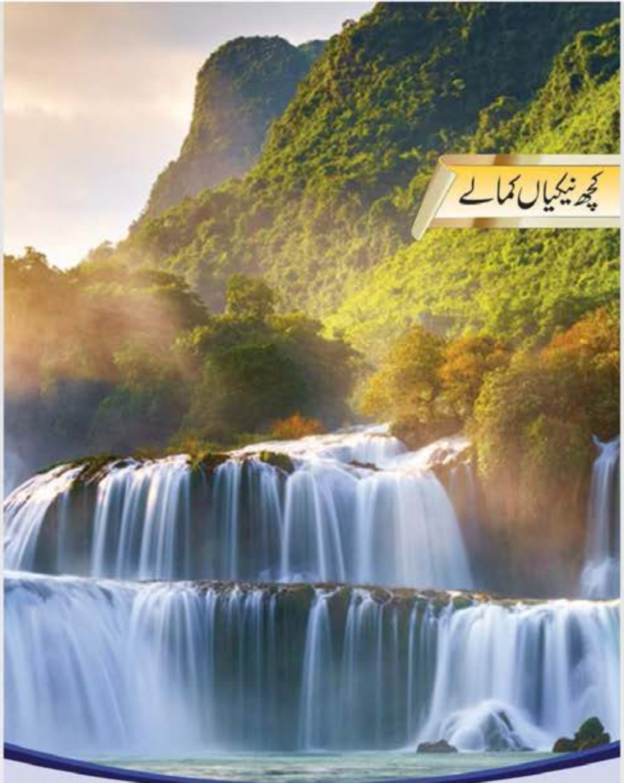

کچھ نیکیاں کمالے

جنت واجب کروانے والی نیکیاں

(قسط:01)

مولانا محمد نواز عطاری مدنی*

اے عاشقانِ رسول! احادیثِ کریمہ میں کئی ایسے اعمال ارشاد فرمائے گئے ہیں جن کے سبب جنّت واجب ہونے کی خوش خبری دی گئی ہے۔ آیئے! ایسے چند اعمال کے بارے میں 8 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھتے ہیں:

اچھا وُضو کرنا اور دو رکعت نماز ادا کرنا

1 جو مسلمان وُضو کرے اور اچھا وُضو کرے پھر کھڑا ہو اور باطن و ظاہر سے متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہوتی ہے۔[1]

سورۂ اخلاص پڑھنا

2 حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ کہیں جا رہا تھا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کسی شخص کو ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (یعنی سورۂ اِخلاص) پڑھتے ہوئے سنا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: واجب ہو گئی۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا: جنّت۔[2]

سورۂ حشر کی آخری آیتوں کی تلاوت کرنا

3 جس شخص نے رات یا دن میں سورۂ حشر کی آخری (تین) آیتیں پڑھیں اور اُسی رات یا دن میں اُس کا انتقال ہو گیا تو اُس نے جنّت کو واجب کر لیا۔[3]

یتیم کی کفالت

4 جس نے کسی ایسے یتیم کی کھلانے اور پلانے کے اعتبار سے کفالت کی کہ جس کے والدین مسلمان تھے یہاں تک کہ وہ یتیم اس شخص سے مستغنی (بے پروا ہو گیا) تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو گئی۔[4]

ایک دن میں پانچ اعمال

5 جس نے جُمُعہ ادا کیا اور اس دن کا روزہ رکھا اور مریض کی عیادت کی اور جنازے میں حاضر ہوا اور نکاح میں شرکت کی تو اُس کیلئے جنّت واجب ہو گئی۔[5] جبکہ ایک اور روایت میں اس طرح ہے: 6 جس نے جُمُعہ کے دن روزے کی حالت میں صبح کی اور مریض کی عیادت کی اور جنازے میں حاضر ہوا اور صَدَقہ کیا تو اُس نے (اپنے لئے جنّت) واجب کر لی۔[6]

جنت واجب کرنے والے 3 اعمال

7 حضرت سیّدُنا مقدام بن شُرَیح رضی اللہُ عنہ کے دادا حضرت ہانی رضی اللہُ عنہ نے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَ اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جو میرے لئے جنّت کو واجب کر دے؟ ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا، سلام کو عام کرنا اور اچھی گفتگو کرنا جنّت کو واجب کرنے والے اعمال ہیں۔[7]

نابینا شخص کو 40 قدم چلانا

8 جو شخص کسی نابینا کو 40 قدم چلائے اس کے لئے جنّت واجب ہو گئی۔[8]

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

---

(1) مسلم، ص118، حدیث:553- بہار شریعت، 1/285 (2) الموطأ لامام مالک، 1/198، حدیث:495 (3) شعب الایمان، 2/492، حدیث:2501 (4) مسند احمد، 7/27، حدیث:19047 (5) معجم کبیر، 8/97، حدیث:7484 (6) شعب الایمان، 3/393، 394، حدیث:3864 (7) مجمع الزوائد، 5/9، حدیث:7872 (8) مسند ابی یعلیٰ، 5/106، حدیث:5587۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

9 حقیقتیں (قسط:03)

(Realities)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی*

بلی کو دیکھ کر کبوتر آنکھیں بند کرلے تو بلی غائب نہیں ہوجاتی بلکہ وہ جیتی جاگتی حقیقت (Reality) کی صورت میں سامنے موجود ہوتی ہے، نقصان بہر حال کبوتر کا ہوتا ہے جو بلی کا آسان شکار بن جاتا ہے، یہی معاملہ انسان کے ساتھ بھی ہے کہ حقیقت سے آنکھیں چُرانے پر وہ حقیقت ختم نہیں ہوجاتی، ہماری زندگی ایک حقیقت ہے جسے محض تصورات، خیالات اور خوابوں کے سہارے نہیں گزارا جاسکتا، اس لئے ہمیں اپنا اندازِ زندگی (Lifestyle) حقیقت کے قریب رکھنا چاہئے، یہی راہِ سلامت اور سببِ راحت ہے۔ "حقیقتیں" کے عنوان پر مضمون کی تیسری قسط آپ کے سامنے ہے جس میں مزید 9 حقیقتوں کا بیان ہے، چنانچہ

31 اتفاق میں برکت ہے

(Unity brings blessings)

گھر کے افراد ہوں یا خاندان یا کمیونٹی، آفس ہو یا کاروبار، تحریک ہو یا تنظیم! اتفاق واتحاد (Unity) بہت سے فائدے پہنچاتا اور کئی نقصانات سے بچاتا ہے۔ اتفاق کی فضا قائم رکھنے کا درس ہمیں قراٰنِ کریم میں بھی ملتا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں بے اتفاقی نہ کرو ورنہ تم بزدل ہوجاؤ گے اور تمہاری ہوا (قوت) اُکھڑ جائے گی۔[1]

نیز مسلمانوں کو اتفاق واتحاد کی تعلیم ارشاد فرماتے ہوئے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: سب مسلمان ایک عمارت کی طرح ہیں جس کا ایک حصہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے اور حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں۔[2]

حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسلمانوں کے ایک دوسرے سے تعلقات کی مثال دیتے ہوئے فرمایا: "مسلمانوں کی آپس میں دوستی، رحمت اور شفقت کی مثال جسم کی طرح ہے، جب جسم کا کوئی عُضو بیمار ہوتا ہے تو بخار اور بے خوابی میں سارا جسم اس کا شریک ہوجاتا ہے۔[3]

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: اتفاق و اتحاد (Unity) کی مثال دھاگے کی طرح ہے کہ دھاگا اکیلا ہو تو معمولی سے جھٹکے سے ٹوٹ جاتا ہے لیکن اگر بہت سارے دھاگوں کو ملا کر رسی بنالی جائے تو یہ اتنے مضبوط ہوجاتے ہیں کہ ان کے ذریعے بڑی بڑی چیزوں کو باندھا یا کھینچا جاسکتا ہے۔[4]

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ

32 ہر نعمت والے سے حسد کرنے والے ہوتے ہیں

(Every blessing draws envy)

کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جو ہماری خوبیوں، کامیابیوں اور نعمتوں پر خوش ہوتے ہیں اور کچھ وہ ہوتے ہیں جو حسد (Jealousy) کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس حقیقت کا بیان نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی مبارک زبان سے ان الفاظ میں فرمایا ہے: كُلُّ ذِیْ نِعْمَةٍ مَحْسُوْدٌ یعنی ہر نعمت والے سے حسَد کیا جاتا ہے۔ (5)

حسد کہتے ہیں کسی کی دینی یا دُنیاوی نعمت کے زَوال (یعنی اس سے چھن جانے) کی تمنا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فُلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے۔ (6) حسَد کرنے والے کو "حاسِد (Jealous)" اور جس سے حسَد کیا جائے اُسے "محسود" کہتے ہیں۔ حسد کے کئی اسباب ہوتے ہیں مثلاً کسی کے مالدار ہونے، اس کے پاس اچھا گھر یا سواری ہونے، اس کی خوبصورتی، آفس وغیرہ میں اس کی ترقی ہونے، عزت وشہرت یا اس کی مہارت کی وجہ سے کوئی شخص اس کے حسد میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

حاسد نقصان پہنچا سکتا ہے: حسد کے نقصانات کا شکار سب سے پہلے خود حاسد ہوتا ہے کہ وہ حسد کی آگ میں جلتا بُھنتا رہتا ہے اور دل میں اس طرح کی خواہشیں (Desires) رکھتا ہے کہ محسود کے ہاں چوری یا ڈکیتی ہو جائے یا اِس کی دُکان و مکان میں آگ لگ جائے، اس سے کوئی ایسی غلطی ہو جائے کہ یہ ذلیل ورُسوا ہو جائے۔ محسود کو جتنی خوشی ملتی ہے اُتنا ہی حاسد کے غم وغصے اور جلن میں اضافہ ہو جاتا ہے مگر وہ اپنی کیفیت کسی سے شئیر بھی نہیں کر سکتا کہ لوگ اس کے بارے میں کیا سوچیں گے؟

لیکن کچھ حاسدین ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اپنی منفی تسکین (Negative satisfaction) کے لئے محسود کو نقصان پہنچانے کی ٹھان لیں تو ان کے شر سے بچنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ حضرت علامہ عبدالرءُوف مناوی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حسد حاسد کو محسود کی غیبت کرنے اور بُرا بھلا کہنے تک لے جاتا ہے بلکہ وہ اس کا مال ضائع کرنے اور جان سے مارنے کی کوشش بھی کرتا ہے اور یہ سب کام ظُلم ہیں۔ (7)

ان کاموں کے علاوہ حاسد محسود کو اس نعمت سے محروم کروانے کیلئے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے جیسے: ◉ خود سامنے آئے بغیر محسود کے بارے میں جھوٹی خبریں پھیلا کر اسے بدنام کرکے ساکھ خراب کر سکتا ہے ◉ اس کے ضروری ڈاکومنٹس اِدھر اُدھر غائب کرکے اسے نوکری میں ترقی یا امتحان میں کامیابی سے روک سکتا ہے ◉ اسے کاروباری، معاشی اور معاشرتی طور پر نقصان پہنچا سکتا ہے ◉ اسے پریشان کرنے کے لئے عملیات، جادوٹونا وغیرہ کروا سکتا ہے۔

حاسِد کو بھی غور کرنا چاہئے کہ محسود کو نیچا دکھانے کے جنون میں گناہوں کا بہت بھاری بوجھ اس کے کندھوں پر آ جاتا ہے جس کی سزا جہنم کی آگ میں جلنے کی صورت میں مل سکتی ہے، اس لئے فوری طور پر توبہ کر لینی چاہئے۔

حفاظتی اقدامات (Safety measures): اللہ پاک نے جس کو اپنی کثیر نعمتوں سے نوازا ہو، اسے ربِّ کریم کا شکر ادا کرنے کے ساتھ حاسدین کے شر سے بچنے کے لئے حفاظتی اقدامات بھی کرنے چاہئیں، مثلاً:

1 ربِّ کریم کی بارگاہ میں دعا کرے۔ دعا مؤمن کا ہتھیار ہے، حاسد کے شر سے بچنے کی دعا کی ترغیب قراٰنِ مجید فرقانِ حمید میں دی گئی ہے، چنانچہ سورۂ فلق میں ہے: ﴿وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۠(۵)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔ تفسیر نسفی میں اس آیت کے تحت ہے: جب حاسد اپنے حسد کو ظاہر کر دے اور حسد کے تقاضوں پر عمل کرنے لگے تو اس کے حسد سے پناہ مانگی جائے۔ حسد پہلا گناہ ہے جو آسمان پر ہوا کہ ابلیس نے (حضرت آدم علیہ السّلام) سے کیا اور زمین پر بھی پہلا گناہ حسد ہی ہوا جس کے نتیجے میں قابیل نے اپنے بھائی حضرت ہابیل رضی اللہُ عنہ کو قتل کر دیا تھا۔ (8)

2 اس بات کو اپنے دل میں مضبوطی سے جما لے کہ نفع و

نقصان تقدیر (Destiny) کے لکھے سے ہی ہوتا ہے، حاسدین لاکھ نقصان پہنچانا چاہیں، نہیں پہنچا سکتے جب تک تقدیر میں نہ لکھا ہو، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما سے فرمایا: یقین رکھو کہ اگر پوری اُمّت اس پر متفق ہو جائے کہ تم کو نفع پہنچائے تو وہ تمہیں کچھ نفع نہیں پہنچاسکتی مگر اس چیز کا جو اللہ کریم نے تمہارے لئے لکھ دی ہے، اور اگر وہ اس پر متفق ہو جائیں کہ تمہیں کچھ نقصان پہنچائیں تو ہر گز نقصان نہیں پہنچاسکتے مگر اس چیز کا جو اللہ پاک نے لکھ دی ہے، قلم اُٹھ چکے ہیں اور دفتر خشک ہو چکے ہیں۔[9]

3 سازشی تھیوریوں پر توجہ نہ دے۔ بعض لوگوں کو تھوڑا سا بھی نقصان پہنچ جائے وہ اس کے پیچھے کسی حاسد کی سازش ڈھونڈنا شروع کر دیتے ہیں، ایسے لوگوں کا شک مزید پکا ہو جاتا ہے جب کوئی ان کو بتاتا ہے کہ فلاں شخص تمہارے کاروبار کے پیچھے لگا ہوا ہے یا آفس میں فلاں شخص افسران کو تمہاری شکایتیں پہنچا رہا ہے۔ ایسوں کو چاہئے کہ ہر کسی پر یقین کرکے ٹینشن نہ لیں۔

4 کسی فردِ معین (Certain person) کو حاسد ڈکلیئر نہ کرے کیونکہ حَسَد باطنی امراض میں سے ہے اور اس کا تعلّق دل سے ہے، کسی کے دل کی کیفیات کی یقینی معلومات (Certain information) ہمیں نہیں ہو سکتی اگرچہ کبھی کبھار واضح قَرائن (یعنی بالکل صاف علامتوں) سے بھی حَسَد کا اظہار ہو جاتا ہے مگر اکثر لوگ قِیاس (اندازے) ہی سے کسی کو حاسِد کہہ دیا کرتے ہیں۔[10]

نوٹ: حسد کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا 97 صفحات کا رسالہ "حسد" پڑھ لیجئے۔

33 تھوڑا تھوڑا مل کر بہت ہو جاتا ہے

حضرت شیخ سعدی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 691 ہجری) فرماتے ہیں: تھوڑا تھوڑا بہت اور قطرہ قطرہ سیلاب ہو جاتا ہے، غلے کا ڈھیر (Heap of grain) دانے دانے پر مشتمل ہوتا ہے۔

34 کام "کرنے" سے ہوتا ہے

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں: کام صرف چاہنے سے نہیں "کرنے" سے ہوتا ہے۔

35 غلطی مان لینے سے جان جلدی چھوٹ جاتی ہے

غلطی مان لینے میں چند سیکنڈ لگتے ہیں اور بات ختم ہو جاتی ہے، غلطی کا دفاع (Defense) کرنے میں گھنٹوں گزر سکتے ہیں، آخر کار غلطی ماننی پڑتی ہے۔

36 پرندے اپنے بچّوں کو اُڑنے کا فن سکھاتے ہیں

پرندے اپنے بچّوں کے لئے خوراک کے گودام (Storage) نہیں بناتے بلکہ اُڑنے کا فن سکھاتے ہیں۔ ہمیں بھی اولاد کے لئے صرف مال جمع کرنے کے بجائے ان کی اسکلز بڑھانے پر بھی توجہ دینی چاہئے تاکہ وہ اپنے قدموں پر کھڑے ہو سکیں۔

37 خوبیوں کے ساتھ خامیاں بھی قبول کرنا پڑتی ہیں

انسان میں خوبیوں کے ساتھ خامیاں بھی ہوتی ہے، اس لئے ہمیں کسی کو اس کی خامیوں سمیت قبول کرنا ہو گا۔

38 کسی کو خوش دیکھ کر غمگین ہونا بے وقوفی ہے

کسی کو خوش دیکھ کر غمگین ہونا بے وقوفی ہے، اس سے اسے کیا فرق پڑے گا البتہ ہم اتنی دیر کے لئے خوشیوں سے محروم رہیں گے۔

39 نوٹ (Note) کریں گے تو آپ بھی نوٹ ہوں گے

دوسروں کی چھوٹی چھوٹی باتیں نظر انداز (Ignore) کرنا سیکھیں ورنہ لوگ بھی آپ کی چھوٹی چھوٹی باتیں جمع کرنا شروع کر دیں گے۔

(بقیہ اگلی قسط میں)

---

(1) پ10، الانفال: 46 (2) بخاری، 2/127، حدیث: 2446 (3) مسلم، ص394، حدیث: 2584 (4) فیضانِ دعوتِ اسلامی ستمبر 2023، ص3 (5) معجم کبیر، 20/94، حدیث: 183 (6) الحدیقۃ الندیۃ، 1/600، 601 (7) فیض القدیر، 3/162، تحت الحدیث: 2908 (8) تفسیر نسفی، پ30، الفلق، تحت الآیۃ: 5، ص1386 (9) ترمذی، 4/231، حدیث: 2524 (10) غیبت کی تباہ کاریاں، ص331 ملتقطاً۔

بُزرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors

مولانا ابو رَیّان عطاری مَدَنی*

شیخ سعدی رحمۃُ اللہ علیہ کے فرامین

1 برائی کا بدلہ برائی سے دینا کوئی بڑی بات نہیں مردانگی تو یہ ہے کہ تم برا سلوک کرنے والے سے بھی اچھا سلوک کرو۔

(بوستانِ سعدی، ص91)

2 جو تقدیر اور (میسّر) رزق پر مطمئن نہ ہو اس نے نہ تو رَبّ کو پہچانا اور نہ ہی اس کی اطاعت گزاری کی، قناعت انسان کو دولت مند کر دیتی ہے۔ (بوستانِ سعدی، ص167)

3 اگر خواہشات کے چُنگل سے دامن چُھڑا لیا جائے تو (کامیابی کی) بلندیوں تک پہنچا جا سکتا ہے۔ (بوستانِ سعدی، ص167)

4 نیکی اور فرماں برداری کا دروازہ کھلا ہے لیکن ہر شخص نیک کام پر قادر نہیں، رب کی بارگاہ میں اس کے حکم کے بغیر حاضری نہیں ہو سکتی۔ (بوستانِ سعدی، ص222)

5 تم نے اس دُنیا میں رہنے کا سامان تو کیا مگر جانے کی تدبیر نہیں کی، قیامت میں جب جنت کا بازار سجے گا تو نیک اعمال کے مطابق مرتبے دیئے جائیں گے، جو جس قدر (اعمال) کی پونجی لائے گا اتنا ہی سودا لے سکے گا، اگر (نیکیوں کے معاملے میں) مفلس ہوا تو شرمندگی اُٹھائے گا، کیونکہ بازار جس قدر بھرا ہوتا ہے خالی ہاتھ والے کا دل اتنا ہی پریشان ہوتا ہے۔ (بوستانِ سعدی، ص223)

6 تم کسی کی ایک خوبی دیکھو تو اس کی دس خامیوں کو نظر انداز کر دیا کرو، کسی کی ایک خامی پر اس قدر انگلیاں مت اُٹھاؤ کہ اس کی خوبیوں اور فضیلتوں کے انبار کی کوئی اہمیت ہی نہ رہے، انسان 100 خوبیوں پر کان نہیں دھرتے مگر ایک خامی پر شور مچاتے ہے۔

(بوستانِ سعدی، ص205، 206)

7 غم اور خوشی باقی نہیں رہتی عمل کا بدلہ اور نیک نام رہتا ہے، حکومت، مرتبے اور لشکر پر بھروسا نہ کر اس لئے کہ یہ چیزیں تو تجھ سے پہلے بھی تھیں اور تیرے بعد بھی باقی رہیں گی۔

(بوستانِ سعدی، ص59)

8 اپنے پرانے (خدمت گزاروں) کا "گریڈ" بڑھاؤ کیونکہ جسے پالا گیا ہے وہ غداری نہیں کرتا، جب تمہارا خدمت گزار پرانا ہو جائے تو اس کے سالہا سال کا حق فراموش مت کرو، اگرچہ بڑھاپے نے خدمت کرنے سے (اب) اس کے ہاتھ باندھ دیئے ہیں مگر تم تو اسی طرح خیر خواہی کر سکتے ہونا۔ (بوستانِ سعدی، ص17)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

9 محبوبانِ خُدا کی یادگاری کے لئے دن مقرر کرنا بے شک جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/202)

10 (والد کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا) اولاد کے ساتھ تنہا خوری نہ بَرتے (یعنی اولاد کے بغیر اکیلے مت کھائے) بلکہ اپنی خواہش کو اِن کی خواہش کے تابع (یعنی ماتحت) رکھے جس اچھی چیز کو اِن کا جی چاہے اِنہیں دے کر اِن کے طُفَیل میں (یعنی واسطے سے) آپ بھی کھائے، زیادہ نہ ہو تو اِنہیں کو کھلائے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/453)

عطّار کا چمن، کتنا پیارا چمن!

11 غور طلب بات یہ ہے کہ اللہ پاک نے ہر ایک کی روزی تو اپنے ذمۂ کرم پر لی ہے مگر ہر ایک کی مغفرت کا ذمّہ نہیں لیا۔ وہ مسلمان کس قدر نادان ہے جو رزق کی کثرت کے لئے تو مارا مارا پھرے مگر مغفرت کی حسرت میں دل نہ جلائے۔ (خود کُشی کا علاج، ص58 تا 59)

12 والدین سے خدمت لینے کی بجائے اِن کی خدمت کیجئے۔

(مدنی مذاکرہ، 16 ذوالحجۃ الحرام 1435ھ)

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

سُنی سنائی باتیں پھیلانے کا نقصان

محمد اُحد رضا عطاری مدنی*

ٹیچر کلاس میں داخل ہوئے اور ایک پرچی پر یہ خبر لکھی کہ ”راولپنڈی میں دو فریقین کے درمیان جھگڑا دونوں طرف سے لاٹھیاں، گولیاں چلیں جس میں تین افراد کی موت جبکہ چار افراد زخمی ہوئے“ اور اپنے قریب بیٹھے اسٹوڈنٹ کو دکھاتے ہوئے کہا: اب آپ میں سے ہر ایک اس بات کو دوسرے کے کان میں بتائے، جب سب سے آخر میں بیٹھے اسٹوڈنٹ تک یہ سلسلہ مکمل ہوا تو اب ٹیچر نے اس آخری اسٹوڈنٹ کو کان میں بتائی گئی خبر بلند آواز سے بیان کرنے کو کہا تو اس نے کچھ یوں اطلاع دی: ”پنڈی میں جھگڑا ہوا جس میں آٹھ آدمی قتل جبکہ تین شدید زخمی ہوئے۔۔۔“

کہنے کو تو یہ ایک واقعہ ہے لیکن اس میں سیکھنے کی بہت سی باتیں ہیں۔ شاید کبھی ہمارے ساتھ بھی اس طرح ہوا ہو کہ کوئی سنسنی خیز، دل ہلا دینے والی خبر ہم تک پہنچی ہو جو بعد میں جھوٹی اور فیک ثابت ہوئی ہو یا حقیقت میں معاملہ کچھ اور تھا جو پھیلتے پھیلتے مذکورہ پریکٹیکل اسٹوری کی طرح ردوبدل اور کمی زیادتی کا شکار ہو گیا ہو مگر یاد رکھئے! خبر پھیلنے سے لے کر فیک ثابت ہونے تک کئی نقصان دہ اور بھیانک نتائج متوقع ہیں اور بعض مرتبہ یہی جھوٹی خبریں کسی سچی اذیت ناک خبر کا باعث بھی بن سکتی ہیں۔ معاشرے میں اڑتی فیک باتیں جن کا حقیقت سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہوتا انتشار، لڑائی جھگڑوں اور فسادات کے ساتھ ساتھ ذہنی سکون کو بھی متاثر کرتی ہیں اور اس کے ساتھ خواہ مخواہ کے فضول و بے جا تبصرے ماحول کو مزید دہشت ناک بنا دیتے ہیں۔ معاشی (لین دین کے متعلق) سرگرمیاں اور نظامِ زندگی بھی اس کے سبب متأثر ہوتے ہیں۔ اسی طرح مذاق میں پھیلائی گئی جھوٹی خبر بسا اوقات سخت نقصان کا باعث بنتی ہے جیسا کہ فرسٹ اپریل کو اپریل فول کے نام پر ہر سال مختلف واقعات دیکھنے اور سننے کو ملتے ہیں۔

بہر حال ان سب نقصانات اور ذہنی اور ماحولیاتی الجھنوں سے بچنے کے لئے عقل کا تقاضا ہے کہ ایسی سنسنی اور دہشت پھیلانے والی خبروں پر آنکھیں بند کر کے اعتماد نہ کیا جائے اور نہ ہی انہیں آگے بڑھایا جائے اور اگر آگے کسی کو بتانا ضروری ہی ہو تو پہلے معلومات کے ذرائع (sources of information) کو دیکھ لیا جائے کہ وہ کس حد تک بھروسے کے لائق ہیں۔

ہمارا دینِ اسلام ہمیں یہی تعلیم دیتا ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ(۶)﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو انجانے میں تکلیف نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر شرمندہ ہونا پڑے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! دینِ اسلام کی کیا خوبصورت تعلیمات ہیں کہ اسلام ان کاموں سے رُکنے کا حکم دیتا ہے کہ جو معاشرتی امن کے خاتمے کا باعث ہیں اور ان کاموں کا حکم دیتا ہے جن سے معاشرہ امن و اتفاق کا گہوارہ بن سکے۔ لہٰذا گھر بار کوچہ و بازار میں بات کی تصدیق اور حقیقتِ حال جانے بغیر انسان ایسا کوئی قدم نہ اٹھائے کہ جس سے بعد میں اسے پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔

یوں ہی حدیثِ مبارکہ میں بھی ہمیں اس کے متعلق خبردار کیا گیا ہے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے۔[2]

اسی طرح بعض اوقات شیطان بھی انسانی شکل میں آکر جھوٹی خبریں اڑاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”شیطان آدمی کی صورت اختیار کر کے لوگوں کے پاس آتا ہے اور انہیں کسی جھوٹی بات کی خبر دیتا ہے۔ لوگ پھیل جاتے ہیں تو اُن

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ لغت، المدینۃ العلمیہ

میں سے کوئی کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص سے سُنا جس کی صورت پہچانتا ہوں مگر یہ نہیں جانتا کہ اُس کا نام کیا ہے، وہ یہ کہتا ہے۔“[3]
مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ روایت کے اِس حصّے ”انہیں کسی جھوٹی بات کی خبر دیتا ہے“ کے تحت فرماتے ہیں: ”کسی واقعے کی جھوٹی خبر یا کسی مسلمان پر بُہتان یا فَساد و شرارت کی خبر جس کی اَصْل (یعنی حقیقت) کچھ نہ ہو۔“[4]

دعا ہے کہ اللہ کریم ہمیں بھی سوچ سمجھ کر درست اور حقیقتِ حال کے مطابق محتاط انداز میں بات کرنے والا بنائے، ہمیں خیر پھیلانے کا ذریعہ بنائے اور ہر طرح کے فتنہ وفساد کی ترویج واشاعت سے محفوظ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) پ26، الحجرات: 6 (2) مسلم، ص 17، حدیث: 7 (3) مسلم، ص 18، حدیث: 17 (4) مراٰۃ المناجیح، 6/477۔

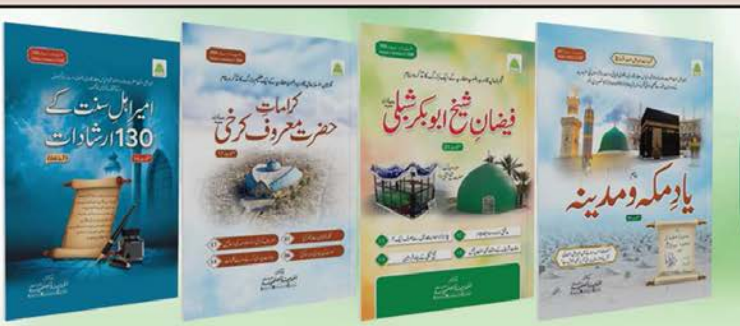

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے ماہِ ذُوالحجہ 1444ھ اور محرم 1445ھ میں درج ذیل مَدَنی رَسائل پڑھنے/سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے/سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 32 صَفحات کا رِسالہ ”یادِ مکہ و مدینہ“ پڑھ یا سُن لے اور حیثیت ہونے کی صورت میں کم از کم ایک رسالہ کسی کو تحفے (Gift) میں بھی دے اُس کے رِزْق میں برکت دے، اُس کی غصّے کی عادت ہو تو نکال دے اور اُس کو مکّے مدینے سے سچّی مَحبّت نصیب فرما، اور ماں باپ سمیت اُس کو بخش دے، اٰمین 2 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 20 صفحات کا رِسالہ ”فیضانِ شیخ ابو بکر شِبلی رحمۃ اللہ علیہ“ پڑھ یا سُن لے اُسے دنیا کی محبّت سے بچا، اِخلاص کے ساتھ نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرما اور جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلہ عنایت فرما، اٰمین۔ 3 یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ”کراماتِ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ“ پڑھ یا سُن لے اُسے سلسلۂ قادریہ کے بزرگانِ دین کے فیضان سے مالامال فرما اور اُس کی بے حساب بخشش کر دے، اٰمین۔

خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے ماہِ محرم 1445ھ میں رسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت کے 130 ارشادات“ پڑھنے/سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے/سننے والوں کو دُعا سے نوازا: 4 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 14 صفحات کا رِسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت کے 130 ارشادات“ پڑھ یا سُن لے اُسے عاملِ سنّت اور شریعتِ مُطہّرہ کا پابند بنا اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے/سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
یادِ مکہ و مدینہ	20لاکھ88ہزار325	8لاکھ34ہزار963	29لاکھ23ہزار288
فیضانِ شیخ ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ	17لاکھ56ہزار816	8لاکھ77ہزار897	26لاکھ34ہزار713
کراماتِ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ	11لاکھ88ہزار600	10لاکھ85ہزار916	22لاکھ74ہزار516
امیرِ اہلِ سنّت کے 130 ارشادات	17لاکھ65ہزار963	8لاکھ68ہزار718	26لاکھ34ہزار681

دیہات والوں کے سوالات اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جوابات

(قسط:01)

مولانا عدنان چشتی عطّاری مَدَنی*

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں مختلف ملکوں، شہروں، علاقوں، دیہاتوں، وادیوں اور قبیلوں سے لوگ حاضر ہوتے، ایمان لاتے، سوالات کرتے، دین سیکھتے، اللہ و رسول کو راضی کرتے اور جنّتوں کے حق دار بن جاتے تھے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان دیہات کے رہنے والے سادہ لوگوں کی آمد کا انتظار کرتے تھے اس لئے کہ ان کے سوالات بہت کچھ سیکھنے کا سبب بنا کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: كَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَّجِيْءَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی ہماری خواہش ہوتی کہ کوئی گاؤں کا رہنے والا آدمی آئے اور رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کرے۔[1] صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کو کسی دیہاتی کا آ کر سوال کرنا اس لئے بھی اچھا لگتا تھا کہ یہ سادہ لوگ ہوتے تھے اور بعض اوقات نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اس طرح کے سوالات بھی کر لیتے تھے جو عام شہری صحابہ نہیں کر پاتے تھے۔ یہاں گاؤں، دیہات کے ایسے لوگوں کے سوالات اور اُن کے جوابات ذکر کئے گئے ہیں:

کون سا عمل جنّت کے قریب کرے گا؟ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک سفر میں تھے کہ اچانک ایک دیہاتی آیا اور آپ کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر بولا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ، وَمَا يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ یعنی اے اللہ کے رسول! کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کر دے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ یعنی اللہ پاک کی عبادت کرو اور کسی کو بھی اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلۂ رحمی کیا کرو۔[2]

آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا؟ حضرت اَنس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں منع کیا گیا تھا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کسی بھی (غیر ضروری) چیز کے بارے میں سوال کریں۔ تو ہماری خواہش ہوتی کہ کوئی عقل مند دیہاتی آئے وہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کرے اور ہم بھی سن لیں۔ ایک بار ایک دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمارے پاس آپ کا قاصد آیا اُس نے یہ گمان ظاہر کیا کہ آپ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اُس نے سچ کہا۔ اُس نے عرض کی: فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ یعنی آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ نے۔ اُس دیہاتی نے عرض کی: فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ یعنی زمین کو کس نے پیدا کیا؟ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ نے۔ وہ بولا: فَمَنْ نَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيهَا مَا جَعَلَ یعنی پہاڑوں کو

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث المدینۃ العلمیہ، کراچی

کس نے قائم کیا اور ان میں جو کچھ ہے اسے کس نے رکھا؟ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے۔

وہ اَعرابی بولا: فَبِالَّذِی خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ، آللّٰهُ اَرْسَلَكَ یعنی اُس ذات کی قسم جس نے آسمان وزمین بنائے اور پہاڑ قائم کئے! کیا اُسی نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہاں۔ اُس نے عرض کی: قاصد نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اُس نے سچ کہا۔ اعرابی بولا: فَبِالَّذِی اَرْسَلَكَ، آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا یعنی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنایا! کیا اُسی اللہ نے آپ کو اِس کا حکم دیا ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ وہ آدمی بولا: وَزَعَمَ رَسُولُكَ اَنَّ عَلَيْنَا زَكَاةً فِي اَمْوَالِنَا یعنی قاصد نے یہ بھی خیال ظاہر کیا ہے کہ ہم پر ہمارے مالوں میں زکوٰۃ بھی فرض ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس نے سچ کہا۔

اعرابی نے عرض کی: فَبِالَّذِي اَرْسَلَكَ، آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا یعنی اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنایا! کیا اُسی اللہ نے آپ کو اِس کا حکم دیا ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے عرض کی: وَزَعَمَ رَسُولُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَتِنَا یعنی قاصد نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم پر ہر سال رمضان کے مہینے میں روزے فرض ہیں۔ نبیِّ پاک نے فرمایا: اُس نے سچ کہا۔ اعرابی بولا: فَبِالَّذِي اَرْسَلَكَ، آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا یعنی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنایا! کیا اُسی اللہ نے آپ کو اِس کا حکم دیا ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ دیہات والے آدمی نے پھر عرض کی: وَزَعَمَ رَسُولُكَ اَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلاً یعنی قاصد نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم میں سے جو حج پر جانے کی طاقت رکھتا ہو اس پر حج فرض ہے۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس نے سچ کہا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر وہ آدمی مُڑا اور کہنے لگا: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَا اَزِيدُ عَلَيْهِنَّ، وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُنَّ یعنی اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ رسول بنایا میں اس پر نہ اضافہ کروں گا اور نہ ہی کمی۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ یعنی اگر اس نے سچ کہا تو ضرور جنّت میں داخل ہوگا۔(3)

کون سا عمل دوزخ سے دور کرے گا؟ ایک دیہاتی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی: اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ یعنی مجھے کوئی ایسا عمل بتادیجئے جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کردے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا ان دو (یعنی جنت و جہنم) نے تمہیں عمل پر اُبھارا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تَقُولُ الْعَدْلَ وَتُعْطِي الْفَضْلَ یعنی حق بات کہو اور جو ضرورت سے زیادہ ہو اُسے صدقہ کردو۔ اس نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں ہر وقت حق بولنے اور ضرورت سے زیادہ مال صدقہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتُفْشِي السَّلَامَ یعنی لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام عام کرو۔ اس نے عرض کی: یہ بھی ویسا ہی مشکل ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ وہ بولا: جی ہاں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اونٹ اور پانی کا مشکیزہ لو اور گھر گھر جاکر ایسے لوگوں کو پانی پلاؤ جو کبھی کبھی پانی پیتے ہیں، امید ہے کہ ابھی تمہارا اونٹ بھی نہیں مرے گا اور مشکیزہ بھی نہیں پھٹے گا کہ تم پر جنّت واجب ہو جائے گی۔ وہ دیہاتی تکبیر کہتا ہوا چلا گیا، ابھی اس کا مشکیزہ نہیں پھٹا تھا اور نہ ہی اونٹ مرا تھا کہ وہ شہید ہو گیا۔(4)

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

(1) مسند احمد، 19/71، حدیث: 12013 (2) مسند احمد، 38/519، حدیث: 23538 (3) مسلم، ص35، حدیث: 102 (4) معجم کبیر، 19/187، حدیث: 422۔

کیسا ہونا چاہئے؟

(قسط:02)

مسجد، نمازی اور اہلِ محلہ

فیضان مدینہ پیپر بورڈ ویو کے

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی*

گذشتہ سے پیوستہ [1]

بعض اہلِ محلہ اور مسجد انتظامیہ کی عادت ہوتی ہے کہ انہیں ہر چھ مہینے یا سال پر امام یا مؤذن تبدیل کرنا ہوتا ہے۔ ایسوں کو سوچنا چاہئے کہ امام صاحب اور مؤذن صاحب بھی انسان ہی ہیں، ان کے بھی بچے ہوتے ہیں، ان کے بچّوں کا بھی کوئی مستقبل اور تعلیم کا معاملہ ہوتا ہے۔ اگر امام صاحب اور مؤذن صاحب یونہی چھ مہینے کسی مسجد اور سال کسی اور مسجد گھومتے رہیں تو ان کے بچوں کا تعلیمی مستقبل تباہ ہو سکتا ہے۔ بعض لوگوں کو تو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ ”امام کبھی بھی سال، دو سال سے زیادہ نہیں رکھنا چاہئے۔“

اَستغفِرُ اللہَ الْعَظِیم

بعض مرتبہ انتظامیہ کے افراد یا مسجد کو فنڈ دینے والوں کی آپس میں کسی وجہ سے ٹھنی ہوتی ہے۔ یہ لوگ آپس میں مسائل کو حل کرنے کے بجائے امام صاحب یا مؤذن صاحب کو قربان کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اپنی اپنی مرضی کے مطابق امام صاحب سے بیانات کروانے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ بعض کسی فسادی کی باتوں میں آکر امام صاحب سے بِگاڑ رہے ہوتے ہیں۔ ایسوں کو بھی کم از کم یہ سوچنا چاہئے کہ امامت کے مصلے پر کھڑا ہونے والا یہ شخص رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نائب ہے، ہم کس کے ساتھ عداوت رکھ رہے ہیں!

ہنگامی حالات یعنی آفات، بارش، طوفان یا ہڑتال وغیرہ جیسے حالات میں جہاں ہم اپنے بیوی بچّوں، بہن بھائیوں اور عزیز رشتے داروں کی خیریت معلوم کرتے اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، وہیں امام اور مؤذن صاحبان کو بھی یاد رکھنا چاہئے۔ یہ صرف مسجد انتظامیہ کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ تمام اہلِ محلہ کو اس پر توجہ دینی چاہئے،

سوشل میڈیا، اسمارٹ فونز اور انٹرنیٹ کا دَور ہے۔ دیگر لوگوں کی طرح امام صاحبان کی بھی موبائل کی ضروریات ہوتی ہیں۔ ہزاروں روپے مالیت کی کتابیں موبائل میں پڑھی جاسکتی ہیں اور اکثر امام صاحبان اپنی کتب کی ضرورت موبائل سے بھی پوری کرتے ہیں چنانچہ امام صاحب کے پاس بڑا موبائل دیکھ کر باتیں کرنے یا بدگمانی کرنے کے گناہ میں نہیں پڑنا چاہئے۔

(1) اس مضمون میں نمازیوں اور اہلِ محلہ کو امام و مؤذن کے حقوق ادا کرنے اور ان کے ساتھ حسنِ اخلاق کے حوالے سے لکھا گیا ہے، امام اور مؤذن کا اپنا کردار کیا ہونا چاہئے؟ اس کے لیے ”امام کو کیسا ہونا چاہئے؟“ اور ”مؤذن کو کیسا ہونا چاہئے؟“ پڑھئے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

بہت سے لوگ اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کے موقع پر یا عیدین و دیگر مواقع پر امام صاحب یا مؤذن صاحب کو سوٹ، ٹوپی، عمامہ، مٹھائی وغیرہ دیتے ہیں۔ اکثر یہ چیزیں بالخصوص کپڑے، بہت ہی ہلکی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی کیا سوچ ہوتی ہے اللہ ہی جانے، لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: ”لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ“ تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری، 1/16، حدیث:13)

اسی طرح بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ شاید امام صاحب کو جائے نماز اور ٹوپی ہی دینی چاہئے، اسی کا زیادہ ثواب ہے، ایسوں کو خیال کرنا چاہئے کہ بھلا ایک امام کتنے جائے نماز پر نماز پڑھائے گا، جبکہ اگر مسجد، امام یا مؤذن کی ضرورت کی چیز دی جائے تو اس میں زیادہ فائدہ ہے۔

اکثر مساجد میں امام و مؤذن کسی دوسرے علاقے یا شہر سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں اور مسجد کے علاقے میں اُن کے رشتے دار نہیں ہوتے، ایسی صورت میں اہلِ محلّہ کی جانب سے محبت، اپنائیت، اخلاقیات اور اخوت کا مظاہرہ اور زیادہ اہم ہوتا ہے۔ اہلِ محلہ کو چاہئے کہ امام صاحب یا مؤذن صاحب بیمار ہوں تو ان کی تیمارداری کریں، علاج کروائیں، سفر پر جائیں تو رخصت کریں، واپس آئیں تو کوشش کریں کہ اسٹیشن وغیرہ سے ریسیو کریں یا کم از کم علاقے میں آنے پر خوش آمدید کہیں، حال احوال معلوم کریں۔

مہنگائی بڑھتی جارہی ہے، جیسے سب کے ساتھ ضروریاتِ زندگی ہیں ایسے ہی امام و مؤذن کے ساتھ بھی ہیں۔ عموماً ائمہ و مؤذنین کی تنخواہیں بہت کم ہوتی ہیں، اس لئے اہل محلہ کو چاہئے کہ عیدین اور دیگر مواقع پر حسبِ استطاعت امام و مؤذن کو مالی صورت میں تحائف پیش کیا کریں۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے کیا ہی اچھا اقدام فرمایا کے اپنے محبین کو ائمہ مساجد و علما کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کرنے کا ذہن دیا، چنانچہ رسالہ ”نیک اعمال“ میں نیک عمل نمبر 69 ہے: کیا آپ نے اس ماہ کسی سنّی عالم (یا امام مسجد، مؤذن یا خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

نماز میں کبھی کبھی بھول یا کوئی غلطی ہو جانا کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں، بشرطیکہ اس غلطی کو سدھار لیا جائے مثلاً سجدۂ سہو واجب ہو تو ادا کر لیا جائے یا کوئی مفسدِ نماز عمل پایا گیا تو نماز دوبارہ پڑھی جائے، بعض لوگ امام کے بھولنے یا اُس سے غلطی ہو جانے پر بڑا نامناسب انداز اختیار کرتے ہیں، انہیں سوچنا چاہیے کہ جب نماز میں غلطی ہو جانے پر اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے سدھارنے کا طریقہ عطا فرمایا ہے اور امام صاحب اس کے مطابق عمل کرتے ہیں تو اب اعتراض کا کیا جواز باقی رہ جاتا ہے۔

مسجد کی دریوں اور دیگر سامان کا استعمال شریعت کے مطابق کرنا چاہئے، بعض لوگ مسجد کی سیڑھی، کرسیاں، ٹیبل، اسٹینڈ اور دیگر چیزیں اپنے ذاتی استعمال میں لے آتے ہیں، اسی طرح جن مساجد میں تعمیرات کا سلسلہ ہوتا ہے ان کے باہر اگر ریت، بجری وغیرہ ڈلوائی گئی ہو تو بعض لوگ وہاں سے تھوڑی بہت اپنی کسی ضرورت کے لئے اٹھالیتے ہیں، یہ ناجائز اور حرام ہے، مسجد کی کوئی چیز بھی کسی کو اپنے ذاتی کام میں لانے کی اجازت نہیں۔ ایک امام صاحب نے محلے کے ایک شخص کو مسجد کی چیز استعمال کرنے سے روکا تو جناب کا جواب تھا کہ ”مسجد کا سامان ہمارے ہی چندے سے آتا ہے۔“ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیم، اللہ کے بندو! مسجد کو چندہ دیا ہے تو اپنی قبر و آخرت کے بھلے کے لئے دیا ہے یا کوئی دنیاوی ضروریات پوری کرنے کے لیے انویسٹمنٹ کی ہے؟ یہ انتہائی افسوسناک صورتِ حال ہے۔

بعض لوگ دھول مٹی سے بھرے پاؤں لئے آتے ہیں اور مسجد کی دریوں پر پاؤں صاف کرتے ہیں، اسی طرح بعض چھالیہ کھانے والے چھالیہ کے دانے دریوں کے نیچے ڈال دیتے ہیں، مسجد میں بغیر دسترخوان بچھائے کھاتے پیتے ہیں جس سے مسجد کی دریاں اور فرش بھی آلودہ ہوتا ہے، اس طرح کی بے شمار بے احتیاطیاں ہیں جو مسجد کے معاملے میں لوگ کرتے ہیں، انہیں مسجد کی حرمت کا خیال کرنا چاہئے۔

(جاری ہے)

تاجروں کے لئے

خریدار کے ساتھ ناانصافی

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

اگر ہم آج کل کے اپنے معاشی حالات (Economic conditions) کا جائزہ لیں اور پھر معاشی بدحالی (Economic crisis) کی وجوہات پر قراٰن و حدیث کی روشنی میں غور کریں تو ہمیں پتا چلے گا کہ آج ہماری زندگیوں سے جو راحت و سکون اُٹھ گیا ہے، ہماری آمدنیوں سے جو خیر و برکت نکل گئی ہے اور افرادی و قومی ہر اعتبار سے ہمارے معاشی حالات جو بگڑتے جارہے ہیں، دوسری وجوہات کے علاوہ اس کی ایک اہم اور بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ہم لوگ کاروبار اور لین دین میں ناپ تول میں کمی بیشی سے کام لیتے ہیں، ناپ تول میں کمی کوئی نئی بات نہیں بلکہ صدیوں سے کاروباری لوگ اس بُرائی میں پڑے ہیں مگر یہ بھی سچ ہے کہ بدقسمتی سے آج کل ناپ تول کی ہیرا پھیری میں جتنی تیزی آچکی ہے اور بازاروں میں جتنے طریقے اپنائے جارہے ہیں اتنے پہلے کبھی نہیں تھے، حالانکہ مسلمان ہونے کے ناطے ہم پر اللہ رسول کے احکامات ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری بھی ہے اور اسی میں ہماری دینی و دنیاوی کامیابی کی ضمانت بھی، قراٰنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ انصاف کے ساتھ ناپ تول کرنے کا ارشاد فرمایا، سورۂ رحمٰن میں اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَۙ(۷) اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ(۸) وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ(۹)﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور آسمان کو اللہ نے بلند کیا اور ترازو رکھی کہ تولنے میں ناانصافی نہ کرو اور انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ۔ (پ27، الرحمٰن: 7تا9)

حدیثِ پاک میں ہے: قیامت میں کم تولنے والے کا چہرہ سیاہ، زبان تو تلی اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔ اس کی گردن میں آگ کا ترازو ڈال کر دو پہاڑوں کے درمیان پچاس ہزار سال تک اسے عذاب دیا جائے گا، کہا جائے گا کہ یہاں سے یہاں تک تول۔ (قرۃ العیون، ص391)

صحیح ناپ تول کی اتنی تاکید بھی ہے، غلط ناپ تول پر طرح طرح کے عذابوں کی وعید بھی ہے نیز ملکی سطح پر اَوزان و پیمائش کا محکمہ بھی قائم ہے مگر اس کے باوجود ناپ تول کی چور بازاریوں میں کمی کے بجائے روز بروز زیادتی ہی ہورہی ہے آیئے اس کی بازاروں میں رائج کچھ صورتیں ملاحظہ کیجئے:

1 باتوں میں لفظ میٹر کہنا یا چیز کی قیمت میٹر کے حساب سے بتانا مگر ناپتے وقت گز سے ناپنا حالانکہ گز 36 انچ کا جبکہ میٹر 39 انچ کا ہوتا ہے 2 گز کو ناپنے کے لئے 36 انچ سے اور میٹر کو ناپنے کیلئے 39 انچ سے کم لمبائی والا آلہ استعمال کرنا جیسا کہ بعض دکانداروں نے یہ طریقہ اپنا رکھا ہے 3 اینٹ، سلیب، بیم اور ٹائلز وغیرہ کی پیمائش (Measurement) میں دھوکا کرنا 4 کم وزن والے باٹ استعمال کرنا جیسا کہ بعض دکاندار ایسے باٹ رکھتے ہیں جن کے کنارے وغیرہ جھڑے ہوئے یا اپنی مرضی سے بڑی ہوشیاری سے جھڑوائے گئے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے باٹ کا وزن چند گرام کم ہو چکا ہوتا ہے۔ بعض دکانوں اور ٹھیلوں پر ایسے باٹ دکھائی دیتے ہیں جنہیں الیکٹرک ٹیپ یا پلاسٹک شاپر سے چُھپادیا گیا ہوتا ہے، گاہک کو نہ تو اس کے چُھپائے جانے کی وجہ معلوم ہوتی ہے اور نہ ہی یہ پتا چلتا ہے کہ باٹ پورا ہے یا پھر وزن ہلکا کرنے کے لئے مشین وغیرہ کے ذریعے کٹوا کر جھڑوایا گیا ہے 5 باٹ کی جگہ چیز تولنے کیلئے پتھر یا اینٹ استعمال کرنا، گاہک نہیں جانتا کہ جس وزن کے لئے یہ اینٹ یا پتھر بطورِ باٹ استعمال کیا جارہا ہے یہ اس وزن کے باٹ کے برابر ہے یا کم 6 باٹ تو پورا ہو لیکن تولنے میں کسی بھی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

طرح سے ہیرا پھیری اور بے ایمانی کرنا مثلاً چیز کو زور سے یا اونچائی سے ترازو میں ڈال کر فوراً ہی اٹھالینا 7 ترازو کے پلڑوں میں فرق رکھنے اور سامان والے پلڑے کو پہلے ہی وزنی رکھنے کیلئے مختلف حربے استعمال کرنا، مثلاً سامان والے پلڑے کے نیچے مقناطیس (Magnet) چپکا دینا یا پھر بھاری برتن رکھ دینا اور اس ہیرا پھیری کو گاہک کی نظر سے چھپانے کے لئے باٹ والے پلڑے میں پہلے ہی سے باٹ رکھ دینا وغیرہ 8 کپڑا یا اِلاسٹک ناپتے وقت لچک دار کپڑے کو کھینچ کر ناپنا، اسی طرح بجلی کا تار، یا پانی کا پائپ وغیرہ گز یا میٹر کے اسکیل کے بجائے اپنے کاؤنٹر یا ٹیبل پر گز یا میٹر سے کم نشان لگا کر ان کے مطابق کم ناپ کر دینا 9 ایسے غلط، چور سائز، غیر معیاری و غیر قانونی پیمائشی فیتے (Measuring tapes) استعمال کرنا جن کی لمبائی کم ہوتی ہے ان کے ذریعے چند میٹرز، گز یا فٹ ناپے جائیں تو بظاہر کچھ انچ کی کمی ہوتی ہے مگر چوڑائی وغیرہ ملا کر مجموعی طور پر اچھی خاصی کمی ہو جاتی ہے 10 دودھ، کوکنگ آئل، مٹی کا تیل، مائع کیمیکلز، بلیچ، پیٹرول وغیرہ کو ماپنے کے پیمانے میں ہیرا پھیری کرنا جیسا کہ ایسی کُپّی یا پیمانہ استعمال کرنا جس کی اندر کی سطح یا تلا باہر سے دکھائی دینے والے تلے سے اوپر ہوتا ہے یا پھر اندرونی پھیلاؤ اس کی اصل جسامت سے کم ہوتا ہے 11 وزن کے بجلی والے ترازو (Electric Scale) کی سیٹنگ یا میٹر میں تبدیلی کر کے کم تول کر دینا یا ان میں تبدیلی تو نہ کرنا مگر یہ ترازو دکان کے اندر یا پھر کاؤنٹر پر ہی ایسی جگہ رکھنا کہ تول کے وقت گاہک دیکھ ہی نہ سکے جیسا کہ بعض دکانوں پر ایسا دیکھنے کو ملتا ہے۔ (صرف ایسی جگہ رکھنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دکاندار ہیرا پھیری بھی کرتا ہو، لہٰذا صرف اتنا لکھنے سے تو یہ چور ثابت نہیں ہو رہا، اسے چور ثابت کرنے کے لئے مزید بھی یہاں کچھ لکھنا پڑے گا جس طرح کہ ماقبل میں کیا گیا ہے)

یہ تو ناپ تول میں کمی کی بعض وہ صورتیں تھیں جن کا تعلق ترازو، پیمانے، باٹ، پیمائشی فیتے (Measuring tape) یا پھر ناپ تول کے انداز میں ہیرا پھیری کرنے سے ہے مگر ان کے علاوہ آج کل ناپ تول میں ڈنڈی مارنے کی بہت زیادہ استعمال ہونے والی ایک صورت ملاوٹ بھی ہے، ملاوٹ بھی در حقیقت ناپ تول میں کمی ہی کی ایک صورت ہے جس میں گاہک کو اس کی مانگی ہوئی چیز تو کم ہی ملتی ہے مگر اسی کمی کا وزن دوسری چیز سے پورا کر دیا جاتا ہے مثلاً گاہک پچیس کلو یا پچاس کلو چاول وغیرہ کی کچھ بوریوں کا آرڈر دے تو بیوپاری (Merchant) ہر بوری میں دو تین کلو چاول کم کر کے اس کمی کو پتھر کی کنکریوں کے ذریعے پورا کر دے، تھوک کے حساب سے جہاں خرید و فروخت ہوتی ہے وہاں بڑے پیمانے پر اصل چیز میں کمی کر کے اس کمی کو ملاوٹ کے ذریعے پورا کرنے کا رواج بہت بڑھ چکا ہے اور پھر جب یہ چیزیں چھوٹی دکانوں تک پہنچتی ہیں تو ہر ہر گاہک کو اس کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے گویا ایسے بیوپاری اگرچہ خود کو ہوشیار اور سیانا سمجھ رہے ہوتے ہیں مگر بے چارے بہت سارے بندوں کے حقوق کا بوجھ اپنے کندھوں پر لے رہے ہوتے ہیں، جس کا حساب قیامت کے دن دینا ان کیلئے واقعی بہت مشکل ہوگا، آیئے ملاوٹ کے ذریعے ناپ تول میں کمی کرنے کی بھی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے:

1 گھی میں ناقص تیل کی ملاوٹ 2 دالوں، چاولوں اور مختلف اناجوں میں پتھر کی کنکریاں یا دیگر اجزا ملا کر تول دینا 3 کالی مرچ میں پپیتے کے بیجوں کی ملاوٹ 4 دودھ میں پانی، اراروٹ یا مختلف نقصان دہ کیمیکلز کی ملاوٹ 5 پانی کو گوشت اور مختلف سبزیوں کے ساتھ تول کر پانی بھی گوشت اور سبزی کے بھاؤ بیچنا 6 مرچوں میں سرخ مٹی کی ملاوٹ کرنا 7 پسے ہوئے دھنیے میں لکڑی کے برادے کی ملاوٹ 8 اینٹوں کی بناوٹ میں سیمنٹ کی مقدار کم کر کے گاہک کی نظر میں اس کمی کو چھپانے کیلئے کلر کی ملاوٹ تاکہ دیکھنے میں لگے کہ سیمنٹ زیادہ مقدار میں ہے 9 زندگی بچانے والی دواؤں میں ملاوٹ کرنا۔

غرض! اب بازار میں کئی چیزیں ایک نمبر دو نمبر اور تین نمبر وغیرہ کہہ کر الگ الگ کوالٹی میں بیچی جا رہی ہیں، بعض صورتوں میں گاہک کو خریداری کے وقت چیز کی کوالٹی کا ہلکا ہونا معلوم تو ہوتا ہے مگر وہ جان بوجھ کر ہلکی کوالٹی سستے داموں صرف یہ سوچ کر خرید لیتا ہے کہ اپنی دکان پر یہ دو نمبر چیز ہی ایک نمبر چیز کی قیمت میں دوسرے گاہکوں کو بیچ دوں گا۔

اللہ پاک ہمیں دین کے تمام احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، دوسروں کی ناانصافیوں سے اور دوسروں کے ساتھ ناانصافیاں کرنے سے بچائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

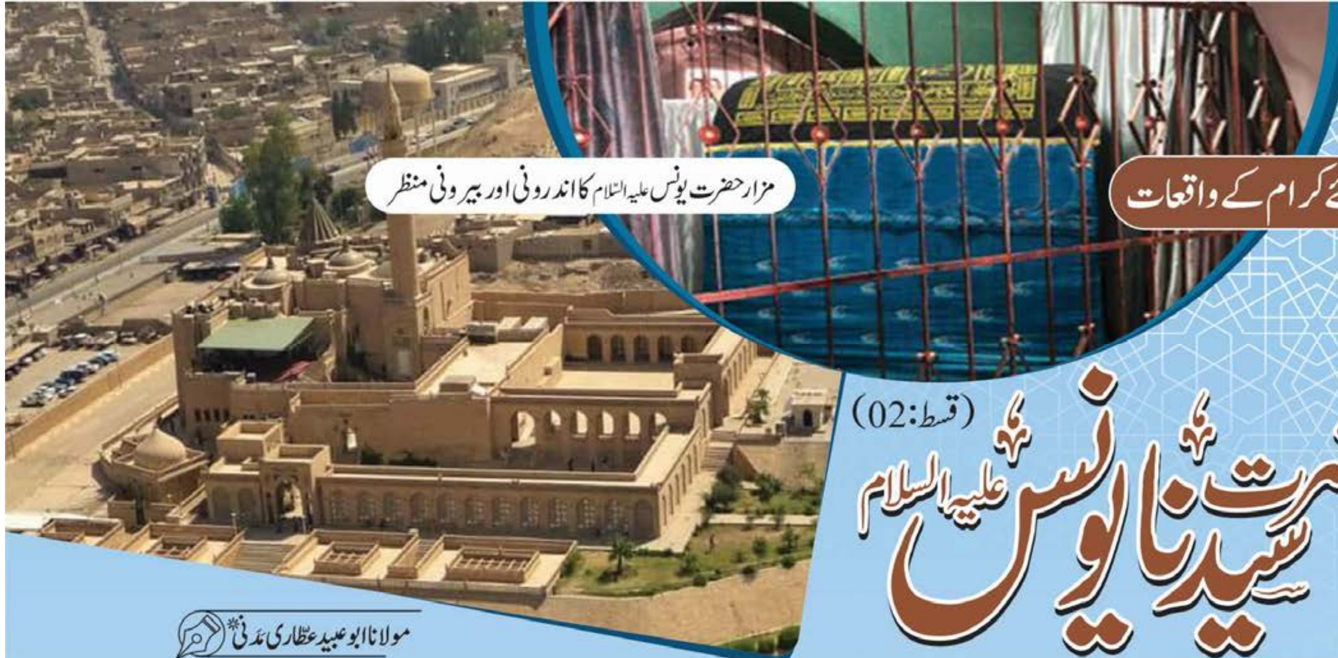

مزار حضرت یونس علیہ السلام کا اندرونی اور بیرونی منظر

حضرت سیدنا یونس علیہ السلام (قسط:02)

مولانا ابو عبید عطاری مدنی*

عذاب آنے کی خبر دی حضرت یونس علیہ السلام نے رب کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے رب! میری قوم نے میرا انکار کردیا ہے اور مجھے جھٹلادیا ہے، ارشاد ہوا: ان کے پاس دوبارہ جاؤ، اگر ایمان لے آتے ہیں (تو ٹھیک ہے) ورنہ انہیں خبر دو کہ صبح عذاب آنے والا ہے، بعض روایتوں میں ہے کہ 3 دن بعد آپ علیہ السلام نے اپنی قوم کو عذاب آنے کی خبر دی تھی، قوم نے آپس میں کہا: ہم نے انہیں جھوٹ بولتے نہیں پایا، ان پر نظر رکھو اگر انہوں نے رات بستی میں نہیں گزاری اور یہاں سے چلے گئے تو سمجھ لینا عذاب صبح آنے والا ہے، آدھی رات ہوئی تو حضرت یونس علیہ السلام نے اپنا تھیلا اٹھایا اور اس میں تھوڑا سا کھانا رکھا اور بستی سے باہر نکل آئے۔[1]

قوم کی توبہ دوسری جانب جب بستی پر عذاب کی علامتیں ظاہر ہونا شروع ہوئیں تو بستی والوں نے رب کی بارگاہ میں توبہ کرلی اور عذاب ٹل گیا، آپ علیہ السلام کو معلوم نہ ہو پایا کہ عذاب ٹل گیا ہے، اس قوم کے نزدیک جب کسی شخص کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جاتا تو اسے قتل کر دیا جاتا تھا۔

قوم نینویٰ سے علیحدگی آپ یقیناً سچے تھے لیکن آپ نے خیال کیا کہ قوم مجھے جھوٹا سمجھ کر قتل کر دے گی لہٰذا اللہ پاک کی جانب سے وحی آئے بغیر آپ دریا کی جانب چل دیئے۔[2]

اولاد کی آزمائش ایک قول کے مطابق آپ علیہ السلام اپنی اہلیہ محترمہ اور دو بچوں کو لے کر دریائے دجلہ کے کنارے تشریف لے آئے، کشتی آئی تو اس میں کافی لوگ تھے، انہوں نے کہا: ایک کو بٹھا سکتے ہیں، آپ نے اپنی اہلیہ کو بٹھا دیا، دوسری کشتی نظر آئی تو آپ اس کی جانب بڑھے اتنے میں ایک بیٹا دریا کے قریب آگیا پاؤں پھسلا اور دریا میں گر کر ڈوب گیا، جبکہ دوسرے بیٹے پر بھیڑیئے نے حملہ کیا اور اسے کھا گیا آپ واپس آئے تو دیکھا کہ ایک بیٹے کی لاش پانی پر تیر رہی ہے جبکہ دوسرے کو بھیڑیا کھا چکا تھا آپ سمجھ گئے کہ یہ اللہ کی جانب سے آزمائش ہے، آخر کار آپ دوسری کشتی پر سوار ہوئے تاکہ اہلیہ کے پاس پہنچ جائیں۔[3]

کشتی دریا میں جاکر رک گئی (بیچ دریا میں پہنچ کر) کشتی ٹھہر گئی اور نہ چلی، ملاح کہنے لگے: اس کشتی میں کوئی بھاگا ہوا غلام ہے، قرعہ اندازی کرلو معلوم ہو جائے گا، تین مرتبہ قرعہ اندازی کی گئی ہر مرتبہ آپ کا نام نکلا یہ دیکھ کر آپ فرمانے لگے: میں ہی وہ غلام ہوں یہ کہہ کر آپ نے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا۔[4]

مچھلی نے اپنا منہ کھول دیا ایک روایت میں ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے خود فرمایا: کشتی والو! مجھے پانی میں ڈال دو، کشتی والوں نے آپ کو کشتی کے اگلے حصے سے پانی میں ڈالنا چاہا تو اچانک ایک مچھلی اپنا منہ کھولے سامنے آگئی، آپ نے فرمایا:

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کراچی

مجھے کشتی کے پچھلے حصے سے پانی میں ڈال دو، دیکھا تو وہاں بھی وہی مچھلی نمودار ہوگئی، آپ کو درمیان میں ایک طرف سے پانی میں ڈالنا چاہا تو پھر اسی مچھلی نے اپنا منہ کھول دیا، دوسری جانب لے جایا گیا تو مچھلی پھر ادھر آگئی یہ دیکھ کر آپ نے کشتی والوں سے فرمایا: مجھے پانی میں ڈال دو اور نجات پالو، آپ کو پانی میں ڈالا گیا تو پانی میں پہنچنے سے پہلے ہی اس مچھلی نے آپ کو نگل لیا۔[5]

مچھلی کے پیٹ میں مچھلی کے پاس اللہ کریم کا حکم آیا: تُو حضرت یونس کے ایک بال کو بھی تکلیف نہ دینا میں نے تیرے پیٹ کو ان کے لئے قید خانہ بنایا ہے انہیں تیرا کھانا نہیں بنایا۔[6] مچھلی کے پیٹ میں پہنچ کر آپ علیہ السّلام سمجھے کہ آپ کا انتقال ہوگیا ہے لہٰذا اپنی ٹانگوں کو پھیلا دیا پھر آپ نے اپنے سر اور ٹانگوں اور جسم کو حرکت دی تو معلوم ہوا کہ زندہ ہیں۔[7]

ایسی جگہ جہاں کسی نے سجدہ نہ کیا مچھلی آپ کو لے کر دریا کی تہہ میں اپنی جگہ پر آگئی اچانک (آپ علیہ السّلام نے دیکھا کہ) یہاں کا پانی، ریت اور ہر چیز اللہ کا ذکر کرنے لگی[8] یہ دیکھ کر آپ نے رب کی بارگاہ میں عرض کی: تیری عزت کی قسم! میں تیرے لئے اس جگہ کو سجدہ گاہ بناؤں گا جسے مجھ سے پہلے کسی نے سجدہ گاہ نہیں بنایا پھر آپ نے مچھلی کے پیٹ میں ہی عبادت کرنی شروع کردی۔[9] آپ مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و حمد میں مصروف رہتے اور عرض کرتے: الٰہی تو مجھے شہروں سے جلاوطن کردے مجھے پہاڑ سے نیچے گرادے، میں تین اندھیروں (یعنی رات، پانی اور مچھلی کے پیٹ) میں قید ہوں تو نے مجھے ایسی آزمائش میں مبتلا کیا ہے جس میں پہلے کسی کو مبتلا نہیں کیا تھا۔[10]

40دن مچھلی کے پیٹ میں مچھلی 40دن تک دریا میں ادھر ادھر پھرتی رہی اس دوران آپ نے جنات اور مچھلیوں کی تسبیح اور ایسے دریائی جانوروں کی تسبیح بھی سنی جن کو آپ دیکھ نہیں پائے تھے۔[11]

دعائے یونس اسمِ اعظم قرار دی گئی جب 40 دن پورے ہوگئے تو آپ پر غم طاری ہوگیا اور روتے ہوئے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: ﴿ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ﳓ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک مجھ سے بے جا ہوا۔[12] حضرت یونس کی دعا قبولیت کے مقام پر فائز ہوئی اور آخر کار ان کی آزمائش ختم ہوگئی۔[13]

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت یونس علیہ السّلام کی دعا وہ بابرکت دعا ہے جس کے بارے میں خود رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں اللہ کریم کے اس اسمِ اعظم کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں جس کے ساتھ جب بھی دعا کی جائے تو وہ قبول ہوجائے اور جب سوال کیا جائے تو عطا ہوجائے، وہ حضرت یونس علیہ السّلام کی دعا ”لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ﳓ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ“ ہے جو انہوں نے اندھیروں میں تین بار کی تھی۔[14] یاد رہے کہ یہ دعا حضرت یونس علیہ السّلام کے لئے خاص نہیں دیگر مسلمانوں کے لئے بھی ہے، جب وہ ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگیں گے تو ان کی دعا بھی قبول ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

اللہ پاک ہمیں ہر طرح کی آزمائش سے محفوظ فرمائے اور ہر حال میں اپنی رضا والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

---

(1) در منثور، 7/129- زاد المسیر لابن الجوزی، 4/65، یونس: 99 (2) در منثور، 7/123 مفہوماً (3) تاریخ ابن عساکر، 74/284 (4) خازن، 4/26، الصّٰفّٰت: 140 (5) التوابین لابن قدامہ المقدسی، ص28 (6) الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، جز11، 6/194 (7) تفسیر ابن کثیر، 7/34، الصّٰفّٰت: 141- موسوعہ لابن ابی دنیا، العقوبات، 4/474 (8) العظمۃ للاصبہانی، ص1749، رقم: 1235 (9) تاریخ ابن عساکر، 74/286 (10) تاریخ ابن عساکر، 74/285 (11) تاریخ ابن عساکر، 74/285 (12) پ17، الانبیآء: 87 (13) التوابین لابن قدامہ المقدسی، ص28 (14) مستدرک، 2/183، حدیث: 1908۔

(قسط:03)

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آباء واجداد

مولانا ابوماجد محمد شاہد عطّاری مدنی*

6 حضرت کِلاب

حضرت کِلاب کی کنیت ابوزُہْرَہ ہے ان کا نام حکیم یا عُروہ تھا۔ آپ کی والدہ ہند بنتِ سُریْر بن ثَعْلَبَہ کِنَانی ہیں۔[1] آپ اپنے والد اور دادا کی طرح اہلِ عرب میں شرف وعزت میں بہت بلند تھے۔ عربی مہینوں کے موجودہ نام انہوں نے رکھے تھے۔[2] ان کی اولاد میں قُصَیّ اور زُہْرَہ تھے۔ آخر الذکر بنوزہرہ کے جدامجد ہیں۔ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امّی جان حضرت آمنہ کے خاندان کا نسب انہیں سے ملتا ہے۔ آپ کا نسب یہ ہے: حضرت آمنہ بنتِ وَہْب بن عَبْدِ مَنَاف بن زُہْرَہ بن کِلاب۔[3] یہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے سب سے پہلے سونے چاندی سے آراستہ تلواریں بیت اللہ شریف کیلئے وقف کیں۔ یہ تلواریں آپ کو آپ کے سسر سعد بن سَیَل ازدی نے بھیجی تھیں۔ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے تلواروں پر سونا اور چاندی چڑھائی تھی۔[4]

7 حضرت مُرَّہ

حضرتِ مُرَّہ کی کنیت ابویَقَظَہ تھی، آپ کی والدہ مَخْشِیَّہ بنتِ شَیبان بن محارب کنانی ہیں۔[5] ان کی اولاد میں تین بیٹے کِلاب، یَقَظَہ اور تَیم تھے۔ آخر الذکر بنو تیم کے جدامجد ہیں۔ جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما کا قبیلہ ہے۔ یقظہ بنو مخزوم کے جدامجد ہیں۔[6]

8 حضرت کَعب

حضرت کعب خاندانِ قریش کے ممتاز سردار تھے۔ آپ کی والدہ ماوِیَّہ بنتِ کعب بن قین قُضاعی ہیں۔[7] آپ جمعہ کو اپنی قوم کو خطبہ دیا کرتے تھے جو خوبصورت الفاظ، وعظ و نصیحت اور حکمت و دانائی کی باتوں کا مجموعہ ہوا کرتا تھا۔ آپ اس خطبے میں لوگوں کو اللہ پاک کی بنائی ہوئی کائنات میں غور و فکر کرنے، آخرت کی تیاری کرنے، لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا درس دیا کرتے تھے۔ وہ یہ بھی بیان کیا کرتے تھے کہ مکہ شریف میں آخری نبی کی آمد ہونے والی ہے، اے کاش! مَیں بھی اس وقت موجود ہوتا اور ان پر ایمان لاتا۔ آپ نے ہی سب سے پہلے خطبے میں اَمَّا بَعْد کہا۔ آپ کی شہادت کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ آپ کعبہ شریف کے پاس نماز پڑھ رہے تھے، دشمن نے حملہ کردیا، منجنیق کا پتھر آپ کے کان کے قریب سے گزرا، آپ ثابت قدم رہتے ہوئے نماز میں مصروف رہے اور دائیں بائیں حرکت نہ کی۔ آپ کی شہادت اسی روز ہوئی۔ ان کی شہادت اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبعوث ہونے میں 560 سال کا فاصلہ ہے۔ آپ اہلِ عرب کے ہاں بھی بڑی قدر و منزلت والے تھے۔ اہلِ عرب نے آپ کے یومِ وفات (شہادت) سے تاریخ کا آغاز کیا جو عَامُ الفِیل تک جاری رہا۔[8] آپ کے تین بیٹے مُرہ، عدی اور ہُصیص تھے۔[9]

9 حضرت لُؤی

حضرت لؤی کی والدہ عاتکہ بنتِ یخْلُد بن نَضْر بن کِنَانَہ ہیں۔[10] آپ بچپن سے ہی حلم و بردباری اور علم و حکمت کے

* رکن مرکزی مجلس شوریٰ
(دعوتِ اسلامی)

جامع تھے ان کا کلام علم و حکمت سے پُر ہوا کرتا تھا۔ جب یہ گفتگو کرتے تھے تو ان کے جملے ضرب المثل بن جایا کرتے تھے۔[11] آپ کے سات بیٹوں کے نام یہ ہیں: کعب، عامر، سامہ، عوف، حارث، سعد اور خزیمہ۔[12]

10 حضرت غالب

حضرت غالب کی والدہ لیلیٰ بنتِ حارث بن تمیم ہیں۔[13] آپ کی کنیت ابو تیم تھی، ان کے دو بیٹے تھے لُؤَیّ اور تیم۔

11 حضرت فِہر

حضرتِ فِہر کی والدہ جندلہ بنتِ عامر بن حارث جُرْہُمی ہیں۔[14] آپ اہلِ مکہ اور اِرد گرد کے قبائل کے سردار و رئیس اور بڑے جاہ و جلال کے مالک تھے۔ ان کے زمانے میں یمن کے ایک شخص حسان بن عبد کُلال حِمْیَرِی نے اپنے لشکر کے ساتھ مکہ شریف پر حملہ کیا اور نَخْلَہ کے مقام پر ٹھہر گیا تا کہ وہ پتھر جن سے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السّلام نے کعبہ شریف تعمیر کیا تھا اسے اکھاڑ کر یمن لے جائے اور وہاں کعبہ بنائے تاکہ لوگ وہاں حج کرنے آئیں۔ حضرت فِہر کی قیادت میں اہلِ قریش اور دیگر قبائل نے حسان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اسے شکست فاش دی۔ حسان قید ہو گیا، تین سال قید رہا پھر فدیہ دے کر آزاد ہوا مگر یمن جاتے ہوئے دنیا سے چل بسا۔[15]

ایک قول کے مطابق حضرت فِہر کا نام قریش تھا جس کی وجہ سے آپ کی اولاد قریش کہلائی۔ ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے قریش تَقَرُّش سے ہے جس کے معنیٰ کسب کرنے، کمانے کے ہیں، چونکہ یہ لوگ تجارت میں بہت مہارت رکھتے تھے اور ان کا یہ پیشہ عالمی شہرت کا حامل تھا اس لئے یہ خاندان اس لقب سے مشہور ہوا۔[16] قریش ایک سمندری جانور کا نام ہے جو بڑا زبردست ہے اور ہر چھوٹے بڑے جانور کو کھالیتا ہے مگر اسے کوئی نہیں کھاسکتا، کیونکہ قریش اپنی بہادری و شجاعت کی وجہ سے سب پر غالب رہتے تھے اور کسی سے مغلوب نہیں ہوتے تھے اس لئے اس سمندری جانور کی مناسبت سے قبیلہ قریش کہلائے۔[17] ان کے چار بیٹے تھے: غالب، مُحارب، حارث اور اسد۔[18]

12 حضرت مالک

حضرت مالک کا شمار اہلِ عرب کے بڑے سرداروں میں ہوتا تھا۔ آپ کی کنیت ابو الحارث تھی، آپ کی والدہ عِکْرِشَہ بنتِ عدوان حارث بن عَمرو ہیں۔ آپ کے ایک ہی بیٹے فِہر تھے۔[19]

13 حضرت نَضْر

حضرت نَضْر کا نام قیس تھا مگر اپنے چہرے کی تر و تازگی اور خوبصورتی کی وجہ سے نضر کے لقب سے مشہور ہوئے۔ نضر کا معنیٰ خوش نُما اور بارُونق ہے۔ آپ کی والدہ برّہ بنتِ مُر بن اُد بن طابخہ ہیں۔[20] آپ لوگوں کی مدد و خیر خواہی کے جذبے سے مالا مال تھے۔ کہا جاتا ہے کہ قریش آپ کا نام یا لقب ہے کیونکہ قریش قرش سے بنا ہے جس کا معنیٰ تفتیش کرنا ہے کیونکہ حضرت نضر لوگوں سے ان کی حاجات پوچھا کرتے تھے، حاجیوں کی ضروریات سے آگاہی حاصل کرتے، انہیں پورا کرنے کی جستجو اور ان کی خدمت میں کمربستہ رہتے تھے۔ اسی مسافر نوازی اور غریب پروری کی وجہ سے قریش مشہور ہوئے۔[21] البتہ علّامہ احمد بن محمد قسطلانی تحریر فرماتے ہیں: (حضرت نضر کے پوتے) فِہر کا نام قریش تھا اور قریش قبیلہ انہیں کی طرف منسوب ہے ان سے اوپر والے (حضرت مالک اور حضرت نضر) کنانی کہلاتے تھے قریشی نہیں اور یہی قول صحیح ہے۔[22] ان کے تین مشہور بیٹے مالک، یَخْلُد اور صلت تھے۔

(جاری ہے)

---

(1)طبقات ابن سعد، 1/54 (2)نہایۃ الارب فی فنون الادب، ذکر الاشہر العربیۃ، 1/149 (3)السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ص48 (4)سبل الہدیٰ والرشاد، 1/277 (5)طبقات ابن سعد، 1/54 (6)سبل الہدیٰ والرشاد، 1/278 (7)طبقات ابن سعد، 1/54 (8)سبل الہدیٰ والرشاد، 1/278، 279- السیرۃ النبویۃ لدحلان، 1/19 (9)السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ص45 (10)طبقات ابن سعد، 1/54 (11)سبل الہدیٰ والرشاد، 1/279، 280 (12)السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ص42 (13)طبقات ابن سعد، 1/54 (14)طبقات ابن سعد، 1/54 (15)تاریخ طبری، 6/531 (16)الروض الانف، 1/187، 188 (17)شرح الزرقانی علی المواھب، 1/144 (18)السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ص42 (19)سبل الہدیٰ والرشاد، 1/283، 284- طبقات ابن سعد، 1/54 (20)طبقات ابن سعد، 1/54 (21)الروض الانف 1/187 (22)مواہب لدنیہ، 1/50۔

مقام جنگِ یرموک

حضرتِ عِکْرِمہ رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطاری مَدَنی*

8ہجری میں فتحِ مکہ کے کچھ دنوں بعد حضرت عِکْرِمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (خوش ہو کر) ارشاد فرمایا: تم آج جو مانگو گے اور وہ میرے پاس ہوا تو میں ضرور تمہیں دوں گا۔[1] حضرت عکرمہ نے عرض کی: میں آپ سے اتنا چاہتا ہوں کہ میں نے جس جس عداوت میں آپ سے دشمنی رکھی، جو جو قدم اس عداوت میں چلا جس بھی مقام پر آپ سے لڑائی کی، آپ کے بارے میں جو بات آپ کے سامنے یا غیر موجودگی میں کہی آپ ان سب میں میرے لئے بخشش کی دعا کر دیجئے، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یوں دعا کی: اے اللہ! عکرمہ نے جس جس عداوت میں ہم سے دشمنی کی جو جو قدم اس عداوت میں تیرے نور کو بجھانے کے لئے چلا ان سب کو معاف کر دے اور میرے سامنے یا میری غیر موجودگی میں جو بات میرے بارے میں کہی، تو عکرمہ کی ہر اس خطا کو معاف کر دے، یہ کلمات سُن کر آپ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! اب میں خوش ہوں۔[2]

ایمان لانے کا دلچسپ واقعہ پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں جھوٹے معبود بناتے اور انہیں بیچا کرتے تھے،[3] لیکن آپ کے دل میں ایک اللہ پر ایمان لانے کا خیال کیسے پیدا ہوا؟ اس کا واقعہ بھی بڑا عجیب ہے چنانچہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر مکہ چھوڑ دیا: میں ایسے لوگوں کے ساتھ نہیں رہ سکتا جنہوں نے میرے باپ کو قتل کیا ہو پھر آپ سمندر کے کنارے آئے اور اپنا سامان کشتی میں رکھ دیا، کسی نے آپ کو سمجھایا: آپ ہمارے اور اس شہر کے سردار ہیں آپ ایسی جگہ (کیوں) جا رہے ہیں جہاں آپ کی کوئی پہچان نہیں ہے، لیکن آپ نے اس کی بات نہ مانی اور سفر پر روانہ ہو گئے،[4] حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی غیر موجودگی میں آپ کی زوجہ حضرت اُمِّ حکیم رضی اللہ عنہا نے اِسلام قبول کر لیا اور آپ کے لئے بارگاہِ رسالت سے اَمان (یعنی قید اور قتل کئے جانے سے پناہ اور حفاظت) طلب کر لی لیکن آپ کو امان ملنے کا پتا نہ چل پایا۔[5]

تختی دیکھی آپ سمندر کے پاس پہنچے تو وہاں ایک تختی پر آیتِ مبارکہ لکھی تھی: ﴿وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ (۶۶)﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: اور تمہاری قوم نے اس کو جھٹلایا حالانکہ یہی حق ہے۔ تم فرماؤ، میں تم پر نگہبان نہیں ہوں،[6] اسے پڑھ کر آپ مکہ واپس آ گئے۔[7] مشہور قول کے مطابق حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کشتی میں سوار ہو گئے تھے پھر جب کشتی (کھلے سمندر میں پہنچی اور) تیز ہوا سے ڈولنے لگی تو مَلّاح نے کشتی والوں سے کہا: ایک خدا کے ہو جاؤ، بے شک! تمہارے (جھوٹے) معبود تمہیں یہاں کوئی فائدہ نہیں دیں گے، آپ نے یہ سُن کر کہا: اگر ایک معبود (برحق) ہی یہاں سمندر میں نجات دے سکتا ہے تو خشکی میں بھی کوئی دوسرا نجات نہیں دے گا، اے اللہ! میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر تو نے مجھے اس مصیبت سے نجات دے دی تو میں محمدِ عربی (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے پاس جا کر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھ دوں گا،[8] ایک روایت

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

میں ہے کہ کشتی میں سب لوگ اللہ کو پکارنے لگے اور مدد مانگنے لگے، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو بتایا گیا: یہاں تو صرف اللہ ہی بچا سکتا ہے، کہا: یہ تو محمدِ عربی کا خدا ہے جس کی طرف وہ ہمیں بلاتے ہیں تم لوگ مجھے واپس ان کی طرف لے جاؤ،[9] ساحل پر پہنچے تو زوجہ سے ملاقات ہوگئی انہوں نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جانب سے امان ملنے کی خوش خبری سنائی۔[10]

خوش آمدید حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ ابھی مکہ کے قریب پہنچے تھے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: عکرمہ تمہارے پاس مؤمن اور مہاجر بن کر آرہا ہے اس کے باپ (ابوجہل) کے بارے میں سخت جملہ نہ کہنا کہ اس سے زندہ کو تکلیف پہنچتی ہے اور مردہ کو کچھ نہیں ہوتا،[11] آپ حجرۂ اقدس کے دروازے پر پہنچے تو نبیِّ کریم خوشی سے کھڑے ہوگئے۔[12] اور یہ کلمات کہے: ہجرت کرنے والے سوار کو خوش آمدید![13] قبولِ اسلام کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات بھی کہے تھے: میں نے جس قدر مال راہِ خدا میں رکاوٹ ڈالنے میں خرچ کیا اب اس سے دُگنا (Double) راہِ خدا میں خرچ کروں گا، جتنا راہِ خدا کے خلاف لڑا اب اس کا دُگنا راہِ خدا میں لڑوں گا۔[14]

کلامِ الٰہی سے محبت آپ کو کلامِ الٰہی سے اتنی شدید محبت ہوگئی تھی کہ قراٰنِ کریم کو اپنے ہاتھ میں لیتے پھر چہرے پر رکھتے اور روتے ہوئے کہتے جاتے: یہ میرے رب کی کتاب ہے، یہ میرے رب کا کلام ہے۔[15] نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو سن 10ھ میں قبیلۂ ہوازن کے صدقات جمع کرنے کی ذمّہ داری عطا کی تھی۔[16]

مجھے مال کی ضرورت نہیں ایک جنگ کی تیاری ہو رہی تھی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر کا معائنہ کرنے تشریف لے آئے، ایک خیمہ پر نظر پڑی جس کے آس پاس 8 گھوڑے، متعدّد نیزے اور سامانِ جنگ نظر آیا، قریب گئے تو خیمہ میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ موجود تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا، اور دعا دی پھر (جنگ کے اخراجات کیلئے) کچھ رقم دینی چاہی، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: مجھے اس کی ضرورت نہیں میرے پاس 2 ہزار دینار ہیں، یہ سُن کر صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کے لئے دعائے خیر کی۔[17]

معرکہ آرائی حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے خلافتِ صدّیقِ اکبر میں پہلے مُسَیْلِمہ کذّاب کی فوج پر حملہ کیا لیکن کامیابی نہ ملی، اس کے بعد عمان اور پھر بلادِ مَہرہ سے لے کر صَنْعاء تک کے مرتدوں[18] کو سبق سکھایا جن میں سے کچھ قبائل توبہ کرکے ایمان لے آئے،[19] ایک بار میدانِ جنگ میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ گھوڑے سے اتر کر لڑنے لگے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ایسا نہ کریں! آپ نے عرض کی: مجھے چھوڑ دیجئے، آپ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر (ایمان لانے میں) پہل کر چکے ہیں جبکہ میں اور میرا باپ رسولُ اللہ پر بہت سخت رہے۔[20]

شہادت ایک قول کے مطابق آپ کی شہادت جنگِ یرموک میں ہوئی جو کہ اُردن میں لڑی گئی: ماہِ رجب 15ھ جنگِ یرموک میں کئی صحابہ شدید زخمی ہوئے، اسی حالت میں صحابیِ رسول حضرت حارث بن ہِشام رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا، پانی پیش کیا گیا تو انہیں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ زخمی نظر آئے، انہوں نے پانی پیے بغیر فرمایا: پانی عکرمہ کو دو، آپ نے حضرت عیاش رضی اللہ عنہ کو زخمی دیکھا تو پانی پیے بغیر فرمایا: پانی انہیں دے دو، پانی ابھی حضرت عیاش کے پاس نہ پہنچا تھا کہ وہ شہید ہوگئے، یوں تینوں معزز صحابہ پانی پیے بغیر ہی شہید ہوگئے رضی اللہ عنہم۔[21] مزارِ مبارک اُردن کے علاقے عجلون میں ہے۔

---

(1) تاریخ ابن عساکر، 41/64 (2) المغازی للواقدی، ص852 (3) المغازی للواقدی، ص870 (4) المنتقی لابی عروبہ، ص44 ملخصاً (5) المغازی للواقدی، ص851 ملخصاً (6) پ7، الانعام:66 (7) سیر السلف الصالحین، ص278 (8) دلائل النبوۃ للبیہقی، 5/59 (9) معجم کبیر، 17/372 (10) کنز العمال، 7/323، حدیث: 37416 (11) المغازی للواقدی، ص851 (12) مستدرک، 4/263، حدیث: 5103 (13) ترمذی، 4/336، حدیث: 2744 (14) المغازی للواقدی، ص852 (15) الجہاد لابن المبارک، ص57 (16) الاصابہ، 4/443 (17) اسد الغابہ، 4/79 (18) مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو جیسے زکوٰۃ کا انکار کرنا (19) المنتظم، 4/85- الاکتفاء للکلاعی، 2/157- الکامل فی التاریخ، 2/229 ملخصاً (20) الجہاد لابن المبارک، ص56، رقم:54 (21) اسد الغابہ، 1/515- الاستیعاب، 1/366 ملخصاً۔

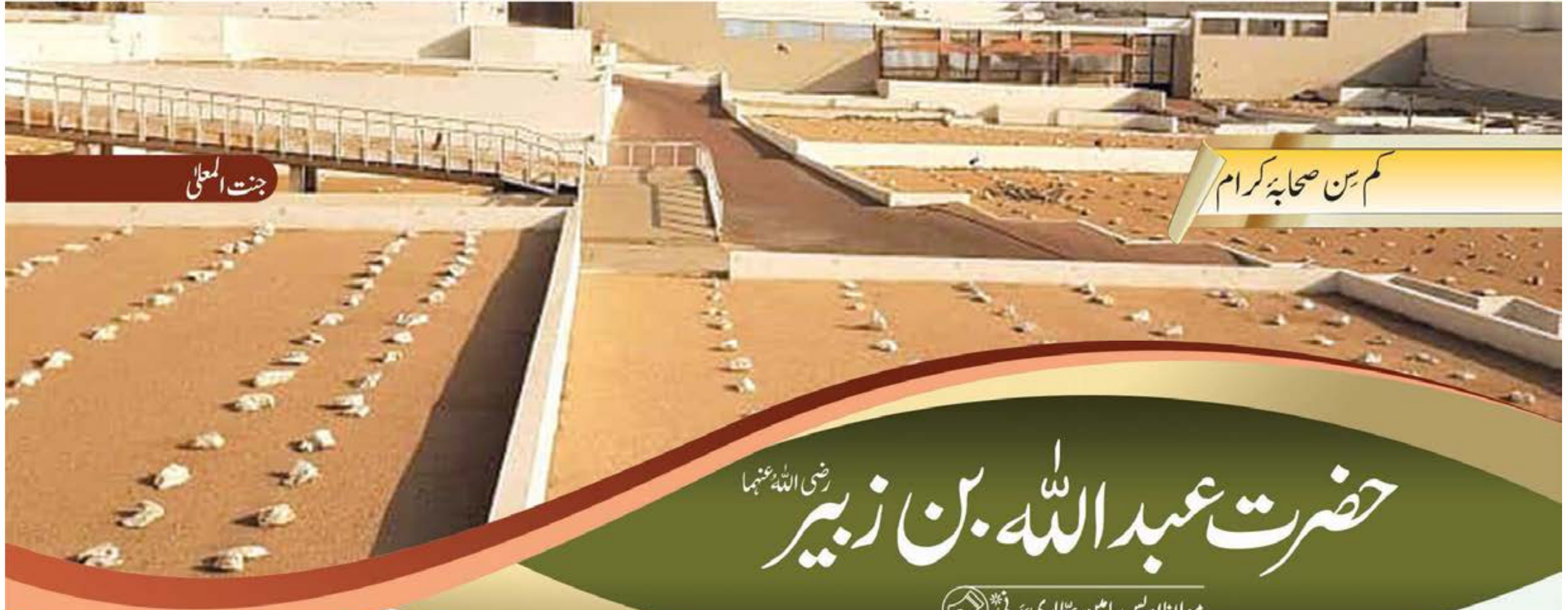

حضرت عبدُاللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہما

مولانا اویس یامین عطّاری مدنی*

قارئینِ کرام! سلسلہ "کم سِن صحابۂ کرام" میں اس مرتبہ ہم حضرت عبدُاللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہما کے بچپن کے بارے میں پڑھیں گے۔

مختصر تعارف آپ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہُ عنہ اور حضرت اسماء رضی اللہُ عنہا کے بیٹے، حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا کے بھانجے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کے نواسے، حضرت خدیجہ رضی اللہُ عنہا کے بھتیجے اور حضرت صفیہ رضی اللہُ عنہا کے پوتے ہیں، آپ شوّال 2 ہجری میں مدینۂ منورہ میں قُبا کے مقام پر پیدا ہوئے، ہجرت کے بعد مہاجرین صحابہ میں سب سے پہلے آپ ہی پیدا ہوئے۔[(1)]

ولادت کے بعد کرم نوازی حضرت اسماء رضی اللہُ عنہا آپ کو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس لائیں اور آپ کو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گود میں رکھ دیا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھجور منگوا کر اُس کو چبایا اور وہ کھجور آپ کے منہ میں ڈال دی، یوں آپ رضی اللہُ عنہ کے پیٹ میں سب سے پہلے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا لُعاب مبارک پہنچا، پھر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ رضی اللہُ عنہ کو کھجور سے گھٹی دی اور برکت کی دعا سے نوازا۔[(2)]

حضور نے نام رکھا نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ رضی اللہُ عنہ پر دستِ شفقت پھیرا اور آپ کا نام عبدُاللہ رکھا۔[(3)]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنے نومولود بچّوں کو بزرگوں کی بارگاہ میں لائیں اور اُن سے گھٹی دلوائیں، اُن سے برکت کی دُعا کا عرض کریں اور اُن سے نام بھی رکھوائیں اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم برکتیں ملیں گی۔

سات سال کی عمر میں بیعت آپ رضی اللہُ عنہ اور حضرت عبدُاللہ بن جعفر رضی اللہُ عنہما سات سال کی عمر میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آئے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان دونوں کو دیکھ کر مسکرائے اور اپنا دستِ اقدس آگے بڑھایا تو ان دونوں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بیعت کی۔[(4)]

تعدادِ روایات آپ سے 33 روایات مروی ہیں۔[(5)]

وصال رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے وقت آپ 9 سال کے تھے،[(6)] آپ نے 71 سال کی عمر میں 17 جمادَی الاُولیٰ 73ھ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔[(7)]

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خاتمِ النّبیّین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بخاری، 3/236، رقم:4665- الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/39، 40- زرقانی علی المواھب، 2/356 (2) بخاری، 2/595، حدیث:3909 (3) الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 4/80- مستدرک، 4/708، حدیث:6383 (4) معجم کبیر، 13/51، حدیث:180 (5) تھذیب الاسمآء واللغات، 1/252 (6) الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 4/80 (7) طبقاتِ ابنِ سعد، 8/201۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

مزارِ حضرت شاہ محمد رمضان مِہمی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ

مزارِ حضرت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق تیمی رحمۃُ اللہِ علیہ

مزارِ حضرت مولانا عبدالغفور قادری رحمۃُ اللہِ علیہ

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

جُمادَی الاُولیٰ اسلامی سال کا پانچواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وصال ہوا، ان میں سے 98 کا مختصر ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ تا 1444ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان (1) حضرت عبدُ اللہ بن صفوان جُمَحِی مکی رضی اللہُ عنہما کی ولادت ہجرت کے سال ہوئی، آپ سردارِ مکہ، فصیحِ زمانہ حضرت صفوان بن اُمَیَّہ رضی اللہُ عنہ کے بیٹے تھے، آپ قریش کے مالدار، خوددار اور لوگوں کو وسیع پیمانے پر کھانا کھلاتے تھے، آپ نے محاصرۂ مکۂ مکرمہ میں حضرت عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہما کی مدد کی، باطل کے سامنے سر نہ جھکایا اور ان کے ساتھ ہی (17 جُمادَی الاُولیٰ) 73ھ میں شہادت پائی۔[1] (2) حضرت عبدُ اللہ بن مطیع قُرشی عدوی رضی اللہُ عنہ کی ولادت مدینہ شریف میں ہوئی، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو گھٹی دی اور برکت کی دعا کی، آپ احادیث کے راوی، شجاع و بہادر، واقعہ حَرَّہ میں قریش کے سردار اور واقعہ محاصرۂ مکۂ مکرمہ (17 جُمادَی الاُولیٰ 73ھ) میں شہید ہوئے۔[2]

اولیائے کرام رحمہمُ اللہُ السلام (3) استاذُ التابعین حضرت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق تیمی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 36 یا 38ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوئی اور 24 جُمادَی الاُولیٰ 108ھ کو قُدَید (مکہ و مدینہ کے درمیان ایک مقام) میں وصال فرمایا، تدفین مُشَلَّل میں کی گئی۔ آپ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا سمیت کِبار صحابۂ کرام کے شاگرد، عالمِ قراٰن وحدیث، متقی و پرہیزگار، کثیر الروایت تھے، امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کے نانا اور جلیلُ القدر تابعی تھے۔ آپ کا شمار مدینۂ منورہ کے فقہائے سَبْعہ میں ہوتا ہے۔[3] (4) حضرت خواجہ ضیاء معصوم کابلی رحمۃُ اللہِ علیہ خاندانِ حضرت مجدِّدِ اَلفِ ثانی کے چشم و چراغ تھے۔ آپ عالمِ دین، صوفی باصفا، شیخِ طریقت، مرجعِ خاص وعام، مرشدِ بادشاہ کابل امیر حبیب اللہ خان، صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ اور صاحبِ بصیرت و اِدْراک تھے۔ وصال 29 جُمادَی الاُولیٰ 1337ھ کو ہوا۔ مزار مبارک کابل سے تقریباً 30 کلومیٹر کے فاصلے پر مقام بہار باغ صفا افغانستان میں ہے۔[4] (5) پیرِ طریقت حضرت مولانا مفتی ہدایتُ اللہ خان مجدِّدی رامپوری رحمۃُ اللہِ علیہ شمسُ العلماء حافظ عنایتُ اللہ خان رامپوری کے صاحبزادے و خلیفہ و سجّادہ نشین، مفتیِ اسلام اور عارفِ ربانی تھے۔ آپ کا وصال 29 جُمادَی الاُولیٰ 1357ھ کو ہوا۔[5] (6) ہادی ہریانہ حضرت شاہ محمد رمضان مِہمی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1183ھ کو مہم ضلع رہتک، ریاست ہریانہ، ہند میں ہوئی اور 28 جُمادَی الاُولیٰ 1240ھ کو شہید کئے گئے، مزار مبارک جائے پیدائش میں ہے۔ آپ صدیقی خاندان کے چشم و چراغ، تلمیذِ شاہ

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

عبد العزیز دہلوی، شیخِ طریقت، بہترین واعظ، کثیرُ السفر، اسلامی شاعر، حکیم حاذِق اور ایک درجن کُتب کے مصنف تھے، عقائد عظیم اور قصیدہ امالی آپ ہی کی کتب ہیں۔ آپ کے ہاتھ پر ہزاروں غیر مسلم دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے، لاکھوں فُسّاق نے توبہ کی۔ (6)

عُلَمائے اسلام رحمہم اللہ السلام

7 شیخُ القراء حضرت امام شہابُ الدّین حسین بن سلیمان بن فزارہ حنفی رحمۃ اللہ علیہ دمشق کے علاقے کَفَریہ کے رہنے والے تھے، آپ کی ولادت تقریباً 637ھ کو ہوئی اور 13 جُمادَی الاُولیٰ 719ھ کو دمشق میں وصال فرمایا، جبل قاسیون دمشق میں دفن کئے گئے۔ آپ امامُ الوقت، قاضیِ شہر، مفتیِ اسلام، بہترین قاری اور مرجع خاص و عام تھے۔ اپنی تمام زندگی تدریس، افتا اور قضا میں گزاری۔ (7)

8 شمسُ المِلّۃ والدّین امام محمد بن احمد خطیب شوبری شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 11 رمضان 977ھ اور وفات 16 جُمادَی الاُولیٰ 1069ھ کو قاہرہ مصر میں ہوئی، تربت مجاورین میں تدفین کی گئی۔ آپ فقہ شافعیہ کے امام، حُجۃُ الاسلام اور جید عالمِ دین تھے، جامعۃُ الازہر میں تحقیق، تدریس اور افتاء آپ کی زندگی کا معمول رہا۔ آپ کئی کتب کے مُحَشّی، مصنف اور مؤلف تھے۔ (8)

9 استاذُ الحرمین والمصر حضرت شیخ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن علاءُ الدین بابلی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع بابل صوبہ منوفیہ مصر میں 1000ھ میں اور وفات 25 جُمادَی الاُولیٰ 1077ھ کو قاہرہ میں ہوئی۔ آپ نے حدیث، فقہ شافعی اور دیگر علوم کے لئے کئی سفر کئے، علمائے عرب بالخصوص علمائے مکہ سے بھرپور استفادہ کیا، کہا جاتا ہے کہ آپ نے شبِ قدر میں دعا کی کہ میں فنِ حدیث میں امام ابن حجر عسقلانی کی طرح ہو جاؤں، آپ کی دعا قبول ہوئی اور آپ کو یہ مقام حاصل ہو گیا، آپ حافظُ الحدیث، مسند العصر، فقیہ شافعی، مدرس و مرشد، عبادت گزار، حُسنِ اخلاق کے پیکر اور سوز و گداز کے ساتھ کثرت سے تلاوتِ قراٰن کرنے والے تھے۔ (9) 10 طوطیِ ہند مولانا اسرارُ الحق صدیقی رہتکی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1296ھ کو ٹونک ہند میں ہوئی اور 30 جُمادَی الاُولیٰ 1373ھ کو کراچی میں وصال فرمایا، بوستان قریش آگرہ میوہ شاہ قبرستان کراچی میں تدفین ہوئی۔ آپ عالمِ دین، بہترین خطیب و واعظ، صاحبِ دیوان شاعر، امام و خطیب مشہور قصاباں کراچی اور محبِ اعلیٰ حضرت تھے۔ (10) 11 عالمِ ربانی حضرت مولانا سیّد منوّر علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ امامُ المحدثین مفتی سیّد دیدار علی شاہ الوری کے شاگرد و داماد اور پیشے کے اعتبار سے اسکول میں عربی کے ٹیچر تھے۔ کچھ عرصہ دارُ العلوم حزبُ الاحناف لاہور میں تدریس کے فرائض سر انجام دیئے۔ آپ کی پیدائش تقریباً 1315ھ میں الور کے سادات گھرانے میں ہوئی اور وصال لاہور میں 17 جُمادَی الاُولیٰ 1389ھ میں فرمایا۔ 12 خطیب کوکل حضرت مولانا عبد الغفور قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1351ھ میں کوکل کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی، دینی تعلیم خاندان بالخصوص اپنے نانا اور ماموں سے حاصل کی، مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے جھنڈ شریف اور مکھڈ شریف ضلع اٹک کے علما سے استفادہ کیا، دورۂ حدیث شریف کے لئے دارُ العلوم حزبُ الاحناف میں داخلہ لیا اور سندِ فراغت حاصل کی، آپ اپنے خاندانی بزرگوں کی طرح آستانہ عالیہ قادریہ چھوہر شریف میں مرید ہوئے۔ طویل عمر پاکر آپ نے 8 جُمادَی الاولیٰ 1436ھ کو وصال فرمایا، تدفین جائے پیدائش میں ہوئی۔ (11)

---

(1) اسد الغابۃ، 3 / 283، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 3 / 349، الانابۃ الیٰ معرفۃ المختلف فیھم من الصحابۃ، 1 / 356 (2) الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 5 / 21 (3) طبقات ابن سعد، 5 / 142 تا 148- جہان امام ربانی، 8 / 377 (4) بزم جاناں، ص86، 96، تا 98 (5) تذکرہ مولانا حامد علی خان رامپوری، ص145 (6) ہادی ہریانہ، ص1، 18، 24، 67، 80 تا 119 (7) البدایۃ والنہایۃ، 9 / 344- الدرر الکامنۃ، 2 / 56- اعیان العصر واعوان النصر، 2 / 268 (8) خلاصۃ الاثر، 3 / 385 (9) الاعلام للزرکلی، 6 / 270- خلاصۃ الاثر، 4 / 39، 42 (10) روشن دریچے، ص337 تا 339- تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع اٹک، ص284- صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص128 (11) تذکرہ علمائے اہل سنت ایبٹ آباد، ص285 تا 287۔

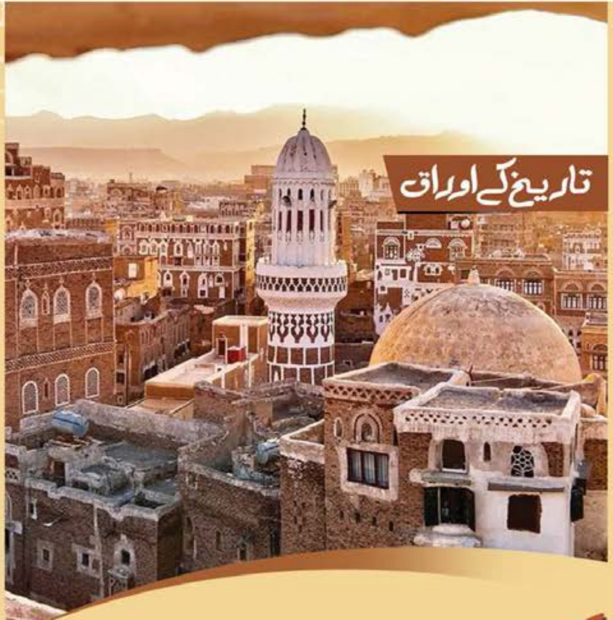

یمن کی اسلامی تاریخ (قسط:02)

مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مَدَنی*

یمن کی فتح 8 سن ہجری میں ہوئی لیکن حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یمن سمیت بعض ملکوں کے فتح ہونے کی غیبی خبر برسوں پہلے دے دی تھی۔ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ خبر ارشاد فرمائی کہ یمن فتح کیا جائے گا تو لوگ مدینے سے اپنی سواریوں کو ہنکاتے ہوئے اور اپنے اہل و عیال کو لے کر یمن چلے جائیں گے حالانکہ مدینۂ منوّرہ ان کے لیے بہتر تھا۔ کاش وہ لوگ اس بات کو جانتے۔(1) غزوۂ خندق کے موقع پر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک چٹان پر تین مرتبہ پھاوڑا (Spade) مارا، ہر ضرب پر اس میں سے ایک روشنی نکلی اور اس روشنی میں آپ نے شام و ایران اور یمن کے شہروں کو دیکھ لیا اور ان تینوں ملکوں کے فتح ہونے کی بشارت دی۔ جب تیسری ضرب لگائی تو سارا پتھر ٹوٹ گیا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ بہت بڑا ہے! مجھے یمن کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور اللہ کی قسم میں صَنعاء کے دروازوں کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔(2)

یمنی حکمرانوں کو دعوتِ اسلام

حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ابتدا میں جن حکمرانوں اور سلاطین کی طرف دعوتِ اسلام کے لئے خطوط روانہ کیے ان میں یمنی حکمران بھی شامل تھے، جن خوش نصیبوں نے اسلام قبول کرکے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اقدس میں نیاز مندیوں سے بھرے ہوئے خطوط بھیجے ان میں یمن کے شاہانِ حِمْیَر بھی تھے، ان میں سے جن جن بادشاہوں نے مسلمان ہو کر بارگاہِ نبوت میں عرضیاں بھیجیں جو غزوۂ تبوک سے واپسی پر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں پہنچیں ان بادشاہوں کے نام یہ ہیں: 1 حارث بن عبد کُلال 2 نُعَیم بن عبد کُلال 3 نعمان حاکم ذو رُعَیْن و مَعافِر و ہَمْدان 4 زُرعہ۔ یہ سب یمن کے بادشاہ ہیں۔(3) یمنی بادشاہوں کی اولاد میں اسلام قبول کرنے والے ایک حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان سے فرمایا: وائل بن حجر تمہارے پاس دور دراز زمین حضرموت سے آئے ہیں، یہ بخوشی و رغبت اللہ پاک اور اُس کے رسول کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف آئے ہیں۔ اور یہ بادشاہوں کی اولاد سے ہیں۔(4)

یمن والوں کو دعوتِ اسلام کے لئے مبلغین کی روانگی

حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اہلِ یمن کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو بھیجا، ابتدا میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اُن کی طرف روانہ کیا، پھر حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یمن والوں کے پاس اسلام کی دعوت دینے کے لئے بھیجا تو میں ان کے ساتھ جانے والوں میں شامل تھا، وہ یمن والوں میں نو ماہ رہے، اہلِ یمن نے ان کی دعوت کا کوئی جواب نہ دیا۔ تو پھر پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جگہ اس بات کا حکم دے کر بھیجا کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھیوں سمیت واپس بھیج دیں، اگر ان کے

*فارغ التحصیل جامعۃُ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

ساتھیوں میں سے کوئی حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس نہ آنا چاہے تو اسے رہنے دیں۔ حضرت بَرّاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان میں شامل تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرحد کے پاس رہنے والے اہلِ یمن کی طرف روانہ ہوئے، لوگ ان کے لئے جمع ہوگئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی، نماز سے فارغ ہو کر ہم ایک صف میں کھڑے ہوگئے پھر آپ نے ہماری جانب متوجہ ہو کر اللہ پاک کی حمد و ثنا کی، اس کے بعد وہاں کے لوگوں کو حضور نبیِّ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خط پڑھ کر سنایا تو تمام اہلِ ہمدان ایک ہی دن میں ایمان لے آئے، آپ نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خط میں یہ ماجرہ لکھ بھیجا، جب رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کا خط پڑھا تو تکبیر کہتے ہوئے سجدہ ادا کیا پھر تین مرتبہ فرمایا: ”ہمدان والوں پر سلام ہو۔“ ہمدان والوں کے بعد دیگر اہلِ یمن بھی اسلام کی طرف آگئے۔[5]

اہلِ یمن کی ایمان لانے میں پیش قدمی

اہلِ یمن خیر و بھلائی کی طرف مائل ہونے والے تھے، اعلانِ نبوت کی خبر ملتے ہی بعض نے اسلام قبول کرنے میں پیش قدمی کی۔ چنانچہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تجارت کے لئے یمن گئے ہوئے تھے۔ اِسی دوران حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مکہ مکرمہ میں اعلانِ نبوت فرمایا، عَسْکَلان بن عَوَاکِن حِمْیَری کو خبر ملی انہوں نے اپنے ایمان کا اظہار اشعار کی صورت میں کیا اور وہ اشعار حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ذریعے بارگاہِ رسالت میں بھیج دیئے، ان میں سے دو شعر یہ ہیں:

اشهد بالله ربّ موسٰى　　انك ارسلت بالبطاح

فكن شفيعى الى مليك　　يدعو البرايا الى الصّلاح

ترجمہ: میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے رب، اللہ پاک کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ آپ وادئ مکہ میں رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ پس آپ میرے شفیع بنیں اس بادشاہ کی طرف جو مخلوق کو بھلائی کی طرف بلاتا ہے۔

حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ اشعار سن کر فرمایا: اَمَا اِنَّ اَخَا حِمْیَرَ مِنْ خَوَاصِّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ رُبَّ مُؤْمِنٍ بِیْ وَلَمْ یَرَنِیْ وَ مُصَدِّقٍ بِیْ وَ مَا شَهِدَنِیْ اُولٰٓئِكَ اِخْوَانِیْ حَقًّا یعنی آگاہ رہو! بے شک میرا بھائی حِمْیَری خاص مومنین میں سے ہے اور بعض مجھ پر ایمان لانے والے جنہوں نے مجھے نہیں دیکھا اور میری تصدیق کرنے والے جو میرے پاس حاضر نہیں ہوئے، وہ میرے سچے بھائی ہیں۔[6]

یمن کے پانچ حکمران جن کا تعلق مدینے شریف سے تھا

ملکِ یمن میں اسلام پہنچ جانے کے بعد وہاں کے شرعی وانتظامی امور چلانے کے لیے حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خاص اہتمام فرمایا۔ چنانچہ علامہ بدر الدین عینی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب رسول پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 9 ہجری کو غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تو آپ نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو حاکم بنا کر یمن کی طرف بھیجا تاکہ وہاں کے لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں اور اُن سے زکوٰۃ وصول کریں۔ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یمن کو پانچ صحابۂ کرام پر تقسیم فرمایا تھا: حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کو صنعاء کا حاکم بنایا، حضرت مہاجر بن اَبی اُمَیّہ رضی اللہ عنہ کو کندہ کا، حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کو حضر موت کا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جندل کا اور حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو زبید، عدن اور ساحل کا۔ پھر ارشاد فرمایا: اَہلِ یمن کو دعوت دینا کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس بات کی گواہی کہ محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کے رسول ہیں۔[7]

---

(1) مسلم، ص551، حدیث: 3364 (2) مواھب اللدنیہ مع الزرقانی، 3/31 (3) سیرت مصطفیٰ، ص373 (4) مسند البزار، 10/354، حدیث: 4486 (5) بخاری، 3/123، حدیث: 4349-مسند الرویانی، 1/218، حدیث: 304 (6) الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 5/98 ملتقطاً (7) عمدۃ القاری، 6/323، تحت الحدیث: 1395۔

تَعزیَت وعِیادت

سمندر کی لہروں پر کون مکان بناتا ہے؟

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”احیاءُ العلوم (اُردو)“ جلد 3، صفحہ نمبر 626 پر ہے: حضرت سیّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو سمندر کی لہروں پر مکان بنائے؟ تمہاری دنیا کی مثال بھی یہی ہے، لہٰذا اسے مستقل (یعنی Permanent) ٹھکانا مت بناؤ۔

راحت پانے کا نسخہ

حضرت شقیق بن ابراہیم بلخی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تم اگر راحت و سکون میں رہنا چاہتے ہو تو جو کچھ کھانے کے لئے ملے اسے کھالو جو پہننے کو ملے اسے پہن لو اور اللہ پاک نے تمہارے لئے جو فیصلہ فرمایا اس پر راضی ہو جاؤ۔ (طبقات الصوفیہ، ص67)

پیغاماتِ عطّار: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دُکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے اگست 2023ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً 3601 پیغامات جاری فرمائے جن میں 490 تعزیت کے، 2887 عیادت کے جبکہ 224 دیگر پیغامات تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے مرحومین کے سوگواروں سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی جبکہ بیماروں کیلئے دعائے صحت وعافیت فرمائی۔

جن مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کی اُن میں سے 6 کے نام یہ ہیں:

1 تاجُ الفقہاء، استاذُ العلماء، پیرِ طریقت حضرت علّامہ مولانا صاحبزادہ محمد عبدالحق بندیالوی صاحب (سرپرستِ اعلیٰ دارُالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ اور سجادہ نشین آستانہ عالیہ بندیال شریف، خوشاب) کے انتقال (تاریخ وفات: 6 صفر شریف 1445ھ مطابق 24 اگست 2023ء بندیال شریف، خوشاب) پر تمام سوگوارں سے تعزیت اور حضرت کیلئے ترقیِ درجات کی دعا کی۔ 2 شیخُ الحدیث حضرت مولانا مفتی حافظ کریم بخش جلالی صاحب (تاریخ وفات: 2 محرم شریف 1445ھ مطابق 21 جولائی 2023ء، منڈی بہاؤ الدّین) 3 حضرت مولانا حافظ قاری محمد جمالُ الدین نقشبندی صاحب (تاریخ وفات: 7 محرم شریف 1445ھ مطابق 26 جولائی 2023ء، حیدرآباد، سندھ) 4 حضرت مولانا اشرفُ الزماں اعظمی (تاریخ وفات: 6 محرم شریف 1445ھ مطابق 25 جولائی 2023ء، ممبئی، ہند) 5 حضرت مولانا الحاج قاضی محمد اسماعیل مقبولی صاحب (تاریخ وفات: 11 محرم شریف 1445ھ مطابق 30 جولائی 2023ء، ہنگل شریف، ہند) 6 حضرت علّامہ ڈاکٹر افتخار احمد خان ماجدُ القادری صاحب (تاریخ وفات: 17 محرم شریف 1445ھ مطابق 5 اگست 2023ء، ممبئی، ہند)۔

جن کی عیادت کی اُن میں سے 7 کے نام یہ ہیں:
1 شیخُ الحدیث مولانا حاجی حافظ غلام شبیر سعیدی صاحب (شیخُ الحدیث جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ ملتان) 2 حضرت مولانا اکرم سعیدی صاحب (ناظمِ اعلیٰ جماعتِ اہلسنّت، سندھ) 3 مولانا آصف مصباحی (مدرس جامعۃُ المدینہ احمد آباد، ہند) 4 مولانا شارق عطّاری مدنی (رکن ہند مشاورت و نگران مجلس جامعاتُ المدینہ، ہند) 5 مفتی منیر عباس چشتی (اسلام آباد) 6 مولانا مفتی فضل ودود کریمی (پشاور) 7 حضرت علّامہ مولانا حافظ عبد الرشید عثمانی صاحب (تمبولی، کاموکی، ضلع گوجرانوالہ)۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے اگست 2023ء میں درج ذیل مَدَنی رَسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 25 صفحات کا رِسالہ **"جُمعہ کے فضائل"** پڑھ یا سُن لے اُسے جمعہ کے مبارک دن کے صدقے اپنی رحمتوں سے مالامال فرما اور اُس کی بے حساب مغفِرت فرما، اٰمین 2 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"گناہوں کے 5 دُنیوی نقصانات"** پڑھ یا سُن لے اُسے ہمیشہ اچھّائیاں کرنے اور بُرائیوں سے بچنے کی توفیق دے اور قیامت میں سب سے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعَت نصیب فرما، اٰمین 3 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"جادو کے بارے میں معلومات"** پڑھ یا سُن لے اُسے اور اُس کے سارے خاندان کو جادو، شریر جِنّات کے اثرات اور نظرِ بد سے محفوظ فرما اور اُس کی سارے خاندان سمیت بے حساب مغفِرت فرما، اٰمین۔

خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے اگست 2023ء میں درج ذیل مَدَنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعا سے نوازا: 4 یااللہ پاک! جو کوئی 14 صفحات کا رِسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت سے تلاوتِ قراٰن کے بارے میں سوال جواب"** پڑھ یا سُن لے اُسے قراٰنِ کریم کی تلاوت کرنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور اُس کی بے حساب مغفِرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
جُمعہ کے فضائل	17لاکھ14ہزار51	9لاکھ50ہزار955	26لاکھ65ہزار6
گناہوں کے 5 دُنیوی نقصانات	19لاکھ68ہزار521	9لاکھ29ہزار780	28لاکھ98ہزار301
جادو کے بارے میں معلومات	20لاکھ20ہزار178	9لاکھ44ہزار574	29لاکھ64ہزار752
امیرِ اہلِ سنّت سے تلاوتِ قراٰن کے بارے میں سوال جواب	19لاکھ80ہزار87	9لاکھ13ہزار81	28لاکھ93ہزار168

انار
POMEGRANATE

مولانا حامد سراج عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں جن پھلوں کو حاضری کا شرف ملا ہے ان میں سے ایک انار بھی ہے۔ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ گرامی ہے: ایسا کوئی انار نہیں جس میں جنّتی اناروں کا دانہ شامل نہ ہو۔[1]

انار قدیم ترین پھل ہے، اس کا درخت پھل کے ساتھ خوبصورت اور رنگ برنگے پھولوں سے بھی مزین ہوتا ہے۔ دنیا بھر میں انار کی بارہ سے زائد اقسام پائی جاتی ہیں، اور پاکستانی انار دنیا میں ایک خاص پہچان رکھتا ہے۔[2]

انار کا ذائقہ اور مزاج انار کا ذائقہ تین طرح کا ہوتا ہے: 1 کھٹا 2 میٹھا 3 کھٹا میٹھا۔ میٹھے انار کا مزاج سرد تر اور کھٹے انار کا مزاج سرد خشک ہے جبکہ چاشنی (یعنی کھٹے میٹھے) انار کا مزاج معتدل ہے۔[3] انار وہ خوش قسمت پھل ہے کہ اللہ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام میں تین بار اس کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

پہلی آیت اور نکات ﴿وَجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار (نکالتے ہیں)۔[4]

اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے سب سے آخر میں انار کا ذکر فرمایا، اس کی وجہ یہ ہے کہ دیگر پھل صرف غذا کا کام دیتے ہیں، جبکہ انار غذا کے ساتھ ساتھ دوا بھی ہے اس لئے سب سے آخر میں اس کا ذکر فرمایا گیا۔[5]

دوسری آیت اور نکات ﴿وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور وہی ہے جس نے کچھ باغات زمین پر پھیلے ہوئے اور کچھ نہ پھیلے ہوئے (تنوں والے) اور کھجور اور کھیتی کو پیدا کیا جن کے کھانے مختلف ہیں اور زیتون اور انار (کو پیدا کیا، یہ سب) کسی بات میں آپس میں ملتے ہیں اور کسی میں نہیں ملتے۔[6]

آیتِ مبارکہ میں "مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ" سے کیا مراد ہے اس کی کئی وجوہات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ زیتون اور انار کے درخت کے پتوں کی شکل ایک جیسی ہوتی ہیں، جبکہ ان کے پھلوں کی صورت اور ذائقے مختلف ہوتے ہیں۔[7]

تیسری آیت ﴿فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ (۶۸)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔[8]

انار سے متعلق تین احادیث کئی احادیثِ مبارکہ میں بھی انار کا ذکر ملتا ہے، ان میں سے 3 احادیثِ مبارکہ پڑھئے اور انار کی طرف رغبت بڑھایئے: 1 حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیمار ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السّلام آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک پلیٹ لے کر حاضر ہوئے جس میں انار اور انگور رکھے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ ذمہ دار شعبہ سیرتِ مصطفےٰ المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

ہوئے تھے، تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس میں سے تناول فرمایا۔[9] 2 حضرت عمر بن خطاب رضی اللہُ عنہ کا بیان ہے کہ یہود میں سے کچھ لوگ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا جنّت میں میوے ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں، اس میں میوے، کھجوریں اور انار ہوں گے۔ پھر انہوں نے عرض کی: کیا اہلِ جنّت وہاں اسی طرح کھایا کریں گے جس طرح اہلِ دنیا، دنیا میں کھاتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں بلکہ اس سے دوگنا۔[10] 3 حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہُ عنہ کہتے ہیں کہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں نے جنّت کا نظارہ کیا تو اس کے انار اُس اونٹ کی مثل تھے جس پر پالان کسا ہوا ہو۔[11]

انار سے متعلق بزرگوں کے اقوال انار چونکہ ایک معروف پھل ہے اور عرب و عجم میں مشہور ہے اس لئے اس کے بارے میں کئی بزرگوں کے واقعات و اقوال ملتے ہیں، چند ایک ملاحظہ فرمائیں: 1 مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: انار کے دانے اس کی جھلّی (جو دانوں پر لپٹی ہوتی ہے) کے ساتھ کھاؤ کیونکہ اس سے مِعدے کی صفائی ہوتی ہے۔[12] 2 حضرت عبدُاللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما انار کے تمام دانے کھاتے تھے، کسی نے اِس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ زمین میں کوئی بھی انار کا دَرخت ایسا نہیں ہے کہ جسے باردار (یعنی پھل کے قابل) کرنے کے لئے اس میں جنّتی انار سے دانہ نہ ڈالا جاتا ہو تو ہو سکتا ہے یہ وہی دانہ ہو۔[13]

3 امام محمد بن سیرین رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: پھلوں کے درمیان انار کو وہ اہمیت حاصل ہے جو ملائکہ میں حضرت جبرائیل علیہ السّلام کو حاصل ہے۔[14]

انار کے فوائد انار کا پانی بہت لطیف و لذیذ شربت ہے جو انسانی طبیعتوں کے لحاظ سے معتدل ہوتا ہے اور کمزور کو طاقت بخشتا ہے۔[15] ❁ انار بلڈ پریشر کنٹرول کرتا ہے ❁ یادداشت کو اچھا کرتا ہے ❁ ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے ❁ پانی کی کمی کو دور کرتا ہے ❁ ہاضمے کے نظام کو بہتر بناتا ہے ❁ قوتِ مدافعت کو بڑھاتا ہے ❁ بالوں کو گرنے سے روکتا ہے اور بالوں کی نشو نما میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ چمک اور خوبصورتی میں بھی اضافہ کرتا ہے ❁ قوتِ بصارت کو تیز کرتا ہے ❁ اس کا رس پیاس بجھاتا ہے اور حرارت کم کرتا ہے ❁ خون کی کمی کو دور کرتا ہے ❁ اکیس روز تک مسلسل استعمال کرنے سے چہرے کی زردی زائل ہو جاتی ہے ❁ انار کے اجزا جسم میں بہت جلدی مل جاتے ہیں اور جسم کے تمام اعضاء کو طاقت دیتے ہیں۔[16]

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اپنی کتاب ”گھریلو علاج“ میں انار کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ❁ انار کا سوکھا ہوا چھلکا باریک پیس کر صبح و شام چھ ماشہ (یعنی تقریباً 6 گرام) تازہ پانی سے نگل لینے سے خونی بواسیر دُرست ہو جائے گی ❁ انار کا چھلکا چوسنا کھانسی کیلئے مفید ہے ❁ انار کے پھول چھاؤں میں سکھا کر خوب باریک پیس کر بوتل میں بھر لیجئے صبح و شام منجن کے طریقے پر دانتوں پر ملئے، خون بند ہو جائے گا اور ہلتے دانت بھی مضبوط ہوں گے ❁ اچھی طرح پکے ہوئے انار کے دانوں پر نمک اور کالی مِرچ چھڑک کر خوب چبا کر کھانے سے پیٹ کا دَرد دُور ہو گا۔[17]

نوٹ: ہر غذا اور دوا اپنے ڈاکٹر یا حکیم کے مشورے سے ہی استعمال کیجئے۔

---

(1) کنز العمال، ج12، ص155، حدیث:35319 (2) طبِ نبوی اور جدید سائنس، 2/15، 16 ملخصاً (3) خزائن الادویہ، 1/549 تا 554 ملتقطاً (4) پ7، الانعام:99 (5) تفسیرِ خازن، الانعام، تحت الآیۃ:99، 2/41 (6) پ8، الانعام:141 (7) تفسیرِ خازن، الانعام، تحت الآیۃ:141، 2/61 (8) پ27، الرحمٰن:68 (9) زرقانی علی المواہب، 6/500 (10) در منثور، پ27، الرحمٰن، تحت الآیۃ:68، 7/716 (11) در منثور، پ27، الرحمٰن، تحت الآیۃ:68، 7/717 (12) مسند احمد، 38/273، حدیث:23237 (13) حلیۃ الاولیاء، 1/398، رقم: 1139 (14) حلیۃ الاولیاء، 2/311، رقم:2360 (15) تفسیرِ کبیر، الانعام، تحت الآیۃ:99، 5/86 (16) مرہم، ہیلتھ وائز ویب سائٹ (17) گھریلو علاج، ص54، 58، 68، 90 ملتقطاً۔

کمر درد

حکیم رضوان فردوس عطاری

آج کل مردوں، عورتوں، بوڑھوں بلکہ جوانوں کی بھی ایک تعداد ہے جو کمر درد کا شکار ہے۔ یہ درد عام طور پر پسلیوں کے نیچے سے شروع ہوتا ہے اور کولہے تک پھیلا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ سب سے پہلے کمر میں ہلکا درد محسوس ہوتا ہے اور جسم میں سستی رہتی ہے بعد میں یہ درد شدت اختیار کر جاتا ہے، شروع میں ہی اس درد کا مناسب علاج نہ کیا جائے تو آہستہ آہستہ تیز ہو جاتا ہے۔ بروقت علاج نہ کیا جائے تو پھر مہینوں اس درد سے جان نہیں چھوٹتی۔

وجوہات کمر درد کی بہت سی وجوہات ہیں: ◉ زیادہ دیر تک بیٹھنا کمر کے پٹھوں میں کھچاؤ پیدا کر دیتا ہے، جس کے باعث پٹھے سخت ہو جاتے ہیں اور ان میں شدید قسم کا درد ہوتا ہے ◉ ہڈیوں میں بُھر بھرا پن ہو جانا ◉ مہروں میں خلا آجانا ◉ گُردوں میں پتھری کا انفیکشن ہو جانا۔

کمر درد میں احتیاطیں جب کمر میں درد ہو تو ان احتیاطوں کو ضرور اختیار کیجئے: ◉ اگر جسمانی مشقت والے کام زیادہ ہیں تو سب سے پہلے ان کو کم کریں۔ اپنے اٹھنے بیٹھنے کا انداز درست کریں ◉ زیادہ دیر کمر جھکا کر نہ بیٹھیں مثلاً لیپ ٹاپ یا کمپیوٹر پر سیدھے بیٹھ کر کام کریں ◉ زمین پر لیٹ کر آرام کرنا بھی کمر درد میں افاقہ دیتا ہے ◉ وزن اور موٹاپا کم کرنے کی کوشش کریں ◉ اپنے طبیب کے مشورے سے کمر درد میں مفید ورزش کریں۔

غذاؤں سے علاج ◉ اچھی خوراک کا استعمال کریں ◉ موسم کے لحاظ سے خشک میوہ جات اور تازہ پھلوں کا استعمال بہت مفید ہے ◉ کھانے میں ادرک اور لہسن کا استعمال کمر درد سے نجات دیتا ہے ◉ دودھ کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں اس میں وٹامنز، آئرن، کیلشیم اور دیگر اجزا پائے جاتے ہیں۔ یہ جسم، ہڈیوں اور پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ ◉ ایسی غذاؤں کا استعمال کریں جن میں وٹامن زیادہ مقدار میں ہوں چنانچہ دودھ، بالائی، انڈے، کھجور، پکے ہوئے تازہ پھل، سبز ترکاریاں اور مچھلی قوت ہضم کے مطابق استعمال کریں ◉ کاڈ مچھلی کے جگر کا تیل (کاڈلیور آئل) اور اس کے مرکبات کا استعمال بھی مفید ہے، مریض کو ہر قسم کی ثقیل اور بادی اشیا سے پرہیز کرائیں اور گوشت بھی کم کر دیں۔

کمر درد کے علاج کے دیسی نسخے موصلی سفید، دار فلفل، اجوائن دیسی، پیلا مول، یہ چاروں چیزیں 12،12 گرام، میدہ لکڑی (میدہ سک L..Sebifera)، زنجبیل، اسگندر ناگوری، ستاور، ہر ایک 25 گرام، ان سب چیزوں کو پیس لیں اور اس میں قند سیاہ کہنہ بھی بقدر ضرورت ملالیں۔ اب اس کی چنے کے دانے برابر گولیاں بنالیں۔ روزانہ عَرَق بادیان 175 ملی لیٹر کے ساتھ دو گولیاں استعمال کریں۔ اِن شآءَ اللہ کمر درد میں افاقہ ہوگا۔

یہ نسخہ کسی بھی ماہر پنساری سے تیار کروایا جاسکتا ہے۔

کمر درد کا مجرب اور آزمودہ نسخہ آدھا کلو دودھ میں 11 عدد کھجوریں اچھی طرح اُبال لیں، جب کھجوروں کا اثر دودھ میں نکل جائے تو کھجوروں کے ٹکڑے دودھ سے نکال دیں۔ اب ایک چمچ دیسی گھی اور ایک عدد کچا دیسی انڈہ گرم دودھ میں مکس کرلیں اور رات کو سونے سے آدھا گھنٹا قبل پی لیں۔ اِن شآءَ اللہ بہت جلد کمر درد سے آرام مل جائے گا۔ یہ نسخہ تجربہ شدہ ہے۔

نوٹ: تمام غذائیں اور دوائیں اپنے ڈاکٹر یا حکیم کے مشورے سے استعمال کیجئے۔

آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 بنتِ عبد الرشید عطاریہ مدنیہ (تحصیل ذمہ دار مدرسۃُ المدینہ بالغات، منڈی وار برٹن، پنجاب): اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے اور اس میں بہت اچھے اِصلاحی مضامین ہوتے ہیں۔

2 غلام معین (LLB 4th year ضلع ننکانہ، پنجاب): مَاشَآءَ اللّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اپنے نام کے مطابق گھر گھر مدینے شریف کا فیضان پہنچارہا ہے، مجھے یہ بہت اچّھا لگتا ہے اور ہمارے گھر کے تمام افراد بھی اسے بہت شوق سے پڑھتے ہیں، مجھے سلسلہ "سب سے اَولیٰ واَعلیٰ ہمارا نبی" بہت پسند تھا مگر جولائی 2023ء کے شمارے میں یہ دیکھ کر بہت دُکھ ہوا کہ اس کی یہ آخری قسط ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اس خوبصورت مضمون کی قسطیں نہ روکئے یا پھر اسی موضوع سے ملتا جلتا کوئی نیا مضمون شامل کیجئے کہ جس سے مالکِ دوجہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ مبارکہ پڑھنے کا موقع ملتا رہے۔

متفرق تأثرات وتجاویز

3 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر ماہ پڑھنے کی سعادت ملتی ہے، بہت دل چسپ معلومات کا خزانہ حاصل ہوتا ہے خصوصاً نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی عمران عطّاری، مفتی محمد قاسم عطّاری اور محمد آصف عطاری مدنی کے مضامین سبق آموز اور موٹیویشنل ہوتے ہیں اور ڈاکٹر زیرک عطّاری کے انسانی نفسیات پر مشتمل موضوعات نے ماہنامے کی رونق مزید بڑھادی ہے۔ (محمد جمال عطّاری، ڈسٹرکٹ ذمہ دار شعبہ تعلیم، حب چوکی) 4 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شریعت وطریقت کا حسین سنگم، سینکڑوں کُتب کا خلاصہ اور ہر گھر کی ضرورت ہے۔ (عبید الرضا عطّاری چشتی، گوجرانوالہ) 5 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہر مہینے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کی سعادت ملتی ہے، جون 2023ء کے شمارے میں سلسلہ سفرنامہ میں "ذہنی آزمائش سیزن 14 کا سفر" دیکھ کر دل بہت خوش ہوا۔ (غلام الیاس عطّاری، عارف والا، پنجاب) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت ہی زبردست میگزین ہے، اس سے ہم بہت کچھ سیکھ رہے ہیں، اگر اس میں حجرِ اسود کے بارے میں دل چسپ معلومات مثلاً حجرِ اسود کون سا پتھر ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ وغیرہ شامل کی جائیں تو بہت سے ناواقف لوگ اس کے بارے میں آگاہی حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ (بنتِ طاہر اعوان، طالبہ درجہ ثالثہ جامعۃُ المدینہ گرلز منصورہ لاہور) 7 مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں سلسلہ "انٹرویو" بہت اچھا لگتا ہے اور ہر مہینے اس کا انتظار رہتا ہے کہ اس کے ذریعے ہمیں ہر ماہ کسی ایک شخصیت کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی تھیں، مگر 4/5 ماہ سے انٹرویو نہیں آرہے ہیں جس کی وجہ سے دل غمگین ہوجاتا ہے، آپ سے گزارش ہے کہ اس سلسلے کو دوبارہ شروع کیا جائے اور اس میں ہماری دیگر شخصیات کے انٹرویوز بھی شامل کئے جائیں۔ (بنتِ انور عطّاریہ، میاں چنوں، پنجاب) 8 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" "علمِ دین حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، اس سے ہمیں دینِ اسلام کی بہت سی پیاری پیاری باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔ (نمرہ عطاریہ، لاہور)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

Dreams

خوابوں کی تعبیریں

مولانا محمد اسد عطاری مدنی*

قارئین کی طرف سے موصول ہونے والے چند منتخب خوابوں کی تعبیریں

خواب میں نے اپنے پیر و مرشد مولانا الیاس قادری صاحب کو دیکھا کہ ان کو کسی نے فجر کی نماز کے لئے اٹھایا ہے اور وہ فوراً چہل قدمی شروع کر دیتے ہیں۔ میں سمجھا کہ جب انسان نیند سے اٹھے تو تھوڑا چل لے تاکہ سستی دور ہو؟

تعبیر: اللہ کے نیک بندوں کو خواب میں دیکھنا باعثِ برکت اور ان سے محبت کی علامت ہے۔

خواب مجھے اکثر خواب آتا ہے کہ کوئی انسان میرے پیچھے آرہا ہے لیکن قریب نہیں آپارہا؟

جواب: مبہم خواب کی تعبیر بیان نہیں کی جاسکتی البتہ اگر آپ خوف محسوس کرتے ہیں تو سونے سے قبل سورۂ فلق، سورۂ ناس اور آیت الکرسی پڑھ لیجئے۔

خواب خواب میں کسی اور کے ہاں دو بچّوں کی پیدائش دیکھنا کیسا؟

تعبیر: جس کے لیے خواب دیکھا گیا اس کے حق میں اچھا ہے۔

خواب مجھے خواب میں سانپ نظر آتے ہیں۔

تعبیر: سانپ کا دیکھنا برے شخص کی علامت ہے اور سانپ کا ڈسنا دشمن کی طرف سے نقصان پہنچنا ہے۔ اگر آپ کو اکثر اس طرح کے خواب نظر آتے ہیں تو سونے سے پہلے 21 بار یَامُتَکَبِّرُ پڑھ لیا کریں اپنی حفاظت کے لئے تعویذاتِ عطّاریہ سے تعویذ بھی حاصل فرمالیں۔ یاد رہے کہ اللہ کی راہ میں صدقہ کرنا دشمن سے حفاظت کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔

خواب میں نے دیکھا کہ اپنی بڑی بہن کے گھر ہوں، میرے دوسرے بھائی کو پولیس لے جاتی ہے، میرے مرحوم والد اور والدہ پولیس کو لے جانے سے روکتے ہیں۔ والدہ کے پاؤں پر گاڑی چڑھنے سے خون نکلتا ہے اور والد صاحب اس خون کو بند کرنے لگ جاتے ہیں اس کے بعد آنکھ کھل جاتی ہے۔

تعبیر: اللہ پاک آپ کی اور آپ کے گھر والوں کی حفاظت فرمائے۔ بعض اوقات کسی پریشانی یا پریشان کُن خیالات کی وجہ سے یا اس طرح کی خبریں دیکھنے سننے کی وجہ سے بھی اس طرح کے خواب نظر آجاتے ہیں، گھبرائیں نہیں اللہ پاک کی بارگاہ میں عافیت کے لئے دعا کریں، البتہ کسی بھی ایسے معاملے سے دور رہیں جو کسی جھگڑے یا قانون کی خلاف ورزی کا سبب ہو سکتا ہو۔

خواب میں نے دیکھا کہ مدینے شریف میں ہوں، سبز گنبد کو دیکھ کر نعت پڑھتی ہوں اور گنبد کے پاس جارہی ہوں۔ اس مبارک خواب کی تعبیر بتادیں۔

تعبیر: بہت اچھا خواب ہے۔ اِن شآءَ اللہ حقیقت میں بھی حاضری نصیب ہوگی البتہ جانے کے اسباب کے لئے کوشش اور سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں استغاثہ کرتی رہیں۔

خواب میں نے مرحوم دادا کو مسجد میں نماز جمعہ پڑھتے دیکھا ہے اور ملاقات بھی ہوئی ہے؟

تعبیر: اچھا خواب ہے، فوت شدہ کو عبادت کرتے ہوئے دیکھنا مبارک ہے۔ اللہ کی رحمت پر امید رکھیں کہ وہ عافیت سے ہوں گے البتہ ان کے لئے دعا اور ایصال ثواب کرتے رہیں۔

خواب میں نے دیکھا ایک عورت میری امی کو بولتی ہے کہ وہ مجھے ٹھیک کر دے گی، اور کہتی ہے اس کی بیماری کسی دوسرے کو لگ جائے گی۔ میں کہتی ہوں یہ کیا بات ہوئی میری بیماری کسی اور کو کیوں لگے؟ مجھے علاج ہی نہیں کروانا اتنے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

جواب: یاد رہے کہ کسی کی بیماری اُڑ کر نہیں لگتی۔ نیز یہ خواب مبہم ہے۔ لہٰذا اس کی وجہ سے پریشان نہ ہوں اگر واقعی بیمار ہیں تو اس کا علاج ضرور کریں مگر اس خواب کی بنیاد پر بیمار ہونے کا خوف ہر گز نہ رکھیں۔ بعض اوقات مسلمان کو شیطان خواب کے ذریعے پریشان کرتا ہے جس کی حقیقت نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس خواب کی طرف توجہ نہ کریں، چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے یَا سَلَامُ کا ورد کرتی رہیں۔

* نگرانِ مجلس مدنی چینل

نئے لکھاری
(New Writers)
نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

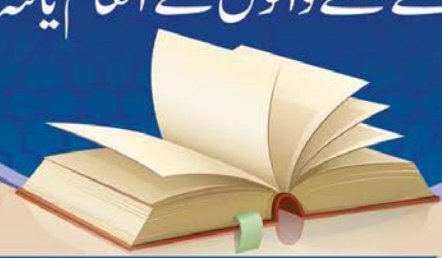

مردِ مؤمن کی قرآنی صفات

محمد شعیب عطاری
(درجۂ سادسہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ حسن وجمالِ مصطفےٰ لانڈھی، کراچی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم انسان ہیں اور اللہ کے فضل سے ہم مسلمان ہیں، بحیثیتِ مسلمان ہمیں اچھے اوصاف اپنانے چاہئیں اور بُرے اوصاف سے بچنا چاہئے کیونکہ اچھے اوصاف اللہ و رسول کی رضا کا ذریعہ ہیں۔ اللہ پاک نے قراٰنِ مجید میں مؤمنین کے کئی اوصاف بیان کئے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

1 اللہ پاک سے خوب محبت کرنے والے نیک مسلمان اللہ پاک سے سب چیزوں سے بڑھ کر محبت کرتے ہیں کہ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِؕ﴾ ترجَمۂ کنز العرفان: اور ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ (پ2، البقرۃ:165)

2 اللہ پاک سے ڈرنے والے صالح مسلمانوں کے سامنے جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں کہ فرمانِ باری ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں۔ (پ9، الانفال:2)

3 کثرت سے ذکرُ اللہ کرنے والے مؤمنین کی صفات سے ہے کہ وہ اللہ پاک کا کثرت سے ذکر کرتے ہیں چنانچہ قراٰن پاک میں ہے: ﴿اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور بکثرت اللہ کی یاد کی۔ (پ19، الشعرآء:227)

4 حق کی اتباع کرنے والے مؤمنین کی صفات سے ہے کہ وہ تمام معاملات میں حق کی پیروی کرتے ہیں کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْؕ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور ایمان والوں نے حق کی پیروی کی جو ان کے رب کی طرف سے ہے۔ (پ26، محمد:3)

5 سچ بولنے والے مؤمنین کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ سچ بولتے ہیں کہ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ ﱪ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے۔ (پ27، الحدید:19)

6 نماز کی محافظت کرنے والے مؤمنین کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں کہ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ (پ18، المؤمنون:9)

7 نماز کو خشوع وخضوع سے پڑھنے والے نیک مسلمان اپنی نماز کی محافظت کے ساتھ ساتھ نماز کو خشوع وخضوع کے

ساتھ بھی پڑھتے ہیں کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔(پ18، المؤمنون:2)

8 زکوٰۃ ادا کرنے والے مسلمانوں کا وصف یہ بھی ہے کہ وہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں چنانچہ ارشاد ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں۔(پ18، المؤمنون:4)

9 امانت کی حفاظت اور وعدہ پورا کرنے والے مؤمنین کے اوصاف میں سے ہے کہ وہ امانت کی حفاظت اور وعدے پورے کرتے ہیں ربِّ کریم فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔(پ18، المؤمنون:8)

10 لغو (بیکار قول و فعل) سے بچنے والے مؤمنین کا ایک عمدہ وصف یہ بھی ہے کہ وہ بے کار کام سے بچتے ہیں کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف اِلتفات نہیں کرتے۔(پ18، المؤمنون:3)

ہمیں بھی اللہ پاک سے ڈرنے، اس کا ذکر کثرت سے کرنے، اس سے محبت کرنے اور دیگر اچھے اوصاف اختیار کرنے چاہئیں کیونکہ ان اوصاف کو اپنا کر ہم اپنے مقصد (اللہ اور رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا) کو حاصل کرسکتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اچھے اوصاف اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حرام کمانے اور کھانے کی مذمت احادیث کی روشنی میں

دانش تیمور عطّاری
(درجۂ رابعہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ سخی سرور، ضلع ڈیرہ غازی خان)

ہمارے دینِ اسلام میں جہاں کسبِ حلال کے فضائل بیان کئے گئے ہیں وہیں حرام کمانے اور کھانے کی مذمت بھی بیان کی گئی، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔(پ5، النسآء:29)

اس سے مراد وہ طریقہ ہے جس سے مال حاصل کرنا شریعت نے حرام قرار دیا ہے جیسے سود، چوری اور جوئے کے ذریعے مال حاصل کرنا، جھوٹی قسم، جھوٹی وکالت، خیانت اور غصب کے ذریعے مال حاصل کرنا اور گانے بجانے کی اجرت یہ سب باطل طریقے میں داخل اور حرام ہے، یوں ہی اپنا مال باطل طریقے سے کھانا یعنی گناہ اور نافرمانی میں خرچ کرنا بھی اس میں داخل ہے۔ اسی طرح رشوت کا لین دین کرنا، ڈنڈی مار کر سودا بیچنا، ملاوٹ والا مال فروخت کرنا، قرض دبا لینا، ڈاکا زنی، بھتا خوری اور پرچیاں بھیج کر ہراساں کرکے مال وصول کرنا بھی اسی میں شامل ہے۔(دیکھئے: صراط الجنان، 2/182)

حرام کمانا اور کھانا اللہ پاک کی بارگاہ میں سخت ناپسندیدہ ہے اور احادیث میں اس کی سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں اسی ضمن میں 4 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھئے:

1 حرام مال کا صدقہ قبول نہیں جو بندہ مالِ حرام حاصل کرتا ہے اگر اس کو صدقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کرے تو اس کیلئے اس میں برکت نہیں اور اپنے بعد چھوڑ کر مرے تو جہنم میں جانے کا سامان ہے۔(مسند احمد، 2/33، حدیث:3672)

2 چالیس دن کے عمل قبول نہیں اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بندہ حرام کا لقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اس کے 40 دن کے عمل قبول نہیں ہوتے اور جس بندے کا گوشت حرام سے پلا بڑھا ہو اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے۔(معجم اوسط، 5/34، حدیث:6495)

3 جنت میں داخلے سے محرومی جس جسم نے حرام سے پرورش پائی وہ جنت میں داخل نہ ہوگا (یعنی ابتداءً داخل نہ ہوگا)۔
(مسند ابی یعلیٰ، 5/57، حدیث:79)

4 حرام کھانے پینے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے،

جس کے بال بکھرے ہوئے اور بدن غبار آلود ہے (یعنی اس کی حالت ایسی ہے کہ جو دعا کرے وہ قبول ہو) اور وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر یارب! یارب! کہتا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام، غذا حرام، پھر اس کی دعا کیسے قبول ہوگی۔ (مسلم، ص393، حدیث:2346)

اللہ پاک ہمیں حرام کمانے، کھانے اور پہننے سے بچائے اور رزقِ حلال کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پڑوسیوں کے حقوق

محمد حُسین
(درجۂ خامسہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ حسن وجمالِ مصطفےٰ لانڈھی، کراچی)

دینِ اسلام نے جہاں ہمیں نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور دیگر عبادات کا درس دیا ہے وہیں حقوقُ العباد کی ادائیگی کا خیال رکھنے کی بھی بہت تاکید فرمائی ہے، والدین، اساتذہ، عزیز و اقارب اور عام رشتہ داروں میں سے ہر ایک کے حقوق بیان فرمائے ہیں۔ اسی طرح پڑوسیوں کو بھی دینِ اسلام میں ایک خاص مقام حاصل ہے اور ان کے بھی بہت سے حقوق بیان کئے گئے ہیں چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِۙ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْؕ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے۔ (پ5، النسآء:36)

پڑوسیوں کے حقوق کے متعلق 4 فرامینِ مصطفےٰ پڑھئے:

1 وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے امن میں نہ ہو۔ (مشکاۃ، 2/212، حدیث:4963) یعنی صالحین اور نجات پانے والوں کے ساتھ وہ جنت میں نہ جائے گا اگرچہ سزا پاکر بہت عرصہ کے بعد وہاں پہنچ جائے گا۔ (دیکھئے: مراٰۃ المناجیح، 6/556)

2 کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ (مشکاۃ، 1/547، حدیث:2964) یعنی اگر تمہاری دیوار میں پڑوسی کیل وغیرہ گاڑنا چاہے اور تمہارا اس میں کوئی نقصان نہ ہو تو بہتر ہے کہ اسے منع نہ کرو۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/326)

3 اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہیں جو اپنے پڑوسیوں کے لئے اچھے ہوں۔ (مشکاۃ، 2/215، حدیث:4987)

4 مشہور مفسر حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: پڑوسی کے 11 حق ہیں: (۱) اس کو تمہاری مدد کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کرو (۲) اگر معمولی قرض مانگے تو دے دو (۳) اگر وہ غریب ہو تو اس کا خیال رکھو (۴) وہ بیمار ہو تو مزاج پُرسی بلکہ ضرورت ہو تو تیمارداری کرو (۵) مرجائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ (۶) اس کی خوشی میں خوشی کے ساتھ شرکت کرو (۷) غم و مصیبت میں ہمدردی کے ساتھ شریک رہو (۸) اپنا مکان اتنا اونچا نہ بناؤ کہ اس کی ہوا روک دو مگر اس کی اجازت سے (۹) گھر میں پھل فروٹ آئے تو اسے ہدیہ بھیجتے رہو۔ نہ بھیج سکو تو خفیہ رکھو اس پر ظاہر نہ ہونے دو، تمہارے بچے اس کے بچوں کے سامنے نہ کھائیں (۱۰) اپنے گھر کے دھوئیں سے اسے تکلیف نہ دو (۱۱) اپنے گھر کی چھت پر ایسے نہ چڑھو کہ اس کی بے پردگی ہو۔ قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے پڑوسی کے حقوق وہ ہی ادا کرسکتا ہے جس پر اللہ رحم فرمائے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/52، 53)

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث ہیں کہ جن میں پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور ان کے ساتھ بُرا سلوک کرنے پر وعیدیں بیان کی گئیں ہیں۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے قرب وجوار میں رہنے والے لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک، ہمدردی اور پیار و محبت کے ساتھ پیش آئیں۔ اللہ کریم ہمیں اپنے پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جنّتُ الفردوس میں اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلہ میں موصول ہونے والے مضامین کے مؤلفین

کراچی: امیر حمزہ، محمد احتشام، حافظ محمد نبیل عطّاری، اسد علی، محمد حسّان انصاری، حیدر علی عطّاری، حنین رضا، فرحان علی عطاری، علی رضا، انس نصیر، محمد عطاء شہزاد، محمد شاہ زیب انصاری، سید امجد، محمد اُویس صدیقی، شعیب، حافظ شجاعت قادری، حافظ عبد السبحان عطاری، عبید رضا خان، عثمان غنی انصاری، غلام مصطفیٰ، حمزہ رضا انصاری، حافظ حنین رضا، حمزہ رضوان، محمد فہیم عطاری، محمد ذیشان عمران، محمد شہیر قریشی، محمد غوث، فضیل ساگر، عزیر بیگ، محمد حسین، معاذ احمد، علی رضا خان، عبید رضا، حافظ محمد حسین عطاری، علی رضا، عین الدین، حسان علی، انس امتیاز، نجم الثاقب، انس نعیم، جامی رضا، سید محب علی، عبد الواسع، غلام مصطفیٰ، وقاص دلاور مدنی، سید ہارون، سید زید رفیق بخاری عطّاری، محمد حدیر فرجاد، خالد حسین عطاری مدنی، محمد عریض، محمد حسن رضا عطّاری عباسی، محمد حسن رضا، محمد عاطف انصاری بن محمد حنیف انصاری، عباد، حسن محمود سعیدی، محمد اسامہ عطاری مدنی، عبد الغفور علوی، محمد اسماعیل عطاری، اویس منظور عطّاری، حافظ حنین قادری، جاوید، عبد الرحمٰن، وقار یونس، محمد افضل عطّاری، عبد الباسط عطاری۔ **لاہور:** محمد بلال عطّاری، احمد رضا عطاری، محمد جمیل عطّاری، محمد مدثر عطّاری، اسجد نوید، محمد عمر ریاض، تنویر احمد، اشتیاق احمد عطّاری، مبشر عبد الرزاق، حافظ ظہیر عطّاری، شاہ زیب سلیم عطّاری، محمد شعبان، حافظ محمد حماس عطّاری، ولید احمد عطاری، حافظ حمّاد حسن، محمد حارث عطّاری، محمد صبحان عطّاری، محمد اسد جاوید، محمد ابو بکر مدنی، نصیر احمد عطّاری، محمد حسّان عطّاری، سید یونس مدنی، کاشف عطاری، شہاب الدین عطّاری، محمد ذوالقرنین عطّاری، محمد اشفاق، محمد فرحان مصطفیٰ، شاہد احمد، خرم شہزاد، عبد الحنان عطاری، محمد مصدق، فیصل یونس، صفی الرحمٰن عطّاری، سجّاد علی، محمد عدیل، محمد نعمان مصطفیٰ، فرحان رضا قادری، محمد یونس عطاری، محمد حسنین اختر عطّاری، محمد مرید حُسین عطّاری، سید حدیر الحسن، امداد علی، مبشر گجر، علی اکبر، ہارون، مدثر، انیس، عبد المنّان عطاری۔ **فیصل آباد:** شاناور غنی بغدادی، شاہ زیب، عبد المبین عطّاری، عمر صدیق عطّاری۔ **اٹک:** ابو عبید دانیال سہیل عطّاری، محمد جنید عطّاری، سید بلال حسن، توقیر خٹک، اعتصام شہزاد عطاری۔ **سخی سرور:** محمد ثقلین عطّاری، شیخ دانش تیمور عطّاری۔ **اسلام آباد:** محمد مزمل عطّاری، سید زوار حُسین، حافظ عامر عباس عطّاری، محمد مزمل عطّاری، **کشمیر:** اکرام نوید عطّاری (مدرس)، محمد نوید عطّاری، قاسم شبیر عطّاری۔ **حیدر آباد:** غلام یاسین، عبد الحکیم عطّاری، **متفرق شہر:** محمد الیاس رضا عطّاری (سرگودھا)، محمد مزمل نعیم (بھکر)، عبد المنیر عطّاری (گجرات)، نعمان (نواب شاہ)، محمد زین العابدین عطّاری (رحیم یار خان)، احمد فرید مدنی (خان پور)، محمد وسیم عطّاری (کامونکی ضلع گوجرانوالہ)، علی رضا عطّاری (سمندری)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 نومبر 2023ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کر دیئے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ عنوانات برائے فروری 2024ء

01 حضرت ادریس علیہ السّلام کی قرآنی صفات
02 والد کی فرمانبرداری احادیث کی روشنی میں
03 بیوی کے حقوق

مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ: 20 نومبر 2023ء

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

جمعۃ المبارک مسلمانوں کی عید

مولانا محمد جاوید عطاری مَدَنی*

ہمارے پیارے نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر نمازِ جمعہ پڑھنے آیا اور خاموشی سے خطبہ سنا تو اُس شخص کے اِس جمعہ سے لے کر آنے والے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم، ص332، حدیث:1988)

عربی زبان میں اس دن (یعنی جمعہ) کا نام عَرُوبہ تھا بعد میں جُمُعَہ رکھا گیا، جمعہ کو جمعہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس دن نماز کے لئے جماعتوں کا اجتماع ہوتا ہے (یعنی بہت سارے لوگ نمازِ جمعہ کے لئے جمع ہوتے ہیں)۔ (صراط الجنان، 10/152ملتقطاً)

اسلام میں جمعۃُ المبارک کو بہت اہمیت حاصل ہے، جمعہ مساکین کا حج ہے، دنوں کا سردار ہے، یہ بخشش کا دن ہے کہ اس دن بہت ساروں کی بخشش کی جاتی ہے، اس دن نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے، اس دن کئی فرشتے زمین پر تشریف لاتے ہیں، اس دن ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرشتے کے واسطے کے بغیر ہمارا درودِ پاک خود اپنے کانوں سے سنتے ہیں، قراٰنِ پاک میں ایک پوری سورت ہی "جمعہ" کے نام سے ہے اور اس دن کو مسلمانوں کی عید بھی کہا گیا ہے۔

پیارے بچّو! آپ کو بھی چاہئے کہ جمعہ کے دن نہا دھو کر، صاف ستھرے کپڑے پہن کر ہو سکے تو خوشبو لگا کر اپنے ابو، بھائی یا گھر کے کسی بڑے فرد کے ساتھ مل کر مسجد جائیں، توجہ سے امام صاحب کا بیان سنیں اور نمازِ جمعہ ادا کریں۔

اللہ پاک ہمیں جمعہ کی اہمیت کو سمجھنے اور اس دن خوب نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! جُمادَی الاُولیٰ 8 ہجری میں جنگِ مُوتہ ہوئی تھی جس میں صرف 3 ہزار مسلمانوں نے 1 لاکھ کفار سے مقابلہ کیا تھا اور اللہ پاک نے مسلمانوں کو عظیم فتح عطا فرمائی تھی، نبیّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مدینۂ منوّرہ میں میدانِ جنگ کی خبر آنے سے پہلے ہی صحابۂ کرام کو اس جنگ کے حالات بیان فرما دیئے تھے۔ اس جنگ میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچازاد بھائی، منہ بولے بیٹے اور کاتبِ وحی (یعنی وحی لکھنے والے) سمیت 12 جاںنثار صحابۂ کرام شہید ہوئے تھے۔

پیارے بچّو! آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر پانچ شہیدوں کے نام تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ "مُوتہ" تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔

تلاش کئے جانے والے 5 نام یہ ہیں: (1) عبد اللہ (2) مسعود (3) جعفر (4) زید (5) حارث۔

ز	م	س	ع	و	ج	ع	ف	م
ی	د	ب	ی	ض	ا	ہ	ز	ق
ز	م	ز	د	و	ق	ز	م	ز
ا	ج	م	و	ت	ہ	م	ز	ی
و	ع	ب	د	ا	ل	ل	ہ	د
ح	ف	م	ج	ھ	ث	ح	چ	آ
ا	ز	ی	ع	ب	د	ا	ل	ل
ر	ی	ر	ف	ک	ے	ر	د	ن
ش	ق	ر	ر	م	س	ع	و	د

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

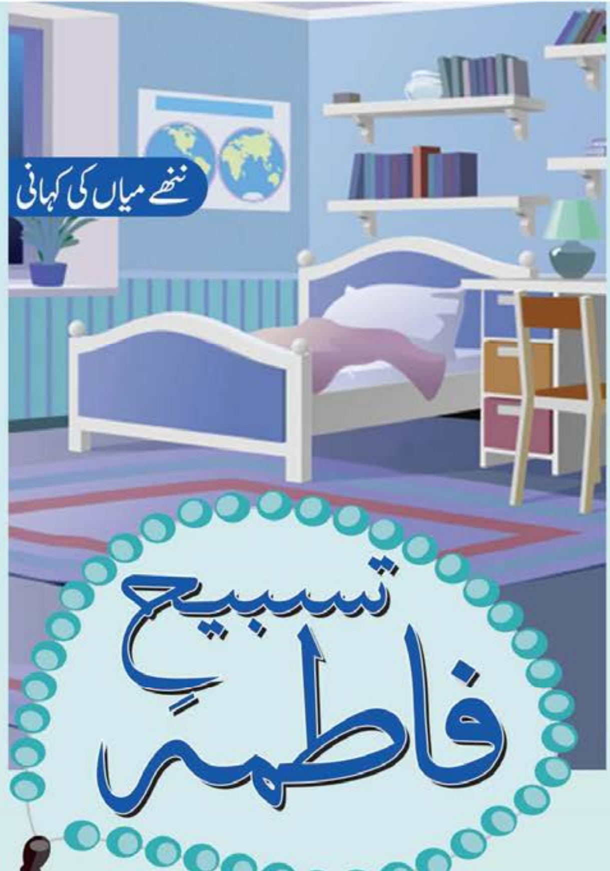

تسبیحِ فاطمہ

مولانا حیدر علی مَدَنی*

جمعۃ المبارک کا دن تھا اور ننھے میاں کے گھر میں میلاد شریف کی محفل شروع ہو چکی تھی۔ ننھے میاں بھی خوب تیار ہو کر پرچم تھامے محفل میں شریک تھے اور امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی لکھی ہوئی نعتوں کا مجموعہ "وسائلِ بخشش" بھی ہاتھ میں تھا۔ دراصل ننھے میاں بھی آج بطورِ نعت خواں تشریف لائے تھے۔ تلاوتِ قراٰن کے بعد سب سے پہلے نعت شریف کے لئے ننھے میاں کو دعوت دی گئی۔ ننھے میاں جھومتے جھومتے آئے، مائیک تھاما اور نعت پڑھنے لگے:

جھوم کر سارے پکارو مرحبا یامصطفٰے
چوم کر لب کہہ دو یارو مرحبا یامصطفٰے
کہہ کر اے عِصیاں شِعارو مرحبا یامصطفٰے
بگڑی قسمت کو سنوارو مرحبا یامصطفٰے
مفلِسو، غُربت کے مارو مرحبا یامصطفٰے
تم بھی کہہ دو مالدارو مرحبا یامصطفٰے

سبحٰن اللہ! ماشآءَ اللہ! ننھے میاں نے نعت شریف مکمل کی تو سب شرکاء نے خوب داد دی۔

ننھے میاں تو سمجھے بیٹھے تھے کہ وہ تو بس ایک نعت شریف پڑھیں گے اور پھر ہال میں ایک طرف بیٹھے محفل میں شریک رہیں گے لیکن انہیں نہیں پتا تھا کہ ابو جان نے ان کے لئے کچھ کام سوچ رکھے تھے لہٰذا جیسے ہی تلاوت کے بعد ننھے میاں نعت سنا کر فارغ ہوئے تو ابو جان نے انہیں بلا کر کہا: ننھے میاں آپ وہاں باہر کے دروازے پر اندر کی طرف کھڑے ہو جائیں اور آنے والے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے ہال تک لائیں۔ پہلے مہمانوں کا استقبال اور پھر مہمانوں کو کھانا سَرو کرتے ہوئے بھی ابو جی کا ہاتھ بٹاتے بٹاتے ننھے میاں کی تو آج بَس ہو گئی تھی۔

رات کا کھانا کھاتے ہوئے ننھے میاں کہنے لگے: آج تو سارا جسم دکھ رہا ہے پتا نہیں نیند بھی آئے گی یا نہیں۔

دادی جان نے مسکراتے ہوئے کہا: کیا میں آپ کو ایسا وظیفہ نہ بتا دوں جس سے اِن شآءَ اللہ آپ کی تھکاوٹ دور ہو جائے گی!

دادی جان! ایسا بھی کوئی وظیفہ ہے کیا؟ ننھے میاں نے فوراً دلچسپی سے پوچھا۔

دادی جان: جی بیٹا بالکل ہے، "ایک بار خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے گھر کے کام کاج کے لئے خادم مانگا تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں تمہیں ایسی چیز دیتا ہوں جو تمہاری مانگی گئی چیز سے بھی بہتر ہے، جب تم بستر پر جاؤ تو 33 بار سبحٰن اللہ، 33 بار اَلحمدُ لِلّٰہ اور 34 بار اَللہُ اَکبر پڑھ لیا کرو۔" (بخاری، 4/194، حدیث: 6318 ماخوذاً)

ننھے میاں اس وظیفے کو تسبیحِ فاطمہ کہتے ہیں اگر آپ روزانہ سونے سے پہلے اسے پڑھنے کی عادت بنالیں گے تو اِن شآءَ اللہ کام کاج کی تھکاوٹ سے بچ جائیں گے۔

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

ایک واقعہ ایک معجزہ

مُردہ بچّی زندہ کردی

مولانا ابو شیبان عطاری مدنی*

جمعۃُ المبارک کے دن چونکہ 12 بجے ہی اسکول کی چھٹی ہو جاتی تھی اس لئے آج صہیب اور خُبیب دونوں بھائی سوا بارہ بجے ہی گھر پہنچ چکے تھے اور 15 منٹ سے داداجان کے کمرے میں بیٹھے ان کا بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔

داداجان! آج ہم نے آپ سے ڈھیر ساری باتیں کرنے کا پلان بنایا ہے۔ کمرے میں داداجان کے داخل ہوتے ہی سلام کے فوراً بعد صہیب نے اِٹھلاتے ہوئے کہا۔

وہ تو ٹھیک ہے بیٹا! مگر پہلے آپ لوگ یہ بتائیں کہ آج کونسا دن ہے۔ دادا جان نے دونوں کے سلام کا جواب دے کر انہیں پیار سے چُمکارتے ہوئے کہا۔

جمعۃُ المبارک! دونوں پُرجوش انداز میں بَیک زبان بول اُٹھے۔

داداجان: تو پھر پہلے آپ دونوں جلدی سے نہا دھو کر نمازِ جمعہ کی تیاری کریں اور میرے ساتھ مسجد چلیں تاکہ ہم مکمل بیان سُن سکیں، باتیں واپس آکر کریں گے۔

تھوڑی ہی دیر میں صہیب اور خُبیب نہانے کے بعد اُجلا سفید لباس اور عمامہ شریف پہن کر دادا جان کے ساتھ مسجد روانہ ہو چکے تھے۔

***

مسجد سے واپسی کے بعد کھانے سے فارغ ہو کر دونوں بھائی دادا کے کمرے کی طرف لپکے، دادا جان انہیں دیکھ کر مسکراتے ہوئے "ڈھیر ساری" باتوں کے لئے تیار ہو گئے۔ اسی دوران اُمِّ حبیبہ دادا کے لئے گرین ٹی کا کپ لے کر آئی اور اسے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر داداجان کے پہلو میں بیٹھ گئی۔

صہیب: داداجان! آج جمعہ کے بیان میں امام صاحب نے تقریر میں بتایا تھا کہ اللہ پاک نے سب سے آخری نبی، مکی مدنی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو پہلے کے تمام انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے معجزے دیئے تھے۔

داداجان: جی ہاں! ایسا ہی ہے تبھی تو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو جامعُ المعجزات بھی کہا جاتا ہے، اس کا یہی مطلب بنتا ہے کہ آپ علیہ السّلام تمام معجزات والے ہیں۔

صہیب: تو کیا ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی طرح کسی مردے کو بھی زندہ کیا ہے؟

اس سے پہلے کہ داداجان قہوے کا کپ رکھ کر کچھ کہتے، فوراً اُمِّ حبیبہ اپنی بہترین یاد داشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولی: بھائی جان! کیا آپ کو یاد نہیں کہ ایک بار داداجان نے خُبیب بھائی کے ایک سوال پر ہم تینوں کو حضور علیہ السّلام کے جامعُ المعجزات والی بات بتائی تھی اور حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

کے دو بیٹوں کو زندہ کر دینے والا معجزہ بھی سُنایا تھا۔
خُبیب: ہمم!! مجھے بھی یاد ہے۔
داداجان: صہیب بیٹا! کیا آپ کو یاد آگیا وہ معجزہ؟
صُہیب: جی داداجان! مجھے بھی یاد آچکا ہے۔
داداجان: (مسکراتے ہوئے) مگر ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک سے زیادہ بار مُردوں کو زندہ فرمایا ہے، آج میں آپ کو اسی بارے میں ایک اور دلچسپ واقعہ سُناتا ہوں: ایک بار ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو اس نے اسلام قبول کرنے کے لئے اپنی ایک فوت شدہ بیٹی کو زندہ کرنے کی شرط رکھ دی، کہنے لگا کہ میں تو اس وقت اسلام لاؤں گا جب آپ میری خاطر میری بیٹی کو زندہ کر دیں گے۔ صہیب نے بے تابی سے سوال کیا کہ داداجان کیا ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس آدمی کی یہ شرط مان گئے؟

داداجان مسکراتے ہوئے بولے جی ہاں! ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس کی قبر دکھاؤ، اس شخص نے اپنی بیٹی کی قبر دکھائی تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کی بیٹی کو آواز دی، جس پر لڑکی نے قبر کے اندر سے "لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْك" کہہ کر جواب دیا، ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اس دنیا میں واپس آنا چاہتی ہو؟ اس لڑکی نے عرض کی: یارسول اللہ میں نے اللہ پاک کو اپنے والدین سے اور آخرت کو دنیا سے زیادہ بہتر پایا ہے اس لئے میں دنیا میں واپس نہیں آنا چاہتی۔

(السیرۃ الحلبیہ، 3/413)

معجزہ سُن کر صہیب، خُبیب اور اُمِّ حبیبہ تینوں جوشِ عقیدت سے بلند آواز میں بولے: سُبْحٰنَ اللہ! سُبْحٰنَ اللہ! سُبْحٰنَ اللہ!

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 مجھے بھی یاد آچکا ہے 2 میں دنیا میں واپس نہیں آنا چاہتی 3 گھر کے کسی بڑے فرد کے ساتھ مل کر مسجد جائیں 4 3 ہزار مسلمانوں نے 1 لاکھ کفار سے مقابلہ کیا تھا 5 میلاد شریف کی محفل شروع ہو چکی تھی۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین، تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: وہ کون سے صحابی ہیں جو واقعہ حَرّہ میں قریش کے سردار تھے؟

سوال 05: جنگِ مُوتہ میں کتنے صحابہ شہید ہوئے؟

◂ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے ◂ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ◂ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر +923012619734 پر واٹس ایپ کیجئے ◂ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/285، حدیث: 8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنٰی اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچّوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنٰی	نسبت
محمد	عبد الحفیظ	حفاظت کرنے والے کا بندہ	اللہ پاک کے صفاتی نام کی طرف لفظِ عبد کی اضافت کے ساتھ
محمد	مُجْتَبیٰ	منتخب شدہ	پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بابرکت نام
محمد	زَید	اضافہ، بڑھوتری، کثرت	صحابیِ رسول کا مبارک نام

بچیوں کے 3 نام

نام	معنٰی	نسبت
رُفَیْدَہ	مدد گار خاتون، عطیہ	صحابیہ کا مبارک نام
عالیہ	ہر چیز کا بلند حصہ	حضرت سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی پوتی کا نام
طُوبیٰ	خوش خبری	جنّت یا جنّت کے درخت کا نام

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں)

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 نومبر 2023ء)

نام مع ولدیت:..................عمر:.....مکمل پتا:..................

موبائل/واٹس ایپ نمبر:..................(1) مضمون کا نام:..................صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:..................صفحہ نمبر:......(3) مضمون کا نام:..................صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:..................صفحہ نمبر:......(5) مضمون کا نام:..................صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جنوری 2024ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 نومبر 2023ء)

جواب 1:..................جواب 2:..................

نام:..................ولدیت:..................موبائل / واٹس ایپ نمبر:..................

مکمل پتا:..................

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جنوری 2024ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

پڑوسی خواتین

اُمِّ میلاد عطاریہ*

امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیثِ پاک نقل فرمائی کہ ایک مرتبہ اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، مکی مدنی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خِدْمت میں عرض کیا گیا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فُلاں عورت رات بھر عبادت کرتی ہے، دِن میں روزہ رکھتی ہے، بڑی نیک ہے، صدقہ خیرات بھی بہت کرتی ہے مگر وہ اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا خَیْرَ فِیْھَا اس میں کوئی بھلائی نہیں ھِیَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وہ جہنمیوں میں سے ہے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے ایک دوسری عورت کا ذِکْر کرتے ہوئے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فُلاں عورت فرض نمازیں پڑھتی ہے، پنیر صدقہ کرتی ہے اور کسی کو بھی تکلیف نہیں پہنچاتی۔ ارشاد فرمایا: ھِیَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وہ جنّتی عورت ہے۔ (الادب المفرد، ص41، حدیث:119)

جو اپنے پڑوسی کو تکلیف پہنچاتا ہے، وہ کس قدر نقصان میں ہے مگر افسوس! ہمارے ہاں اس بات کا خیال ہی نہیں کیا جاتا ہے

❁ لوگ اپنے گھر کا کوڑا کچرا اُٹھا کر پڑوسی کے دروازے کے قریب رکھ دیتے ہیں۔

❁ گھر میں وقت بے وقت اُودَھم مچاتے ہیں شور کرتے ہیں اور اس بات کی پرواہی نہیں کرتے کہ اس سے پڑوسی کو تکلیف ہوسکتی ہے۔

❁ کسی کے ہاں شادی بیاہ یا کوئی تقریب ہو، تب تو گویا پڑوسی کی نیند حرام ہوگئی، کسی کو تکلیف پہنچے گی، کسی کی نیند خراب ہوگی، کوئی بیچارہ بیمار ہے اُسے تکلیف ہوگی یا چھوٹے بچوں کی نیند اُڑ جائے گی، ان ہَلّہ گُلّہ کرنے والوں کو اس کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔

❁ بعض لوگ رات کے وقت گھر میں ایسے کام شروع کردیتے ہیں جس سے شور شرابہ ہوتا ہے مثلاً کیل ٹھوکنا وغیرہ، رات کے وقت اپنے گھر میں بھی ایسے کام کرنے سے پڑوسی کی نیند میں خلل آسکتا ہے، لہٰذا ایسے کام دِن کے اَوْقات میں کئے جائیں تاکہ پڑوسیوں کو تکلیف نہ ہو۔

❁ خواتین گھر کا فرش دھوتی ہیں، ظاہر ہے گندا پانی اپنے صحن میں جمع رکھنا تو گوارا نہیں ہوتا، لہٰذا گلی میں بہادیا جاتا ہے، جس سے گلی میں کیچڑ ہوجاتی ہے اور گزرنے والوں کو پریشانی بھی ہوتی ہے۔

اللہ پاک ہمیں نہ صرف پڑوسیوں بلکہ رشتے داروں، ماں باپ، بہن بھائیوں وغیرہ کے حقوق ادا کرنے، ان کا خیال رکھنے اور ان کے ساتھ حُسْنِ سُلوک کی توفیق عطا فرمائے۔ برے اعمال کی پہچان کرنے، برائی کو برائی سمجھنے اور برائی سے روکنے اور نیکی کی طرف دعوت دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں
بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارب

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص76)

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

زخم کریدنا چھوڑ دیں

بنتِ ندیم عطاریہ*

ہم سب کو ہی گھر کا کام کرتے ہوئے اکثر چھوٹے چھوٹے زخم لگ جاتے ہیں۔ جیسے کہ کچن (Kitchen) کا کام کرتے ہوئے یا سبزی کاٹتے ہوئے کٹ لگ جانا یا کھانا پکاتے ہوئے ہاتھ جل جانا۔ ایسے چھوٹے موٹے کٹ ہم سب کو ہی عموماً لگ جاتے ہیں۔ پھر ہم کیا کرتے ہیں؟ ان کٹ کو دیکھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کچھ وقت بعد وہ کٹس خود بخود ٹھیک بھی ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی بڑا کٹ لگا ہو تو ہم اس پر کوئی مرہم وغیرہ لگا دیتے ہیں۔

کوئی بھی عقلمند انسان اپنے زخم کو کریدتا نہیں ہے۔ اسے بار بار نوچتا نہیں ہے۔ اگر ہم اپنے ہاتھوں وغیرہ پر لگے زخم کو بار بار نوچتے یا کھرچتے رہیں گے تو وہ ٹھیک ہونے کے بجائے خراب ہو جائے گا اور مزید تکلیف کا باعث بنے گا۔

اسی طرح روز مرہ کی زندگی میں ہمیں اپنے دوستوں سے یا رشتے داروں سے بہت سی باتیں سننے کو ملتی ہیں، جن میں سے کچھ باتیں ناگوار بھی ہوتی ہیں۔ بری لگتی ہیں کہ فلاں نے ایسا کہہ دیا۔ اس کو ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا وغیرہ۔

یہ جو چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ یہ دراصل ہماری زندگی میں لگنے والے زخم ہوتے ہیں جن سے بس ہمیں ہلکی سی جلن ہوتی ہے۔ اگر ہم اُنہیں ان کے حال پر ہی چھوڑ دیں اور درگزر کر دیں تو یہ خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں اور یاد تک نہیں رہتے لیکن اگر ہم انہیں کریدتے رہیں اور ایسی ناگوار باتوں کا بار بار ذکر کرتے رہیں، عورت اپنی ساس کی برائی شوہر سے کرتی رہے، ساس بہو کی برائی کرتی رہے، طالبہ اپنے ہم درجہ طالبہ کی بات دیگر طالبات کے سامنے کرتی رہے، تو یہ باتیں دل میں ہی بیٹھ جاتی ہیں۔ پھر ذرا سی بات بدگمانی کا سبب بن جاتی ہے۔ اللہ پاک قراٰن میں ارشاد فرماتا ہے: ترجمۂ کنزُ الایمان: ”اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو۔“

(پ26، الحجرات:12)

اس ذرا سی بدگمانی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل میں نفرت و بغض رہتا ہے جو آگے چل کر مزید گناہوں کا باعث بن جاتا ہے۔ دوستیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ رشتے خراب ہو جاتے ہیں۔ میاں بیوی کے درمیان اختلافات ہو جاتے ہیں۔ بات چھوٹی سی ہوتی ہے لیکن ہم اس کو دل سے لگا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور اپنا دل خراب کر لیتے ہیں جبکہ قراٰنِ پاک میں ہے: ترجمۂ کنز الایمان: ”اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔“ (پ15، بنیٓ اسرآءیل:36)

کتنا سا زخم تھا اور ہم نے اسے کھرچ کھرچ کر کتنا بڑا کر لیا۔ چھوٹی سی ناگوار بات تھی، اسے دل سے لگا کر بیٹھے رہے۔ ایسی بہت ساری چھوٹی چھوٹی باتیں جمع ہو گئیں اور اب دل میں بغض و کینہ ہے۔

ایسا نہ کریں، جس طرح ہم انسان ہیں اسی طرح دوسرے لوگ بھی انسان ہیں۔ جس طرح ہم سے روز چھوٹی چھوٹی غلطیاں ہوتی ہیں اسی طرح دوسروں سے بھی ہو جاتی ہیں۔ لوگوں کی غلطیوں سے درگزر کریں۔ اگر ان کی کہی باتوں سے بار بار دل دکھتا ہے کبھی غصہ بھی آتا ہے تو ان سے درگزر کریں اور انہیں بار بار معاف کریں۔

اللہ کی رضا کے لئے دوسروں کو معاف کرنے کی عادت بنائیں۔ معاف کرنے کے بہت زیادہ فضائل ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمۂ کنز الایمان: ”اور اگر معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“ (پ28، التغابن:14)

آج لوگوں کو یہ سوچ کر معاف کر دیں کہ میں آج اللہ کی رضا کے لئے لوگوں کو معاف کرتی ہوں اس امید پر کہ کل قیامت کے دن اللہ پاک میری خطاؤں کو معاف فرمادے۔

* جامعۃ المدینہ فیضان ابو ہریرہ

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

1 عمرے کی ادائیگی کے بعد دوبارہ حیض کا اثر ظاہر ہو جائے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کی حیض میں عادت سات دن تھی وہ احرام باندھ کے عازم سفر ہو گئی اپنی عادت کے مطابق 7ویں دن غسل کر کے عمرہ ادا کیا جس وقت غسل کیا اس وقت پاکی کا یقین تھا پھر عمرہ کی ادائیگی کے کچھ ہی دیر کے بعد دوبارہ حیض کا اثر ظاہر ہوا جو ایک دن رات سرخی مائل تھا ایک دن مٹیالا اور پھر دسویں دن صبح ہی سفید ہو گیا ان دِنوں انہوں نے انفیکشن کی دوا بھی کھائی غالباً اسی کی وجہ سے مکمل پاکی آئی اب ان کے اس عمرے کا جو ادا کیا، کیا حکم ہے اور نمازوں کے بارے میں ارشاد فرمائیے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کی عادت دس دن سے کم ہو مثلاً سات دن اور عادت کے مطابق یہ خون آنا بند ہو گیا پھر اگر آٹھویں دن دوبارہ خون شروع ہوا اور دس دن پورا ہونے سے پہلے یا دس دن کے مکمل ہونے پر ختم ہو گیا تو یہ تمام دن حیض کے ہی شمار کیے جائیں گے اور جو عمرہ ادا ہوا وہ ناپاکی کی حالت میں ہوا۔ سفید رطوبت حیض میں شمار نہیں ہو گی جبکہ مٹیالی رنگت والی رطوبت حیض شمار ہوتی ہے۔ حیض کی حالت میں نماز معاف ہے۔ لہٰذا سوال میں پوچھی گئی صورت میں حکم یہ ہے کہ طواف کا اعادہ (یعنی دوبارہ کرنا) لازم ہو گا جب تک مکہ مکرمہ میں ہے، اعادہ نہ کرنے کی صورت میں دم دینا ہو گا، کیونکہ طہارت طواف میں واجب ہے اور سعی میں طہارت مستحب ہے۔ اسے چاہئے کے طواف کے ساتھ سعی کا بھی اعادہ کرے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 حمل ضائع ہونے کے بعد آنے والے خون کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی اہلیہ کا دوماہ کا حمل ضائع (Miscarriage) ہو گیا اور دو دن تک خون جاری رہا اس کے بعد رک گیا تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید کی اہلیہ کا بچہ ضائع ہونے کی صورت میں جو دو دن تک خون آتا رہا وہ نفاس کا خون شمار ہو گا یا حیض کا؟ نیز ان دنوں کی نمازوں کا کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دریافت کردہ صورت میں حمل ضائع ہونے کے بعد دو دن تک جو خون آتا رہا وہ استحاضہ کا خون شمار ہو گا اور ان دنوں کی نمازیں اگر نہیں پڑھیں تو ان کی قضا کرنا لازم ہو گی۔

مسئلہ کی تفصیل: قوانینِ شرعیہ کے مطابق اگر عورت کا حمل 120 دن سے پہلے ساقط (Miscarriage) ہو جائے تو اگر

* شیخ الحدیث و مفتی
دار الافتاء اہل سنت، لاہور

معلوم ہو کہ حمل کا کوئی عضو جیسے انگلی یا ناخن یا بال وغیرہ بن چکا تھا، اس کے بعد حمل ضائع ہوا، تو آنے والا خون نفاس ہو گا، عورت نفاس کے احکام پر عمل کرے گی، کیونکہ اعضاء چار ماہ سے پہلے بننا شروع ہو جاتے ہیں جبکہ روح چار ماہ مکمل ہونے پر پھونکی جاتی ہے اور عضو بن جانے کے بعد حمل ضائع ہو جانے کی صورت میں آنے والا خون نفاس کا ہوتا ہے۔ البتہ حمل چار مہینے یعنی 120 دن سے پہلے ضائع ہو جانے کی صورت میں اگر معلوم نہ ہو کہ اس کا کوئی عضو بنا تھا یا نہیں یا معلوم ہو کہ کوئی بھی عضو نہیں بنا تھا، تو آنے والا خون نفاس نہیں ہو گا۔ اس صورت میں خون اگر کم از کم تین دن رات یعنی 72 گھنٹے تک جاری رہا اور اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک رہ چکی تھی، تو یہ خون حیض کا ہو گا اور اس صورت میں عورت حیض کے احکام پر عمل کرے گی اور اگر تین دن رات سے پہلے ہی خون بند ہو گیا یا بند تو نہ ہوا لیکن اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک نہیں رہی تھی، تو یہ خون استحاضہ یعنی بیماری کا ہو گا، اس صورت میں عورت استحاضہ کے احکام پر عمل کرے گی۔ لہٰذا دریافت کردہ صورت میں جبکہ 120 دن سے پہلے دو ماہ بعد ہی حمل ضائع ہو گیا تھا اور اس کے بعد جو خون آیا وہ بھی دو دن بعد بند ہو گیا تھا تو اصول کے مطابق وہ استحاضے کا خون شمار ہو گا اور استحاضے کی حالت میں نماز و روزہ کی معافی نہیں تو زید کی اہلیہ نے اگر ان دنوں کی نمازیں نہیں پڑھیں تو ان کی قضا کرنا ان پر لازم ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

زندگی خوشگوار بنانے، معاشی، اخلاقی اور معاشرتی پریشانیوں کا حل جاننے اور دیگر کثیر پہلوؤں پر رہنمائی حاصل کرنے کے لیے ”استاذ العلماء مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی“ کے مضامین کا مجموعہ بنام ”ترقی کی راہیں (حصہ اوّل)“ کا مطالعہ کیجئے۔

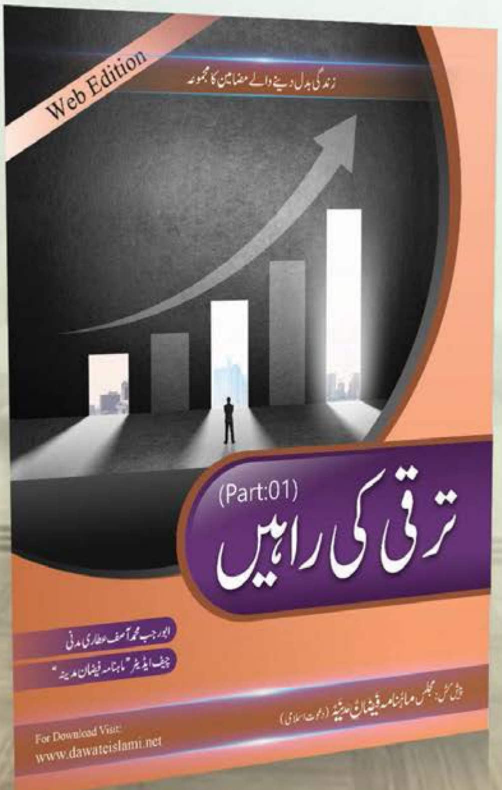

اسے فری ڈاؤنلوڈ کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ وزٹ کیجئے یا اس کیو آر کوڈ کو اسکین کیجئے۔ www.dawateislami.net

چند اہم عنوانات:

- قوتِ فیصلہ بہتر کرنے کے طریقے
- کیریئر بہتر بنانے کے طریقے
- پریشانیوں کے خاتمے کے طریقے
- سکون کی تلاش
- مشکل حالات کا مقابلہ کیسے کریں؟
- کامیابی کے نسخے
- جھگڑے سے بچنے کے طریقے
- ہم تھکے تھکے کیوں رہتے ہیں؟

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں
Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا عمر فیاض عطاری مَدَنی*

نیو کراچی میں عظیمُ الشان گراؤنڈ اجتماع

نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی عمران عطّاری کا خصوصی بیان

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 10 ستمبر 2023ء کو کراچی کے علاقے نیو کراچی میں واقع کاربازار گراؤنڈ میں عظیمُ الشان اجتماع منعقد ہوا۔ اجتماع میں شرکت کیلئے کراچی کے طول و عرض سے عاشقانِ رسول ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوئے۔ اس موقع پر اجتماع گاہ کے اطراف میں سیکیورٹی کے سخت انتظامات کئے گئے۔ اجتماعِ پاک میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مَدَّظِلُّہُ العالی نے خصوصی بیان فرمایا۔ اس دوران انہوں نے شُرکا کو پابندی کے ساتھ نمازوں کو ادا کرنے، سیرتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنانے اور دینی کام کرتے رہنے کی ترغیب دلائی۔

پاکستان بھر میں دستارِ فضیلت اجتماعات کا انعقاد

درسِ نظامی مکمل کرنے والے 1555 مدنی علما کی دستار بندی کی گئی

جامعۃُ المدینہ بوائز کے زیرِ اہتمام 11 ستمبر 2023ء مطابق 25 صفر المظفر 1445ھ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی سمیت پاکستان بھر میں 10 مقامات (لاہور، گجرات، سیالکوٹ، اسلام آباد، اوکاڑہ، فیصل آباد، حیدر آباد، ملتان، گوجرانوالہ) پر دستارِ فضیلت اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں مفتیانِ کرام، اراکینِ شوریٰ، علمائے اہلِ سنت، جامعاتُ المدینہ کے اساتذہ و ناظمین، طلبہ، سیاسی و سماجی شخصیات اور ہزاروں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ اجتماعات میں نگرانِ شوریٰ و اراکینِ شوریٰ نے بیانات فرمائے جن کے بعد رواں سال کنزُ المدارس بورڈ جامعۃ المدینہ سے درسِ نظامی کی تعلیم مکمل کرنے پر 1555 مدنی علمائے کرام کی دستار بندی کی۔

کراچی میں مرکز الاقتصاد الاسلامی Islamic Economics Center کا افتتاح

اس سینٹر میں بزنس میں درپیش مسائل اور کاروباری تنازعات کا حل قراٰن وسنّت کی روشنی میں پیش کیا جائے گا

بزنس میں درپیش مسائل کو قراٰن وسنّت کی روشنی میں حل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی جانب سے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں "مرکز الاقتصاد الاسلامی" کا افتتاح کردیا گیا۔ اسلامک اکنامک سینٹر کا افتتاح 23 اگست 2023ء بروز بدھ کو ہوا۔ افتتاح شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطاری مَدَّظِلُّہُ العالی نے کیا۔ اس موقع پر ماہرِ اقتصادیات مفتی علی اصغر عطاری مدنی، نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری، دارُ الافتاء اہلسنّت کے مفتیانِ کرام، تخصص فِی الفقہ والاقتصاد الاسلامی کے اسٹوڈنٹس اور دیگر شخصیات موجود تھیں۔

لاہور میں فیضان ری ہبلی ٹیشن سینٹر کا افتتاح کردیا گیا

افتتاح رُکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری نے کیا

FGRF کے تحت کراچی اور فیصل آباد کے بعد 11 اگست 2023ء کو پاکستان کے دوسرے بڑے شہر لاہور کے علاقے جوہر ٹاؤن میں Faizan Rehabilitation Center قائم کردیا گیا ہے جس کا افتتاح دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن مولانا حاجی عبدُ الحبیب عطاری نے کیا۔ اس موقع پر افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز"، کراچی

جس میں اراکینِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری، حاجی محمد اسلم عطاری، مختلف سیاسی و سماجی شخصیات، کاروباری حضرات اور ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدُ الحبیب عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور ادارے کے حوالے سے معلومات فراہم کیں۔

2 ستمبر کو "یومِ دعوتِ اسلامی" نہایت جوش و خروش سے منایا گیا

عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کو بنے 42 سال مکمل ہوگئے۔ 42 سال مکمل ہونے پر 2 ستمبر 2023ء کو دنیا بھر میں "یومِ دعوتِ اسلامی" انتہائی پُر جوش انداز میں منایا گیا۔ خوشی کے اس موقع پر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی سے براہِ راست مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ منعقد ہوا۔ "یومِ دعوتِ اسلامی" کے موقع پر دنیا بھر میں شکرانے کے نوافل ادا کئے گئے اور اسلامی بھائیوں / اسلامی بہنوں نے روزے بھی رکھے، دنیا بھر میں کئی مقامات پر بینرز اور پینا فلیکس لگائے گئے، سائن بورڈز لگائے گئے، مدنی مراکز کو لائٹوں اور قمقموں سے سجایا گیا، گاڑیوں پر اسٹیکرز لگائے گئے اور عاشقانِ رسول میں بیجز تقسیم کئے گئے۔

دعوتِ اسلامی کے چند دینی کاموں کی مزید جھلکیاں

❁ شعبہ تعلیم کے تحت 5 اور 6 اگست 2023ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں P.H.D,s اینڈ یونیورسٹیز فیکلٹی اجتماع کا انعقاد ہوا جس میں 48 یونیورسٹیز اور 40 کالجز سے لیکچرارز، اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹس، چیئرمینز، فیکلٹی ڈین اور شعبہ تعلیم سے وابستہ افراد نے شرکت کی ❁ 8 اگست 2023ء کو آرٹس کونسل مری میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد ہوا جس میں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عبد الحبیب عطاری نے "جنّت میں جانے کا فارمولا" کے موضوع پر بیان کیا ❁ نبیرۂ اعلیٰ حضرت، برادرِ اصغر حضور تاجُ الشریعہ حضرت علّامہ مولانا منان رضا خان قادری مُدَّظِلُّہُ العالی المعروف منانی میاں صاحب کی 9 اگست 2023ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اسٹیچفورڈ یوکے میں تشریف آوری ہوئی، نگران ویلز یوکے حاجی سیّد فضیل رضا عطاری و دیگر نے ان کا استقبال کیا منانی میاں صاحب کو فیضانِ مدینہ میں موجود جامعۃُ المدینہ اور لائبریری کا وزٹ کروایا گیا ❁ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں 11 تا 13 اگست 2023ء وکلا برادری کا تین دن کا سنتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور سٹی کورٹ کے وکیل حضرات شریک ہوئے ❁ شعبہ پروفیشنلز فورم کے زیرِ اہتمام 26/27 اگست 2023ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں دو دن کا "فرض علوم کورس" منعقد ہوا جس میں آئی ٹی ایکسپرٹ، انجینئرز، سول انجینئرز اور مختلف شعبہ جات کے پروفیشنلز نے شرکت کی۔ نگران پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطاری نے شُرکا کی راہنمائی کی ❁ اٹلی (Italy) کے شہر پراتو (Prato) میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا افتتاح کر دیا گیا۔ اس موقع پر افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں نگرانِ اٹلی کابینہ منظور حسین عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور مقامی عاشقانِ رسول کو مبارک باد پیش کی ❁ دعوتِ اسلامی کے شعبہ جامعۃُ المدینہ انٹرنیشنل افیئرز کی کاوش سے دارُ السلام تنزانیہ میں جامعۃُ المدینہ کی ایک اور برانچ کا افتتاح کر دیا گیا اس پُر مسرت موقع پر افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی علمائے کرام، شعبہ جات اور بزنس کمیونٹی کے اسلامی بھائیوں سمیت دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی جبکہ نگرانِ تنزانیہ مشاورت، نگران دارُ السلام ریجن اور دیگر مبلغینِ دعوتِ اسلامی بھی موجود تھے اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے نگران دارالسلام ریجن عبد الغفار عطاری مدنی نے کہا کہ اس جامعۃُ المدینہ میں درسِ نظامی کی کلاسز رات میں ہوں گی جس کا وقت 7:00 تا 10:00 ہوگا۔ اس برانچ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں فقہ حنفی کے مطابق درسِ نظامی کروائی جائے گی جبکہ دارُ السلام کے دیگر جامعاتُ المدینہ میں فقہ شافعی کے مطابق درسِ نظامی کروائی جارہی ہے۔ ❁ نگرانِ ملاوی کابینہ مولانا عثمان عطاری مدنی 21 تا 28 اگست 2023ء دینی کاموں کے سلسلے میں ساؤتھ افریقہ کے دورے پر تھے۔ دورانِ دورہ 22 اگست 2023ء کو ساؤتھ افریقہ کے ٹاؤن بینونی (Benoni) میں نگران ملاوی کابینہ مولانا عثمان عطاری مدنی اور دیگر مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی نیکی کی دعوت اور انفرادی کوشش سے تین غیر مسلموں نے اسلام قبول کرلیا۔ مولانا عثمان عطاری نے انہیں کلمہ پڑھا کر دامنِ اسلام میں داخل کیا اور ان کے اسلامی نام بھی رکھے۔

جُمادَی الاُولیٰ کے چند اَہم واقعات

تاریخ / ماہ / سِن	نام / واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
2 جُمادَی الاُولیٰ 1286ھ	یومِ وصال جَدِّ اعلیٰ حضرت، حضرت علّامہ رضا علی خان رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ
7 جُمادَی الاُولیٰ 735ھ	یومِ عرس حضرت شاہ رُکنِ عالَم رُکنُ الدّین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ
8 جُمادَی الاُولیٰ 1334ھ	یومِ وصال حضرت علّامہ مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1439ھ
17 جُمادَی الاُولیٰ 73ھ	یومِ شہادت صحابیِ رسول حضرت عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ
17 جُمادَی الاُولیٰ 1362ھ	یومِ وصال شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃُ الاسلام مفتی محمد حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1440ھ
22 جُمادَی الاُولیٰ 578ھ	یومِ وصال امامُ الاولیاء، حضرت سیّد احمد کبیر رفاعی شافعی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ
27 جُمادَی الاُولیٰ 73ھ	یومِ وصال صحابیۂ رسول حضرت اسماء بنتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ
جُمادَی الاُولیٰ 4ھ	وصالِ مبارکہ نواسۂ رسول حضرت عبدُ اللہ بن عثمانِ غنی رضی اللہ عنہما	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1442ھ
جُمادَی الاُولیٰ 8ھ	شہدائے جنگِ موتہ حضرات جعفر طیار، زید بن حارِثہ اور عبد اللہ بن رَواحہ رضی اللہ عنہم سمیت 12 صحابہ نے شہادت پائی	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1439 تا 1442ھ
جُمادَی الاُولیٰ 855ھ	شہادتِ مبارکہ حضرت سیّد شاہ یقیق بخاری رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1439ھ

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

عاشقانِ حدیث کے لئے خوش خبری

فیضانِ حدیث موبائل ایپلی کیشن

دو نئی کتابوں اور میڈیا سیکشن

کے ساتھ اپڈیٹ کر دی گئی ہے۔

Available on the App Store

GET IT ON Google Play

اس اپڈیٹ سے متعلق اپنی رائے کا اظہار support@dawateislami.net پر ضرور کیجئے

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
November 2023

ماہنامہ فیضانِ مدینہ نومبر 2023ء

زلفیں سجائیے ثواب کمائیے

از: شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ

سُنَّت یہ ہے کہ سر کے بال آدھے کان یا کان کی لَو یا کندھے تک رکھے جائیں۔ ”رسولِ کریم، رءُوفٌ رّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زلفیں کبھی نِصْف (یعنی آدھے) کانِ مبارَک تک تو کبھی کانِ مبارَک کی لَو تک اور بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مبارَک شانوں یعنی کندھوں کو جُھوم جُھوم کر چومنے لگتیں۔“ (550 سنتیں اور آداب، ص40-الشمائل المحمدیۃ للترمذی، ص18، 34، 35)

دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی برکت سے اسلامی بھائیوں کی بڑی تعداد نے جہاں بہت سی سنّتوں اور آداب پر عمل کیا وہیں زلفیں رکھنے کی سنَّت کو بھی اپنایا، لیکن کچھ عرصے سے میں نے نوٹ کیا ہے کہ زلفیں رکھنے کی سنّت پر عمل میں کمی دیکھی جارہی ہے اس کے علاوہ نوجوانوں میں فیشن کے نام پر سر کے بالوں میں طرح طرح کے الٹے سیدھے انداز اپنائے جارہے ہیں۔ بعض لوگ عورتوں کی طرح اپنے بال اتنے بڑھالیتے ہیں کہ کندھوں سے نیچے جارہے ہوتے ہیں، اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسے حرام لکھا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/600) اور پھر کئی تو ان بالوں میں پونی باندھ کر یا کلپ لگا کر گھوم رہے ہوتے ہیں، یہ بھی عورتوں سے مُشابَہَت کی وجہ سے گناہ کا کام ہے، حضرت علّامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے، بعض صوفی بننے والے لمبی لمبی لٹیں بڑھالیتے ہیں جو اُن کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گوندتے ہیں یا جُوڑے (یعنی بالوں کو اکٹھا کرکے سر کے پیچھے گانٹھ) بنالیتے ہیں یہ سب ناجائز کام اور خلافِ شرع ہیں۔ (بہارِ شریعت، 3/587)

اللہ کرے کہ سب مسلمان سُنَّت کے مطابق بال رکھیں! باپ اگر سُنَّت کے مطابق بال رکھے تو ہو سکتا ہے کہ اس کے بیٹوں کا ذہن بھی بنے، کیونکہ بڑوں کو دیکھ کر بچے بھی ویسا ہی کرتے ہیں۔ اگر گھر کے بڑے فیشن والے بال بنوائیں گے تو بچے بھی یہی سیکھیں گے، اس طرح بچوں کا سُنَّت پر عمل کرنے کا ذہن کیسے بنے گا؟ لہٰذا آج سے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس پیاری پیاری سُنَّت کو اپنے سر پر سجانا شروع کردیجئے، اگر سنجیدگی کے ساتھ کوشش کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم آپ زلفیں رکھنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

(نوٹ: یہ مضمون ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، جلد 8، صفحہ 167 سے لے کر امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ سے نوک پلک سنوروا کر پیش کیا گیا ہے۔)

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔
بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037
اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net